UNIVERSAL LIBRARY
OU_226249
UNIVERSAL LIBRARY

اُطلبوا العلم ولو كان بالصين

یہ رسالہ بفضل رب انام | جب تمنائی ہو چکا ہی تمام

[illegible] باہتمام سید ظہور الدین احمد چھاپا گیا [illegible]

طریقۃ الاسلام

فکر کی سالکے تام کی اسنے | دلنے بالطریقۃ الاسلام

من اراد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین

C. VENCATHUNGARAJOO. AND SON. LITH. MADRAS.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد

سراہا خدا کو سزاوار ہے	کہ وہ مالک الملک و مختار ہے
وہی صاحب اسکے ہیں ہم سب غلام	سبھوں کے اسی سے ہیں ٹھیک کام
وہی مہربان ہے نکوکار پر	وہی قہرمان ہے گنہگار پر
گنہ عاصیوں کے مٹاوے وہی	رہ نیک انکو بتاوے وہی
وہی توفیق توبہ دیوے انکتین	شریعت پہ قایم رکھے انکتین
ثنا اسکی کس طرح ہووے ادا	کہ لا احصی حضرت نے ہی جب کہا

یعنے قہر کرنیوالا ۱۲

یعنے پوری تعریف تیری نہیں کرسکتا جیسا تو نے اپنی تعریف کی ہے ۱۲

نعت

اسی طرح نعت رسول ہدی	نہ ہوویگی ہرگز کسی سے ادا
ہوا جب وہ محمود پروردگار	ثنا اسکی کیا کر سکے ہوشیار
وہ محمود اسکے سب ہیں آباء	درحقیقت فیض ہے اسکے آباء
ہے ایماندار ونکا رتبہ رفیع	ہوا جب کہ انکا محمد شفیع
یہی تعریف اصحاب و آل نبی	نہ ہوئی ہے نہ ہوگی کسی سے کبہی
درود اسپہ اور آل و اصحاب پر	یہی نبیون پہ اور انکے احباب پر

ایمان مجمل کہ اسکے دو رکن ہین

ہے دو رکن ایمان ای مرد دین	زبان سے ہے اقرار و دل سے یقین
یقین دلمین کرنا کہ ایک ہے خدا	شریک اسکا کوئی نہین دوسرا
محمد ہے تحقیق اسکا رسول	نبوت ہوئی ختم اسپر نہ بھول
یہی لایا ہے اسنے جو احکام حق	سمجھنا کہ وہ راست ہین اور حق

ایمان مفصل

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ

[illegible]

خدا پر مین ایمان لایا ہون اب	ہی لایا ہون اسکے فرشتون پہ سب

وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

کتابون رسولون پہ اسکے سبھی	مین لایا ہون ایمان قیامت پہ بہی

وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى

ہی لایا ہون ایمان دل سے یہی	ارادے سے حق کے ہے نیکی بدی

وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ

ہی سچ جانتا ہون کہ از راہ حق	مرے بعد سب کو اٹھاویگا حق

جہان نو پیدا ہی اور اللہ تعالی کی ذات و صفات قدیم ہین

جہان ہے نئی یاد رکھہ ای فہیم	خدا ہی صفات اسکے سب ہین قدیم
صفات اسکے ہین گرچہ حد سے زیاد	مگر سات کو ان سے کرلے تو یاد
ہے پہلی حیات علم دوسری کہان	ہے تسری ارادہ تو سچ دل سے جان
ہی ہے سمع چوتھی تو سن لے بدل	بصر پانچوین دیکھے حق بے بدل
ہے قدرت چھٹی ساتھوین ہے کلام	نہین حرف و آواز اسکو مدام

۴

[illegible]

[illegible]

ایمان کس چیز سے باقی رہتا ہی سو بیان

ہے ایمان کا اسطرح سے بقا	کہ رکھئے برابر تو خوف و رجا
کہ یعنے غضب سے خدا کے ڈرے	ہی امید رحمت کی اُس سے رکھے

ایمان کے شرطان

ہے ایمان کے سات شرطین پہچان	کہ ہے غیب پر لانا ایمان جان
ہی کوئی غیب کا حال حق کے سوا	سمجھنا کہ ہرگز نہین جانتا
ہی لانا ہے ایمان اختیار کے	نہین معتبر جو ہوا اضطرار
جو کچھ ہے مقرر حلال و حرام	شریعت مین ویسا ہی جانتا تمام
خدا کے عذابون سے ڈرنا ہے جان	امید اسکی رحمت سے رکھنا ہے جان

بنای اسلام جو انکو شریعت کے فرضان اور ارکان دین بھی کہتے ہین

بنا پانچ اسلام کے ہین تو جان	پڑھ اول شہادت کا کلمہ بجان
ہی دوسری پڑھے پنجوقتہ نماز	ہی تیسری ہے روزہ تو سن باناز
ہے چوتھی زکوٰۃ ای برادر سمجھ	کہون تجھکو مین پانچوین کیا ہے حج

۵

شریعت کی واجبات

شریعت کے واجب تو سن سات ہین	ہے عمرہ بہی نفقہ ہے خویشون کتین
ہے ماباپ کی خدمت اور مرد کی	بہی ہے وتر پڑہنا تو سن ای زکی (یعنی نماز وتر ۱۲)
غنی پر ہے قربانی اور فطرہ بہی	تو رکھہ یاد ان واجبون کو سبھی

اسلام کے لوازم

لوازم ہین اسلام کے سات چیز	ہے عالم کی صحبت سے پانا تمیز
بہی بہوکون کو کہانا کہلانا جان	بہی بیمار پرسی کو جانا ہے بان
ہے میت کا غسل اور دفن ایسا ہی	یتیمون پہ شفقت بہی کرنا عیان
دو مومن مین کر صلح گر ہو خلاف (دشمنی ۱۲)	کسی سے نہ رکھہ کینہ ہو سینہ صاف (عداوت ۱۲)

اسلام کی سنتان

ہے اسلام کے سنتین سات جان	کہ یک ان سے ہے ختنہ کرنا عیان
بہی لینا ہے ناخن کو اور سر کے بال	بہی کترانا مونچھون کو ای خوش خصال
بغل ناک کے بال اور زیر ناف	نہ کہنا ہے ہرگز تو سن بے خلاف

فائدہ

اول کلمہ طیب

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہین کوئی معبود رب کے سوا	کہ پیدا کیا جس نے ارض و سما
محمد رسولِ خدا بے خطر	رسالت ہوئی ختم جس کے اوپر

دوم کلمہ شہادت

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

مین اقرار کرتا ہوں اس بات کا	نہین کوئی معبود حق کے سوا

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

یہی اقرار کرتا ہوں دل سے یہی	رسولِ خدا ہین محمد نبی

سیم کلمہ تمجید

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

یہی پاکی خدا ہی کو درکار ہے	سراہنا اسی کو سزاوار ہے
عبادت کے لائق نہین ہے کوئی	بجز حق کے ای صاحب بیکسی

تتمہ

وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

خدا ہے بڑا سب سے سچ جان لے	ہے رتبہ بڑا اسکا سب چیز سے
عبادت کریں یا گنہ سے بچیں	وہ طاقت نہ دیوے تو نا کر سکیں

چہارم کلمہ توحید

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

وہی ایک معبود ہے بے زوال	شریک اسکا نابود ہے اور محال

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اسیکو ہے شاہی و حمد و ثنا	وہ ہر چیز پر آپ قادر ہوا

پنجم کلمہ رد کفر

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِهٖ

خدایا میں چہتا ہوں تیری پناہ	کروں جان کر شرک کا میں گناہ

وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ

گنہ مجھہ سے ناجان کر جو ہوا	کیا توبہ میں اس سے بخش اے خدا

[illegible]

وتبرأت من الكفر والشرك والمعاصي كلها

گناہون سے اور شرک اور کفر سے	کیا توبہ مین ڈر کے تجھہ پھر سے

واسلمت وامنت واقول لا اله الا الله محمد رسول الله

مین ایمان لاکر مسلمان ہوا	رکھہ امید بخشش کی کلمہ پڑھا

سید الاستغفار

اللهم انت ربي لا اله الا انت خلقتني وانا عبدك

خدایا تو ہی میرا پروردگار	تو ہی میرا معبود آمرزگار

وانا على عهدك ووعدك ما استطعت

ہون قائم ترے عہد و اقرار پر	دیا تو نے طاقت مجھے جس قدر

اعوذ بك من شر ما صنعت

پناہ تیری چاہتا ہون اے میرے رب	بدی سے جو مین نے کیا روز و شب

ابوء بنعمتك علي وابوء بذنبي فاغفر لي

مین اقرار کرتا ہون تجھہ سے یہی	کہ نعمت دیا تو نے مجھکو سبھی

۹

[illegible]

تتمہ

جیسا کسی کو قتل کرنا یا زنا کرنا یا کسی کو گالی دینا یا لعن کرنا یا گواہی چھپانا یا جھوٹی گواہی دینا ... سبب معصیت یعنی نافرمانی ہے ... [illegible]

یہی کرتا ہوں توبہ گناہوں سے میں	تو بخش ای میرے رب گناہوں کو تین

فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

نہیں کوئی گناہوں کا آمرزگار	بجز تیرے ای میرے پروردگار

عقاید متفرقہ

خدا کے سوا جسکو پوجے کوئی	وہ ایمان سے نکلیگا ہو دوزخی
نذر بھی نکر تو خدا کے سوا	کبھی شرع نے اسکتین ناروا
کسی نے خبر غیب کی گر کہا (جیسا نجومی وغیرہ کہتا ہے ۱۲)	جو سچ جانا اسکو سو کافر ہوا
یہی حکم ہے کہنے والے کا بھی	اگر ہے تو مومن نکہیے کبھی
کہے پر نجومی کے جو اعتقاد	رکھا سو وہ کافر ہوا نامراد
جو ہنستے سے کوئی کفر کی بات کو	کہا تو وہ کافر ہوا زشت خو
جو حکم شریعت کا ہنستا کیا	تو بیشک سمجھ اسکو کافر ہوا
کبیرے پہ اصرار جو کوئی کرے	تو ہوتا ہے ایمان اس سے برے
گناہوں کو جو جانتا ہے حلال	نہیں کفر میں اسکے کچھ قیل و قال

جو کافر کوئی مرنے کے وقت پر	گر ایمان لایا تو نہیں معتبر
گنہگار مومن جو مرنے کے وقت	کرے توبہ تو ہوگا وہ نیکبخت
گناہوں سے مومن نہ کافر بنے	نہ بے توبہ دوزخ میں دایم رہے
نبی کی شفاعت میں کچھ شک نہیں	کہ بخشاوینگے سب گناہوں کتیں
ولی کی کرامت بھی حق کر کے جان	نہ حق کے ارادے سے خارج پہچان
نہووےگا ایسا ولی کوئی کبھی	کہ نا فرض ہووے اسپہ شرع نبی
نبی کے بھی رتبے کو کوئی ولی	نہ پہنچا ہے ہرگز نہ پہنچے کبھی
بھی مردوں کو صدقے سے زندوں کے جان	ثواب آخرت میں ملے بے گمان
ہر ایک نیک اور بد کے پیچھے نماز	پڑھیگا جو کوئی تو ہے وہ جواز

وضو کی فرضوں کا بیان

وضو کے ہیں تو چار فرض پہچان	کہ منہہ دہونا کہنیاں سمیت ہاتہہ جان
بھی ہے پاؤ سر مسح ای نیک خو	بھی ٹخنوں تک دونو پاؤں کو دھو

وضو کی سنتوں کا بیان

11

وضو مین تو سنتین چودہ ہین
کہ دہو پہلے ہی ہر دو پہنچون کتین

کہے تسمیہ بعد نیت کرے
پیالی ہی ترتیب پہ من دہرے

ہی کر کلی اور پانی لے ناک مین
ہی کر سعی تو کرنے مسواک مین

خلال انگلیون کا ہی داڑہی کا کر
جدا پانی لے کر لے سب مسح سر

ہی ہے کان کا مسح سنت پچہان
ہے اعضا کو ملنا ہی تثلیث جان

وضو کی توٹنے کا بیان

نجاست قبل اور دبر سے کبہو
نکلنے سے جاتا ہے سن لے وضو

ہی پہوڑے سے اور زخم سے لہو
نکل کر ڈہلے تو ہی جاے وضو

ہی منہہ بہر کے قے ہونے اور گونسے
ہی بالغ نمازی جو قہقہہ کرے

ہی سووے جو کوئی اور گرے اونگہہ
وضو اسکا تتا ہے ای باخبر

جو کوئی مست و بیہوش دیوانہ ہو
وضو اسکا توٹیگا ای نیک خو

برہنہ ہو جب مرد و عورت ملے
تتیگا وضو انکا بیچ جان لے

وضو کی اقسام

وضو کے ہین اقسام سن تین اب	کہ ہے فرض و واجب ہی ہے مستحب
وضو کرنا ہے فرض ہر نماز	ہی مصحف کو چھونے سن ای پاکباز
ہے واجب بطواف کعبہ سن اب	وضو پر وضو کرنا ہے مستحب
ہی غیبت کے اور جھوٹ کہنے کے بعد	ہی چغلی کے بعد اور غصے کے بعد
ملاقات عورت سے کرنے کے وقت	ہی ہے مستحب جان سونے کے وقت

غسل کی سبب

سبب غسل کے تین ہین سن تو اب	ذکر کا ہو سر فرج مین غیب جب
ہی نکلے منی جسکی شہوت سے یار	کہ بیدار ہو یا کہ ہو ہوشیار
سبب غسل کا ہے ہی حیض و نفاس	یہہ ہے خاص عورت کتین کر قیاس

غسل کے فرایض

فرایض تو سن غسل کے تین ہین	تو کلی کرا ول لے پانی کتین
ہی پہنچانا پانی کتین ناک مین	بدن دھونا سو کہا ہے نا کہین

تیمم کے اسباب اور فرایض

منی نکلی تو بالاتفاق غسل فرض ہوگا ۱۲

تیمم ہے محدث جنب کو روا	وضو کرنے سے جب وہ عاجز ہو
کہ یعنی ہو بیمار یا در سفر	سفر میں موجب پانی یک کوس تک
سمجھ تین فرضاں تیمم میں ہیں	ہے نیت ہی پاک مٹی کتین
ہی دو ضرب مٹی اوپر کیجیے	کہ منہہ پر ہی ہاتھوں اوپر پھیرئے

تیمم توٹنے کا بیان

تیمم ٹٹے جس سے ٹوٹے وضو	ہی قدرت ہے جب پانی پہ ہو

حیض ونفاس کا بیان

جو آتا ہے حیض عورتوں کو سدا	وہ ہے خون سرخ اور زرد و ہرا
بہت رنگ ہیں حیض کے جز سفید	جوان ہونا عورت کا ہے شرط و قید
ہی ہے شرط کم تین دن سے نہو	ہی زاید نہ دس دن ہو و سنو
ہی ہے شرط دو حیض کے درمیان	نہو پندرہ دن سے کم طہر جان
نہ ان شرطوں سے خون ہو جاری جسے	کہے عالمان استحاضہ اسے
تولد کے بعد از جو جاری ہو خون	نفاس ہے نہ چالیس دن سے بروں

ہین احکام انکے سنو بی بیان — نہ پڑھنا نمازان نہ پڑھنا قرآن
نہ چھونا ہے قرآن نہ مسجد مین جائین — نہ کرنا تلاوت کا سجدہ جو پائین
نہ رکھنا ہے روزہ نفل یا ہو فرض — قضا روزے کو ہے فقط مثل قرض
نمازان قضا کرنا واجب نہین — یہہ ہے رحمت ارحم الراحمین
نہ لکھنا ہے ہرگز حدیث و قرآن — نہ کرنا ملاقات باشوہران
بہی کعبے کا ہرگز نہ کرنا طواف — نہین ہے ان احکام مین کچہہ خلاف

نجاست کا بیان

۱۵

نجاست کے دو قسم ہین بول گئے — غلیظہ ہے سُن اور خفیفہ بہی ہے
غلیظہ ہے پیشاب انسان کا — بہی ایسا ہی گہہ اُسکا سن اے فتا
بہی مرغابی کا اور مرغی کا گو — اسیطرح بہیگا شراب و لہو
جو ہین چار پائے جہان تک حرام — ہے پیشاب گہہ انکا یونہی تمام
جو ہین چار پائے جہان تک حلال — فقط انکا گہہ تو یہی کر لے خیال
مگر بول ان کا خفیفہ ہے جان — محرّم پرندون کا گہہ بہی پہچان

غلیظہ درم سے اگر ہو زیاد	اُسے دہونا ہے فرض کہہ اسکو یاد
خفیفہ سے گر پاؤ کپڑا ہو تر	اُسے دہونا ہے فرض ہی نامو
غلیظہ نجاست اگر بستہ ہو	ہے وزن درم پاؤ لا تولو
جو پتلی نجاست ہو اسمین اگر	ہتیلی کی گو قدر ہے معتبر

نماز کی فرائض اور واجبات اور سنتون کا بیان

فرائض کا پڑہلے میرے سے سبق
اجمس نوق تقق رسق

ج ج س
ن و ق
ت ق ق

ق س ر

نماز کے واجبات

نوسن واجبات نماز ای پسر فصت تقت لقت جسر

ف ض ت

ت ق ت

ل ق ت

ج س ر

۱۷

مسئلہ چاہیئے کہ سب نمازوں میں آہستہ پڑھیں اور آواز سنانا حرام ہے عورت کی آواز نماز کا فاسد ہونا فرض نماز اور ظہر کے پہلی سنت کے قعدہ اولیٰ میں تشہد کے زیادہ پڑھنا مکروہ ہے

ہو جیسا عیدین میں متفق علیہ ہو یا مختلف فیہ ۔ واجب ہے کہ امام کی متابعت کرنا واجب ۔ سجدہ کرنا مقتدی پر سہو نہیں ۔ اعادہ نماز کا واجب ہوگا نہ سجدہ ۔ خود سہو کرے ۔ جلسہ میں بجا لاوے ۔ اور واجب ترک ہوگا اور واجب ہے

[illegible]

نماز کے سنتان

تو سن سنتان نماز ای فتا ۔ دو ۔ تب ۔ تس ۔ دد ۔ ا

ن ۔ و ۔ ت

ت ۔ ب ۔ ت

ت ۔ س ۔ ت

د ۔ د ۔ ا

حکم فرض اور سنت کا

اگر ترک ہو فرض جاوے نماز ۔ نہ سنت کے جانے سے ای با نیاز

حکم واجب کا

[illegible]

اگر چھوٹے واجب کوئی سہو سے | دو سجدے ادا کرنا ہے سہو کے
ہی کم ہووے واجب سے یا ہو زیادے | ہی آگے ہو یا پیچھے ای خوش نہاد
ہی واجب کی تاخیر سے جا لے | ہی تقدیم و تاخیر سے رکن کے
ہی تکرار سے رکن کے سہو ہو | یئے سب صورتوں کو سمجھ محو ہو
ادا سجدہ سہو اس طور سے | کہ تسلیم اول کے بعد از کرے
ہی بعد اسکے سن لیجے ای ہمام | ہے پڑھنا تشہد ہی کہنا سلام

پانچوقت کی نماز کا بیان

عبادت جو ہے صبح مین فرض جان | دو رکعت ہین سنت ہی دو فرض مان
رو ظہر مین رکعتین سن شمار | چھہ سنت ہین اور فرض سن لو چہار
چھہ آگے ہین فرض کے بعد دو | سو موکد ہین مت ہاتھ سے انکو دو
سنو عصر مین رکعتین فرض چار | ہے مغرب مین پانچ ای عبادت گزار
کہ ہین فرض تین اور سنت ہین دو | ہی توفیق گر ہو تو اور دو پڑھو
عشا مین چھہ رکعت کہے اس دین | دو سنت ہی پڑھ چار فرض ای امین

۱۹

ہے واجب کو سن وتر کی ہی نماز | کہ فرض عشا بعد کر اسکا سانا
وے ہین تین رکعات باک سلام | تو پڑہہ تیسری مین قنوت ای ہمام

جماعت کی ثواب کا بیان

جماعت ہے سنت مگر ترک تو | بجز عذر شرعی کے ای نیک خو
جو کوئی چھوڑے عمداً تو پاے عذاب | کہ تاکید حضرت ہے بہر ثواب
ثواب اسکا ہے بیحساب و عدد | ہے نقصان بڑا اسکے کرنے مین رد

نماز کی نیت کا بیان

تعین فرائض مین ہے شرط جان | کہ پڑہتا ہون مین فرض وقت اس زمان
اگر مقتدی ہو تو یون بولیے | کہ پڑہتا ہون ہو تابع اس شخص کے
ہے سنت مین اسطرح نیت روا | پڑہون مین نماز اب بہر خدا

دعای استفتاح و تعوذ و تسمیہ

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی

پاک جانتا ہون تجھکو یا اللہ اور سراہتا ہون تجھکو و پاک و بابرکت ہے نام تیرا اور بلند ہے

جدك ولا اله غيرك اعوذ بالله من

بزرگی تیری۔ اور نہیں کوئی معبود سوا تیرے۔ پناہ مانگتا ہوں ساتھ خدا کے

الشیطان الرجیم بسم الله الرحمن الرحیم

شیطان مردود سے۔ شروع کرتا ہوں نام سے اللہ کے جو مہربان ہے رحم والا

رکوع کی تسبیح

سبحان ربی العظیم

پاک جانتا ہوں رب کو اپنے جو بزرگ ہے

سجود کی تسبیح

سبحان ربی الاعلی

پاک جانتا ہوں رب کو اپنے جو بلند ہے

تشہد یہ ہے

التحیات لله والصلوات والطیبات السلام

عبادات قولی اللہ ہی کو سزاوار ہے اور عبادات بدنی اور عبادات مالی اسی کو ہے سلام

وجهت وجهي للذي فطر السموات والارض حنيفا وما انا من المشركين

تتمہ

عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام

تجھ پر اے نبی - اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اسکے - سلام

علينا وعلى عباد الله الصالحين. اشهد

ہو اوپر ہمارے اور اوپر بندے اللہ کے جو نیک ہیں - میں اقرار کرتا ہوں

ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده

کہ نہیں ہے کوئی معبود سوا اللہ کے اور اقرار کرتا ہوں کہ محمد اسکا بندہ

ورسوله درود ابراہیمی یہ ہے اللهم صل على

اور اسکا رسول ہے یا اللہ درود بھیج اوپر

محمد وعلى آل محمد كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

محمد کے اور اوپر آل محمد کے جیسا درود بھیجا تو نے اوپر ابراہیم اور آل ابراہیم کے

وبارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت

اور برکت اتار اوپر محمد کے اور اوپر آل محمد کے جیسا تو نے برکت اتارا

على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد

اوپر ابراہیم کے اور اوپر آل ابراہیم کے مقرر تو تعریف کیا گیا

مجید دعا یہ ہے اللهم اني ظلمت نفسي

اور بزرگ ہے — یا اللہ مقرر مین نے ظلم کیا اپنی جان پر

ظلما كثيرا وانه لا يغفر الذنوب الا انت

ظلم بہت - اور مقرر نہین بخشتا ہے گناہون کو کوئی مگر تو ہی

فاغفر لي مغفرة من عندك وارحمني انك

پہر بخش دے میرے گناہون کو بخشش سے اپنے - اور رحم کر مجہہ پر مقرر

انت الغفور الرحيم. اللهم اغفر لي ولوالدي

تو ہی ہے گناہ بخشنے والا رحم کرنے ہارا - یا اللہ بخش دے مجھکو اور میرے ماں باپ کو

وللمؤمنين والمؤمنات والمسلمين والمسلمات

اور مومن مردون کو اور مومن عورتون کو اور مسلمان مردون کو اور مسلمان عورتون کو

الاحياء منهم والاموات برحمتك

جو زندہ ہین اُن سے - اور جو موے ہین - مدد سے رحمت اپنے

یا ارحم الراحمین بعدہ السلام علیکم ورحمة الله

ای بڑا مہربان مہربانون کا — سلام ہو تم پر اور رحمت اللہ کی

تتمہ ہاتھوں کو آسمان کی طرف یا اپنے منہ کی طرف اٹھا کر دعا مانگین مقتدیان آمین کہین بعد دعا کے ہاتھون کو منہ پر پھیرین تفہیم جانیے کہ مولانا شاہ ولی اللہ محدث قدس سرہ حجۃ اللہ البالغہ میں لکھتے ہیں کہ بعد فرض نمازوں کے سنت ہے کہ پڑھے یہ دعائیں تین بار استغفر اللہ پڑھین اور اللہم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام اور لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک له له الملک وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر

سیدہے اور بائین طرف منہہ پہرا کر کہے اور ہاتہہ اٹہا کر یہہ دعا پڑہیے

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ

اے رب ہمارے دے ہمکو دنیا مین نیکی اور آخرت مین

حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

ثواب اور پناہ دے ہمکو دوزخ کی عذاب سے

اور یہہ دعا بہی پڑہیے

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَیْكَ

یا اللہ تو ہی سلامت ہے اور تجہی سے ہے سلامتی اور تیرے ہی طرف

یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا

رجوع کرتی ہے سلامتی جلا اے رب ہمارے سلامتی سے اور لیجا ہمکو

دَارَ السَّلَامِ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

بہشت مین برکت والا ہے تو اے رب ہمارے اور بلند ہے تو اے بزرگی والے اور بخشش والے

دعای قنوت یہہ ہے

اللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَهْدِيْكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ

اے اللہ ہم مدد چاہتے ہیں تجھ سے اور ہم ہدایت چاہتے ہیں تجھ سے اور بخشش چاہتے ہیں تجھ سے

وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ

اور ہم ایمان لاتے ہیں تجھ پر اور ہم بھروسا کرتے ہیں تجھ پر اور ہم ستائش کرتے ہیں تجھکو

الْخَيْرَ كُلَّهٗ نَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ

تمام نیکی سے۔ ہم شکر کرتے ہیں تیرا اور ناشکری نہیں کرتے تیری اور ہم دور کرتے ہیں

وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ

اور ہم چھوڑتے ہیں اسکو جو تیری نعمت کا انکار کرے۔ یا اللہ تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں

وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ

اور تیرے ہی لئے ہم نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری قربت کے لئے ہم کوشش کرتے ہیں اور تیری عبادت میں ہم چالاکی کرتے ہیں

وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ

اور ہم امید رکھتے ہیں تیری رحمت کی اور ہم تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں مقرر عذاب تیرا

بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ

کافروں سے ملنے والا ہے اور درود بھیجے اللہ نبی پر جو محمد ہیں اور ان کے آل پر اور سلام

نماز تراویح کا بیان

نماز تراویح سنت ہے جان | ہر رمضان مین بیس رکعت پہچان
ہی یک ختم قرآن تو کر اسمین تب | یہہ سنت ہے زاید سمجھہ مستحب

سجدہ تلاوت کا بیان

ہے قرآن مین چودہ جگہہ ای ہمام | کہ واجب ہے سجدہ وہان سن تمام
وجوب اسکا سامع و قاری پہ ہے | فقط ایک سجدہ نہ کوہی اور ہے

مسافر کی نماز کا بیان

کرے جو سفر تین دن ہر کار | پڑہے دو جو ہین فرض رکعت چہار
مسافر سفر مین کہین جا رہے | اگر پندرہ دن کی نیت کرے
تو ہو ویگا اسوقت اسے مقیم | پڑہے چار رکعت وہ بیخوف و بیم
ہی جب ہو امام اسکا کوہی مقیم | پڑہے ویسا ہی چار سن اے فہیم
نہین قصر ہے سنتون مین کہے | مگر سیر مین ہووے تو چہوڑ دے

جمعہ کی نماز کا بیان

تو سن فرض ہے جمعہ کی بھی نماز	نہ کر ترک بے عذر اے پاکباز
دو رکعت ہین وہ فرض و سنت ہین دس	تو پڑہہ چار پہلے چہے بعد اسکے بس

عیدین کی نماز کا بیان

ہے عیدین کی سن لے واجب نماز	دو رکعت جماعت سے باہر گوساز
بھی واجب ہے تکبیر چہے اے امین	کہ پہلی مین تین اور پچھلی مین تین

تکبیراتِ تشریق کا بیان

جماعت سے گر شہر مین جو مقیم	پڑہے فرض تشریق مین اے فہیم
تو تکبیرِ تشریق اس شخص پر	ہے واجب سمجھ لے تو اے خوش سیر
مسافر اگر ہوویگا مقتدی	تو واجب ہوگی اسپہ تکبیر بھی

نماز جنازے کا بیان جو فرض کفایہ ہے

نمازِ جنازے کے دو رکن ہین	قیام اور تکبیر کہتا ہون مین
شرائط ہین چہے ہاسکے تو لیسے جان	کہ میت مسلمان ہو یا پہچان
بھی ہونا جنازے کا پیشِ امام	زمین پر رکھا جانا میت تمام

جنازہ ہو حاضر و غائب نہو بدن نصف سے ہو زیادہ ویا	مصلی ہی بے عذر راکب نہو ہو اوّ ہا مع ستر تو ہو گا روا

نماز جنازے کی ترتیب

اول نیت کرے کہ نماز پڑھتا ہوں واسطے اللہ کے اور دعا کرتا ہوں واسطے
اس میت کے تابع اِس امام کے بعدہ اللہ اکبر کہے پھر ثنا
پڑھ کر اللہ اکبر کہے بعد ازان درود ابراہیمی پڑھکر
اللہ اکبر کہے بعدہ یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ

اللہ بہت بڑا ہے — یا اللہ بخش دے تو

لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا
ہمارے زندون کو اور مردون کو اور ہمارے حاضرون کو اور غائبون کو اور ہمارے چھوٹون کو
وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ
اور بڑون کو اور ہمارے مردون کو اور عورتون کو یا اللہ جسکو جلایا تو نے
مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا
ہمسے پس جلا اسکو اسلام پر — اور جسکو مارا تو نے ہم سے

تتمه

فتوفه على الايمان اور الله اكبر كهے بعد

پس مار اسكو ايمان پر

ربنا اتنا في الدنيا حسنة وفي الاخرة حسنة

اي رب همارے عطا كر همكو دنيا مين نيكي اور آخرت مين نيكي

وقنا عذاب النار پڑهكر سلام كهے اور اگر ميت ديوانے

اور بچا همكو عذاب سے دوزخ كے

يا نابالغ لڑكے كي هو تو يهه پڑهے اللهم اجعله لنا فرطا

يا الله كر دے اسكو همارے ليے ثواب متقدم

واجعله لنا اجرا وذخرا واجعله لنا شافعا

اور كر دے اسكو همارے ليے ثواب اور ذخيره اور كر دے همارے ليے شفاعت كرنيوالا

ومشفعا اگر ميت لڑكي يا ديواني عورت كي هو تو وه كي

اور شفاعت قبول كيے گيا

جگهه مين ها پڑهے اور شافعا اور مشفعا كے بدلے شافعة ومشفعة

نماز کے مفسدات کا بیان

بہت مفسدات نماز ہینگے یار | مگر ان سے اٹھ ست ہین شمار

لکھا مین نے جو واقع ہون بیشتر | نہ زاید کا لایق ہے یہ مختصر

کرے بات قصدا و یا سہو سے | دعا ہی مشابہ جو ہو خلق کے

سلام اور جواب سلام ای خبیر | پھرے سینہ قبلے سے عمل کثیر

ہی کھاوے پیوے بہت یا ہو کم | ہی بے عذر کھانسے و یا پہونکے دم

چنے کے برابر جو دانتون مین پاے | غذا یا دوا سو مصلی نے کھاے

غم و درد سے رونا آواز سے | نہ جنت کے خوش نعمت و ناز سے

کرینا ہی آہ اوہ کہنا سمجھ | ہی بیہوشی دیوانہ ہونا سمجھ

ہی مصحف سے دیو کسی کو جواب | یونہی چھینک اور موت کا ناصواب

ہی نومی برہنہ و امی کو گر | ہو قدرت رکوع کپڑے قرات اپر

تیمم سے پڑھتا ہو جو کوی نماز | ہو قادر وہ پانی پہ ای بے نیاز

و یا مدت مسح آخر ہو جاے | نکالا جو موزے کو ای نیک راے

٢٦ یہی ہو فجر میں جب طلوع آفتاب ‏‏‏| ٢٧ زوال اسکا عیدین میں ہو شتاب

٢٨ برہنہ ہو تن قدر یک رکن کے | ٢٩ یہی یوہی نجاست بدن پر رہے

٣٠ یہی مسبوق ہو جب شریک امام | تو مسبوق سجدۂ سہو میں ای ہمام

٣١ کرے فتح جب غیر پر در نماز | امام اپنے پر فتح ہیگا جواز

٣٢ یہی اللہ اکبر کو مد کھینچ کر | کہے آللہ یا کہ اکبار گر

٣٣ ہے قرأت میں یہ قاعدہ کارساز | جو معنی ہو فاسد ہو فاسد نماز

٣٤ نہ یک رکن پاوے کوئی با امام | تو رکھ یاد ان مسئلوں کو تمام

روزے کا بیان

١ کہے سات روزے کے شرطیں پچھان | کہ عقل و بلوغ اور اسلام جان

یہی صحت نیت اقامت ضرور | ز حیض و نفاس ہم طہارت ضرور

یہی ہے رکن روزہ کا ای نامور | جماع کھانے پینے سے کر ماحذر

روزے کے اقسام

یہی اقسام روزے کے چھے بول گئے | کہ ہے فرض واجب بھی مسنون ہے

بهی مکروه اور نفل اور مستحب — سناتا هون تفصیل هر ایک اب
ادا اور قضا روزے رمضان کے جان — بهی نذر اور کفارے کے فرض هان
مگر منکر نذر و کفارے کو — نهین بولے کافر سن ای نیکخو
جو کوئی نفل روزے کو توڑے اگر — هے واجب روزه تو اس پر
بهی واجب صوم اس پر نکلا — جو کوئی کیا نذر سے اعتکاف
بهی عاشورا اور روزے عرفے کا صوم — هے سنت کے روزے مین نیک یوم
جو هین مستحب روزے انکا بیان — مین کرتا هون اسکو ازگوش جان
که هین روزے ایام بیضوں کی جیسے — بهی روزه جمعه کا اور صوم
بهی چهے روزے شوال جان لے — بهی پنجشنبے کا روزه رکهنا هے
هے مکروه کے قسم دو جانیئے — که تنزیهی تحریمی پهچانیئے
هے تنزیهی یک روزه نهار کهے — سنیچر کے دن اور عاشورے کے
بهی رمضان سے آگے یکیا دو روز — بهی کوئی روز مین کهنا ای دلفروز
هے تحریمی دو روزے عیدین کے — بهی ایام تشریق کے جان لے

جو روزہ کہ ان قسموں کے سوا	اسے نفل کہتے ہیں ای باصفا

روزوں کی نیت کا بیان

ہے نیت کہ دل میں ارادہ کرے	نہیں شرط یہ کہ زبان سے کہے
ادا جب کہ ہو روزہ رمضان کا	ہے دو پہر تک اسمیں نیت روا
بھی نذر معین روزے میں یاد	اسی طرح نیت کا ہے اعتبار
قضا روزہ رمضان کا ہو جب	ہے شرط ہے نیت اُسمیں لشب
بھی جو روزہ نفل کو توڑیگا	اسی شرط سے اسکو کرلے قضا
اگر نذر غیر معین سے اچھے	و یا روزے کفارے کے بھی رہے
تو بھی شرط نیت لشب اسمیں ہی	تو رکھہ یاد ان مسئلوں کو سبھی

یعنے رات کو نیت کرنا شرط ہے ۱۲

مکروہات روزے کے

کریں روزہ مکروہ انیس (۱۹) چیز	چکھیں چابیں اور بوسہ لیں کر تمیز
کہیں جھوٹ اور فحش باتیں کریں	بھی غیبت کریں اور ناحق لڑیں
برہنہ ہو مرد اور عورت ملیں	لب یار پہ اپنے لب گر ملیں

گالیاں وغیرہ ۱۲

زبان کو بچغلی کرین آشنا | بہی آز بہر خنکی کرین غسل جا
بہگا کپڑا اور آب سرد ای پسر | کہ ڈالین بدن اور سر کے اوپر
ہو جب ضرورت خریدی کے وقت | کوئی چیز چکہنا ہے مکروہ سخت
بجہت حرارت کرین مضمضہ | بہی لین ناک مین پانی بے وسوسہ
نگلنا ہے منہہ بہر تہوک ای فتا | بہی ... لین آبدست از خطا
رکہین دیر تک منہہ مین پانی اگر | کرین آب مین بہی ... ط و فسا

بیان اُن چیزون کا جو روزے کو نہین توڑتے

جو چیزین کہ مفسد ہون روزے کی نہین | اگر بہول کر کہاوے تو ٹوٹے نہین
کہ جیسون کہانا کہاوے و یا پیوے تجہے | اگر ... وطی یا بوسہ بہی لیوے ...
جماع کے تصور سے یا دیکہہ فرج | اگر انزال ہو تو نہین تجہکو حرج
یہی حکم فصد و حجامت سنو | بہی عورت کو چہونے سے انزال ہو
چنے سے جو دانتو مین کم گوشت ہو | نہین ضرر کہاوے گر اسکو تو
جو پانی کہ لے ناکمین وہ اگر | کرے حلق مین اتفاقا گذر

۳۴

بدن مین ملے تیل تو کچھہ ضرر — نہین اور سر سے ہی کچھہ خطر

اگر تھوڑی قے آکے پھر لوٹ جائے — ویلے قے کرنے وہ جو منھہ بہر آئے

جنابت کی حالت سے گر صبح جو — رہا شام تک دن ہی وہ سست ہو

کرے غسل پانی مین گر غوطہ مار — بچا ویگا روزہ سن ای ہوشیار

لگاوے دوا آنکہہ مین روزہ دار — مزہ حلق مین گو کہ پاوے قرار

ہے یک کلیہ قاعدہ سن ابہی — بہول اسکو ای مرد دانا کبہی

کہ جو کہانا اسکا نہ مقصود ہو — بہی پرہیز جس سے نہ معہود ہو

چلا جائے صائم کے گر حلق مین — تو روزہ بچا ویگا کہہ خلق مین

بیان اُن چیزونکا کہ جن سے روزہ ٹوٹتا ہے کفارے کے

سے ٹوٹے روزہ کفارہ لازم نہو — بہت صورتین ہسکے ہین جان تو

مگر ان سے اب تہوڑے سن لیجئے — بنوک زبان یاد کر لیجئے

وطی سہو سے کر ہی عمداً کیا — بہی انزال بوسہ لیا ہوگیا

بہی منھہ بہر کے قے نکالے تو روزہ جائے — پس از سہو کے کہانا قصداً بہی کہائے

٣٥

صغیرہ کے یا چار پائے کے ساتھ | کیا وطی جو روزہ نا آوے یا تہہ
اگر کھاوے کھانا بکراہ وجبر | مسافر جو ہو کہاوے نا کرے صبر
دوا کا نمین ناکمین ڈالے گر | بہی زخم شکم بیچ اور زخم سر
ویا مثل موتی و کنکر و خاک | و یا دانہ مونگ و ماش اور رنگ
بہی جو گوشت دانتونمین ہو چھیون نخود | ویا آلستہ ہو یا تماکو کا دود
نکل جاوے جاوے تو روزہ جاک | وگر جاوے نگلے کفارہ ہی ایئے
دوا یا غذا کلیہ ہے بہی | کہ عادت نہین جنکا کھانا کبھی
سے جیون کہانس و لکڑی و تیا و خاک | نہ کفارہ کا اس کے کھانے سے باک
جو لیجاوے انگشت تر روزہ دار | قبل یا دبر مین تو ہوگا ضرار
ئے سب صورتون مین ہے حکم قضا | نہ کفارہ کا امین ریخ و غبار

روزے ٹوٹنے اور کفارہ لازم ہونے کا بیان

کئی شرط سے سن اے مرد راے | کہ کفارہ روزے کا لازم ہو جاے
جو شب صوم رمضان کی نیت کیا | بشرطیکہ وہ روزہ نا ہو قضا

پس عمداً کوئی چیز کہایا پیا — بہت یا ہو تہوڑا غذا یا دوا
و با آدمی زن مشتہی — قبل یا دبر مین کرے جو وطی
برابر ہے انزال ہو یا نہو — قضا اور کفّارہ دونو یہ ہو
یہی یک قاعدہ یاد رکھ ای عزیز — تجہے کام آویگا بہر تمیز
کہ گر آخر روز ایسی صفت — ہو عارض کسی کو کہ ویسی صفت
اسنے ہوئی اول ہی عارض اگر — روا ہوتا افطار اس شخص کو
تو کفّارہ واجب نہووےگا جان — وگرنہ ہو کفّارہ واجب پہچان
مثال اسکی کوئی روزے کو توڑے پر — ہو بیمار قدرت نہو روزے پر
و یا صائمہ جان کر کہایا کہاے — اسی روز گر اسکے تین حیض آئے
و یا روزہ رکھ کر کوئی چیز نوش — کرے پہر اسی روز گئی اسکی ہوش
توان صورتون مین نہ کفّارہ آئے — خلاف اسکے گر وہ مسافر ہو جائے
تو کفّارہ لازم یقین آویگا — اگر جبر سے یا خود جاویگا

کفارے کا بیان

ہے روزے کا کفارہ سن بے تمیز — میں کہتا ہوں کچھ یاد ای با تمیز

ہے قدرت تو یک بندہ آزاد کر — وگرنہ دو مہینوں کے روزے بسر

تو رکھ پے بہ پے یعنی گن ساٹھ دن — اگر تو تے یک تو پھرا ساٹھ گن

نہ طاقت ہو گر اسکی تجکو و آیہ — کھلا ساٹھ کو کھانا جو ہوں فقیر

دو وقتہ و یا گیہوں جانوں تو لے — پہ نصف صاع یا کہ قیمت تو دے

فطرے کا بیان

جو مسلم ہو آزاد و صاحب نصاب — سنو اس پہ واجب ہے فطرہ شتاب

وہ دے اپنی جانب سے فطرہ تو خو — نہ سستی کرے اس میں وہ نیکخو

اگر اسکو اولاد ہو وین صغیر — کہ نا ہوں غنی بلکہ ہو وین فقیر

ہی باندی غلام اسکو ہو وین اگر — وجوب ان کے فطرے کا ہو اس پہ

گیہوں یا ہو آٹا بھی اس کا اگر — تو دے آدھا صاع اس ای خوش

منقّی ہو یا جو ہو یا ہو کھجور — تو دے ان سے یک صاع ای باشعور

اگر انکی قیمت بھی دیوے تو روا — نہیں ہے خلاف اسمیں کوئی طور کا

گیہوں گر نہ ہو اسکی قیمت سے لے — تو چانول و یا باجرا فطرہ دے

تتمہ

وعرض کا مقدار اس جگہہ لکھدیا تا اللہ کی عبادت
کے شوقین ایسا ایک ماپ بنا رکھین اور اسکے دو ماپ سے جو آدھا
صاع ہوتا ہے فطرہ دین اور صدقہ کفارہ مین بھی برتین اور وضو وغیرہ پانی
کا اندازہ بھی جانین اور اس عاصی کو دعای خیر سے یاد فرما دین صورت اسکی یہہ ہے

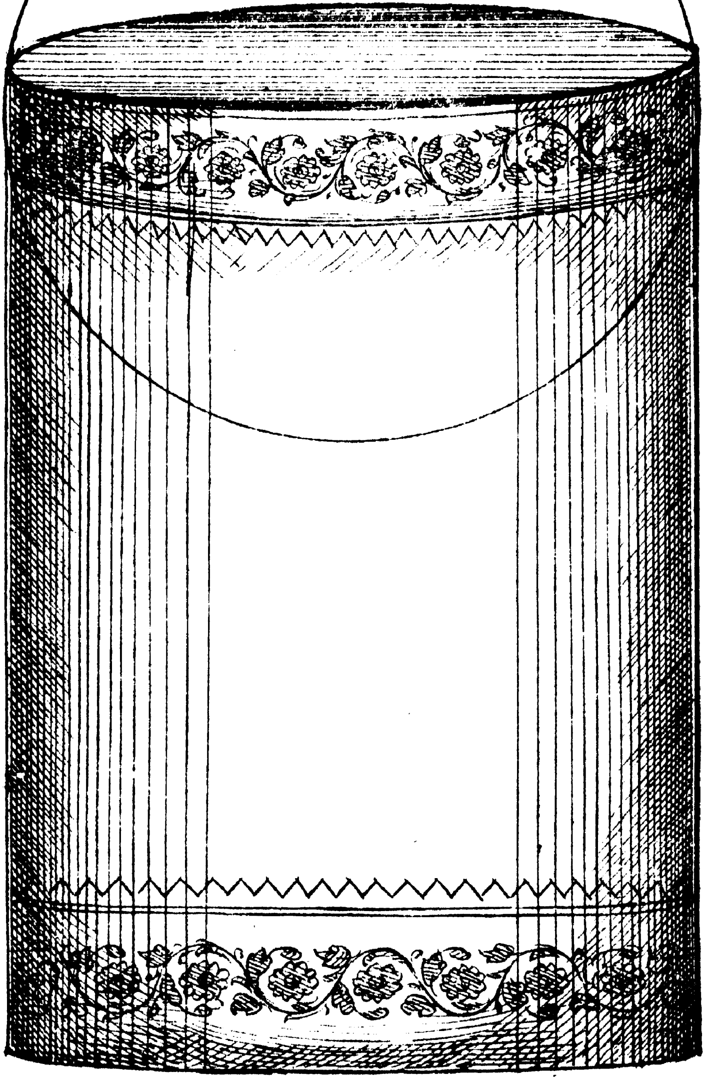

قربانی کا بیان

ہوا فرض جس پر کہ دیوے زکوۃ / ہے قربانی واجب بہی ای پاک ذات

وہ قربانی کیا ہے سن ای نیک پے / کہ بکرا و یا بیل یا اونٹ ہے

ہے یک کے لئے بکرا کافی بچہان / جو ہون ساتہہ تو بیل و اونٹ ہونا جان

بہی نر اُن سے ہو یا کہ مادہ رہے / ہے جایز اسی طرح علما کہے

مگر اونٹنی گائی افضل سمجہہ / بہی بکرون مین نر ہو تو اکمل سمجہہ

نہ دبلا نہ کانا نہ لنگڑا ایسے / جوان اور بے عیب و موٹا اچھے

مگر نصف سے کم ہو گر دم اتہ / وگر سن کتا ہو تو یون ہی روا

بہی یہہ شرط ہے اونٹ ہو پانچ سال / برس دو کا ہو بیل کر تو خیال

چہہ مہینے کا دنبہ اگر ہی تو بس / جو ہو قسم دوسری تو ہو یک برس

ہے وقت اسکا صبح سے عید کے / نہین تین دن سے زیادہ رہے

مگر شہریون کو نہین ہے جواز / کرین ذبح قربانی پیش از نماز

جو کہیڑون مین ہون سو وہ صبحی اگر / کرین ذبح جایز تو کچہہ شک نکر

زکوۃ کا بیان

ہے جیون فرض بندے پہ صوم و صلوۃ | غنی پر ہوا فرض دینا زکوۃ
غنی وہ جو ہووے گا صاحب نصاب | ہے وہ ساڑھے باون روپے شتاب
ظروف اور زیور ہوں روپے کے گر | ہو تولے سمجھ ساڑھے باون مگر
کہ وے اصلی حاجت سے فاضل رہیں | ہی اس پاس یکسال کامل رہیں
زکوۃ اسکی کیا شرع میں ہے تو سن | چھپے کچی سوا تولہ ای نیک گن
جو افزون ہوا اس سے وہ عفو جان | نہیں فرض دینا زکوۃ اسکی مان
ولے خمس جب اسکا اس پر بڑھا ہے | زکوۃ اسکی خمس زکوۃ کہے
جہاں تک بڑھے یونہی گر وہ نصاب | زکوۃ اسکی دیوں ہی کرکے حساب
زکوۃ ہے یہہ روپے کی جو ہوئی رقم | زکوۃ اب تو سونے کی سن باکرم
کہ سونا ہو یا اسکا زیور بنا | جب وستا اور آدھا تولہ ہوجا
تو ہوگا اسیقدر زر کا نصاب | ہو جب سال پورا تو کر لے حساب
زکوۃ اسکی دو ماشہ اور پاؤ دے | بڑھے جب وہی قاعدہ جان لے

کہ جب ساٹھہ اور آدہے تولے کا خمس | بڑھیگا دو پاؤ ماشے کا خمس
اسیطرح جتنے نصابین وِ خمس | بڑھین دے زکوۃ اسکی ای مرد النس

حج کا بیان

زارکان دین پانچوان رکن حج | کہ ہے فرض وہ مرد و زن پر سبھی
مگر فرضیت اسکی بالاقتدار | ہے ثابت تو سن عمر مین ایکبار
شرایط ہین کئی سکے سن ای حیتور | بلوغ اور اسلام و عقل و شعور
ہی صحت ہو اور قدرت زاد بہی | نہ قیدی ہو اور ہووے آزاد بہی
امن راہ کا جان بہی دیوتا تہہ | ہے عورت تو محرم ہو کوئی اسکے ساتھ
بہی ہے وقت اسکا سن ای نیکخو | وگر ہو تو عورت نہ عدت مین ہو

حج کی فرضون کا بیان

تو سن کہ ہین حج کے فرضاں چہار | ہے احرام پہلا وہ ہے شرط یار
ہے دوسرا کہڑا ہونا عرفات مین | ہے یہہ رکن نہیں شک ہے اس بات مین
طواف زیارت ہے سن تیسرا | ہے یہہ رکن بہی شک نہ کچھہ مین لا

ہے ترتیب چوتہا بدل یاد رکہہ | ادا کر یہ ترتیب و دل شاد رکہہ
یہی ہر فرض کو وقت پر اسکے جان | ادا کرنا سن فرض ہے پانچوان
یہی حکم ہے فرض کا تو سمجھ | کہ گر ترک ہو فرض فاسد ہو حج

حج کی واجبون کا بیان

ستائیس واجب ہین حج کے کہے | کہ احرام میقات ہی مین بندہے
صفا مروے بین سعی کرنا پچہان | صفا سے ہی آغاز کرنا بہی جان
ہو پیدل کرے سعی نا ہو سوار | رہے تہوڑی شب تک بعرفات یار
یہی مزدلفے مین شب کو رہنا ضرور | یہی سورج کے نکلنے تک ای باشعور
کرے جمع مزدلفے مین با نیاز | نماز غروب اور عشا کی نماز
کرے تین دن تک یہی رمی جمار | پس رمی عقبہ مونڈہا سر تو یار
ہو رمی خارج ان ایام سے | مونڈہا سر نکلنا ہے احرام سے
مونڈہے سر کو ایام نحر ہی مین صاف | حطیم ہی کے خارج سے کرنا طواف
تو کر ابتدای طواف از حجر | یہی لے اپنا داہنا طرف مت بسر

طہارت سے واجب ہے کرنا طواف
پیادہ رہے یہی بوقت طواف
طواف زیارت طواف صدر
رمی پہلے پہر ذبح ای نیک پے
جو قارن ہو یا متمتع کبھی
ہدی ذبح کر بعد سر مونڈیئے
انہی دو پہ واجب ہے چھبسواں
جو عرفات سے نکلیگا ای ہمام
ہے واجب کا یہہ حکم سن لیجیے

یہی ستر عورت یہاں سن تو صاف
دوگانہ پڑھے بعدہ بخلاف
دوم خاص واجب ہے آفاقی پر
قران و تمتع کا یہہ حکم ہے
سو خاص اُن پہ واجب ہے ذبح ہدی
تمتع کے اور یہی قران کے لئے
کرے نحر کے روزوں مین ذبح جان
ہے واجب کہ نکلیگا وہ با امام
جو ہو ترک بعد دم دیجیے

حج کی سنتوں کا بیان

بہت حج کے ہین سنت و مستحب
مین تفصیل ان کی لکھوں گر یہان
مگر اسکی تفصیل گر چاہیئے

مگر جو موکد ہین پندرہ ہین سب
یہہ ہے مختصر جو سو ہوگا کلان
تو مفتاح حج مین نظر کیجیے

لکھا ہون مین احکام ہمین سب | بہ تفصیل وترتیب از فضل رب
غرض حلم اسکا یہہ ہے جان لے | کہ گر جان کر ترک اسکو کرے
تو ہوگا گنہ اور عتاب خدا | مگر دم ہو یا صدقہ نا ادیگا
یہان ہے مین موقوف کریہہ بیان | شرف کچھہ زیارت کا کردون عیان

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی زیارت کا بیان

زیارت تو کر مرقد پاک کی | شفیع امم شاہ لولاک کی
مکرم ہے وہ خاص جائے گزین | کہ اشرف ہے ہی عرش سے وہ زمین
ہی ثابت ہے یہہ مژدہ خوشتر یہن | کہ فرمایا وہ رحمت العالمین
اگر کوئی میری زیارت کرے | ہے واجب شفاعت میری اسکے لیے
تو اس کو چشم سے کر کے طے | سعادت کو حاصل کر ای نیک پے
تجھے جب یہہ دولت مدد کار ہو | قیامت مین بیڑا ترا پار ہو
الٰہی اس عاصی کی ہے التجا | کہ جان میری اس خاک پر ہو فدا
تمنا یہی مجھکو ہے روز و شب | کرون خاک کو وہان کی سرمہ ای رب
صلوۃ وسلام ای شفیع امم | اس عاصی سے مقبول ہو از کرم

صحت نامۂ متن طریقۃ الاسلام

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۲	رہئے	رکھیئے	۲۴	۱۰	چلاای رب	چلا ہکوای رب
۱۲	۵	تثلیت	تثلیث	۲۶	۸	بہرکار	بہر کار
۱۳	۳	سس مستحب	سہے مستحب	۲۶	۱۲ حاشیہ	جب منزل کو پڑہنا	جب منزل کو پہنچے پڑھنا
۱۳	۸	کہ بیدار ہو	کہ ہو خواب مین	۳۲	۱۳ حاشیہ	بارہوین	بارہوین تیرہوین
۱۶	۴	بتلی	پتلی	۴۰	۸	دم کتا	دُم کتّا
۱۶	۷			۴۰	۱۱	عبیدسے	عبید کے
۱۹	۳	واجب کی تاخیر	واجب کی تغیر	۴۴	۷	پچہسوان	چہبیسوان
۲۳	۹	وَالمُسْلِمَن	وَالمُسْلِمِیْنَ	۲۹	۲	پس مار	پس مار

صحت نامۂ حواشی طریقۃ الاسلام

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶	۷	نعسب	نسب	۱۹	۳۰	رکوع آگے رکوع کے	رکوع یا آگے رکوع کے
۷	۲۵	پر	پہر	۲۱	۶	نماز عد	نماز عصر
۱۱	۵	جہولی	جہولی	۲۲	۳۸	زانوسے	زانون سے
۱۲	۳۶	ساتہہ نکلے	ساتہہ نکلے بشرطیکہ روان ہو	۲۳	۳۳	پہلے مین سلام	پہلے سلام مین
۱۳	۱۳	پڑہنے	پڑہنے	۲۶	۱۶	راسدین	راشدین
۱۳	۳۴	سونے کے اگ	سونے کے آگے	۲۷	۲۲	پڑہے	پڑہے
۱۳	۳۸	یا سونے کے	یا سونے کے غسل کرے پہر منی	۲۸	۲۷	ایام تشر کہتے	ایام تشریق کہتے
۱۴	۲۶	ضرب لرنا	ضرب کرنا	۲۸	۳۰	کہیڑالو	کہیڑالو
۱۶	۱۸	وعیرہ	وغیرہ	۳۰	۱۱	تروف	حروف
۱۶	۳۰	جاے پاک	جاے پاک	۳۱	۴۱	اور دسے روزے	اور وسے روزے
۱۶	۳۸	ضرور ہوکا	ضرر ہوگا	۳۶	۹	صسفر	مسفر
۱۷	۹	رلعت	رکعت	۳۶	۱۴	نیت کو بہولکر	نیت کونا بہولکر
۱۷	۹	فاحہ	فاتحہ	۳۶	۱۵	نیت کو بہولکر	نیت کونا بہولکر
۱۷	۲۵	پکارکر رمکی	پکارکر پڑھینگی	۴۱	۹	نوس	نوتین
۱۷	۲۹	تحرمہ	تحریمہ	۴۱	۱۰	اعاد	اعادہ
۱۹	۲۶	اکثر یا تمام چہوڑ دے	اکثر چہوڑ دے	۴۲	۴۱	قیدی ہہ دے	قیدی ہہو دے

ان نواب اللہ کی توفیق سے | طبع میں آئی مسائل شرع کے

یعنی عمدہ نظم دینیات کی | ڈائری میں نام جسکا ہے جلی +

محمدی

مطابق اصل کی ہیں بیتیں | دخل کچھ اسمین تصرف کا نہین

یا الٰہی اہل ایمان نفع لین | مائل حق ہوں حق پر چلین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین

لیکن بعد حمد و نعت کے محمد خان ولد ابراہیم خلیل خان قندھاری قوم شاہ عالم خیل نے چند مسائل ضروری کتب فقہ جمع کر کے زبان اردو نظم مین بیان کیا جاننا ان مسئلونکا سب مسلمان مردون پر اور سب مسلمان عورتون پر فرض ہے ساتھ حکم حدیث شریف کے

طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم ومسلمۃ

طلب علم کر دل سے اے جان من | کہ یہ فرض ہے بر ہمہ مرد و زن | طلب علم کا فرض ہے مومنو | حدیث نبی کی یہ دل سے سنو

اطلبوا العلم ولو کان بالصین

سنو شہر مین گر تمہارے پڑھا | طلب علم کر چین مین علم کا | سب اہل دین یہ رسالہ لکھا | اور نام اسکا شرع محمدی رکھا
دیا ہے مجھے حق نے نام محمد | ہمیشہ رہون مین غلام محمد | کیا نام ایسا یہ مجھکو عطا | یقین ہے مجھے میری بخشے خطا
الٰہی بحق نبی و علی | او سے بخشدے جو خطا مین کی

ہر طالب دردمند اس کتاب کو ساتھ مطالعہ دل کے کھو سبہیج حال پاک سے اور یاد رکھے اس عاجز کو دعای خیر سے اور یہ کتاب ساتھ پچاس فصلون کے لکھی گئی

واللہ الموفق والمعین

ہوئے سال ہجرت کے اے ہمنشین | ہزار و دو صد اور انیس برس | ہوئی ختم جب یہ عجائب کتاب | حدیث و مسائل کے لب لباب
پلا ساقیا جام سرشار ایک | خریدار لاکھون ہین دلدار ایک | سنا ہے مگر ہمنے حکم رسول | بیان کے لکھنے مین نہین کچھ فضول
اگر ہو نشا وصل دلدار کا | نہین یہ نشہ مگر ہے آزار کا | نشا اوسکا ہو اور لکھون مین کتاب | سراسر مفصل شریعت کا باب
پڑھے جو اسے دے مجھے یہ دعا | ہمیشہ رہے غرق وصل خدا | یہی التجا ہے مری مومنو | دعا دو مجھے اور آمین کہو
دعا ہوتی ہے مومنو کی قبول | کہا حق نے تو سبکی تھا رسول | ہوا ہو نہ جس منہ سے تیرا گناہ | تو کہہ اوس سے جا اور دعا اوس سے چاہ
ارے سن ہوا مین کہون کیا کہ کس | ہوا مانے مری بات آیا ہے بس | دعا کر مرے حق مین بہر خدا | اوٹھا ہاتھ کو اب برائے دعا
۱۸۰ دعا مانگ یہ مین جو تجھسے کہون | محبت مین سرشار حق کے رہون | یہی آرزو ہے مری اے ہما | مین آمین کہون اور کر تو دعا

مجھے چاہیے عشق جوش و خراش	تجھے چاہیے فہم اور عقل و ہوش	مجھے چاہیے وصل جان جہان	تجھے چاہیے دین و دنیا یہان
مجھے چاہیے وصل نور الٰہ	تجھے چاہیے جنت آرامگاہ	مجھے چاہیے مین ہون بس حضور	تجھے چاہیے سیر غلمان و حور
مجھے چاہیے وصل قرب خدا	تجھے چاہیے علم زہد و تقی ا	مجھے چاہیے دل کرون مین کباب	تجھے چاہیے روز و درس کتاب
مجھے چاہیے اوسمین ہون سبق	تجھے چاہیے روز [illegible] ورق	مجھے چاہیے وصل حق کا مدام	تجھے چاہیے عیش و عشرت تمام
مجھے چاہیے وصل لیل و نہار	تجھے چاہیے سیر باغ و بہار	مجھے چاہیے وصل [illegible]	تجھے چاہیے غمزہ ناز و ادا
مجھے چاہیے وصل کی جستجو	تجھے چاہیے عصمت و آبرو	یہی ہے تمنا محمد کی بس	ہو جسطرح اوس سے ہون ہمنفس

فہرست شرع محمدی

صفحہ	فصل	صفحہ	فصل	صفحہ	فصل	صفحہ	فصل
۱۱	فصل ۱ ایک جگہ کے بیان مین	۱۱	فصل ۲ پاکی تن کے بیان مین	۱۱	فصل ۳ جاے پاک کے بیان مین	۱۲	فصل ۴ ستر کے بیان مین
۱۴	فصل ۵ [illegible] نماز مین	۱۵	فصل ۶ کعبہ پہچاننے مین	۱۵	فصل ۷ بیان نیت نماز مین	۲۲	فصل ۸ [illegible]
۲۵	فصل ۹ بیان تیمم مین	۲۵	فصل ۱۰ بیان قرات مین	۱۵	فصل ۱۱ بیان رکوع مین	۲۵	فصل ۱۲ بیان سجود مین
۲۵	فصل ۱۳ بیان [illegible]	۲۵	فصل ۱۴ قعدہ اخیرہ کے بیان مین	۲۵	فصل ۱۵ نماز [illegible] کے بیان مین	۲۵	فصل ۱۶ بیان واجبات مین
۲۸	فصل ۱۷ بیان سنت نماز مین	۳۲	فصل ۱۸ بیان [illegible] مین	۳۳	فصل ۱۹ نماز ٹوٹنے کے بیان مین	۳۶	فصل ۲۰ بیان مکروہات نماز مین
۳۴	فصل ۲۱ امامت فاسق کے بیان مین	۴۴	فصل ۲۲ اختلاف امام کے بیان مین	۴۵	فصل ۲۳ مکروہ [illegible] مین	۴۹	فصل ۲۴ فرایض وضو مین
۴۶	فصل ۲۵ ٹوٹنے وضو کے بیان مین	۴۷	فصل ۲۶ مکروہات وضو مین اور [illegible] کے بیان مین	۵۴	فصل ۲۷ فرایض تیمم مین	۵۵	فصل ۲۸ بیان غسل مین
۵۵	فصل ۲۹ بیان فرض کفایہ مین	۵۷	فصل ۳۰ [illegible] مین	۶۱	فصل ۳۱ [illegible] کے بیان مین	۶۴	فصل ۳۲ بیان پانی پینے مین
۶۴	فصل ۳۳ [illegible] کے بیان مین	۶۵	فصل ۳۴ بیان سرگوشی مین	۶۶	فصل ۳۵ پیشاب کے بیان مین	۶۶	فصل ۳۶ [illegible]
۶۶	فصل ۳۷ پاک پانی کے بیان مین	۶۹	فصل ۳۸ کفر کے بیان مین	۷۵	فصل ۳۹ بیان شرک مین	۷۷	فصل ۴۰ خلق بد کے بیان مین
۷۷	فصل ۴۱ بیان کبر مین	۷۸	فصل ۴۲ بیان ریا مین	۷۸	فصل ۴۳ بیان بدعت مین	۸۰	فصل ۴۴ بیان ردت مین
۸۰	فصل ۴۵ [illegible] کے بیان مین	۸۰	فصل ۴۶ نفاق کے بیان مین	۸۱	فصل ۴۷ بیان کبایر مین	۸۶	فصل ۴۸ بیان سخاوت مین
۸۷	فصل ۴۹ بیان حسد مین		[illegible]		[illegible]	۸۷	فصل ختم کتاب کے بیان مین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے محمد پہلے لکھ نام الٰہ
جسنے دی ادراک کی ہے تو نگاہ

یہ نماز پنجگانہ فرض کی
روزہ و حج کی اجازت ہمکو دی

حلت و حرمت سے بھی آگہ کیا
جو کہ تھا مکروہ وہ بتلا دیا

اور بتا سنت فرض و مستحب
اور سکھائے شرع کے احکام سب

اور عطا ہمکو کیا ہوش و خرد
تا کہ جانیں ہم اکیلا ہے وہ احد

یعنے سب سے پہلے کیا ارض و سما
وہ خدا ہے یہ محمد ہے وہ خدا

تھا نشان آدم و حوا کہاں
تھا مگر وہ خالق ہر دو جہان

پھر ہوا منظور حق کو یہ بیان
کیجیے اسرار پنہان کو عیان

حکم باری یون ہوا اے کائنات
چاہتے ہین ہم کرین ظاہر صفات

یعنے سب سے نور محمد جو چھپا
آشکارا اوسکو کرتا ہے خدا

ہوگا وہ اظہار آدم کا سبب
ہوگا وہ سردار سبکا لا کذب

عرش اعظم نے سنی جو یہ ندا
کی یون خلاق زمانہ سے دعا

مجھپہ ظاہر کر تو اوسکو اے کریم
تو نے فرمایا مجھے عرش عظیم

پھر یہ کی کرسی نے حق سے التجا
مجھپہ ظاہر کر اوسے رب العلا

کیوں کہ مجکو واسع ارض و سما
وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
تو نے فرمایا ہے اے میرے خدا

پھر خدا سے آسمان نے عرض کی
بخش مجکو روشنی اوس نور کی

تو نے مجکو زینت دنیا کہا
اسقدر میرا ہے اعلیٰ مرتبا

وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ

تھی مگر ساکت زمین خاکسار
عاجزی سے پیش تھی وہ دلفگار

جب ہوا فرمان رب العالمین
کس لیے خاموش ہے تو اے زمین

اپنی اپنی کرتے ہین سب التجا
تو بھی بتلا کیا ہے تیرا مدعا

عجز سے گویا ہوئی اوس دم زمین
تو تو خود دانا ہے رب العالمین

کیا کہوں مین آپ تو آگاہ ہین
جو نہیں پوشیدہ تجھسے کچھ بھی شے

ہون حقیر اگا و ستوران مین جز
خاکساری مین کوئی مجھسا نہیں

مین ہون اک ناچیز عاجز نام خاک
بس ہے مقبول خدا اک خاک پاک

پاؤن مین کچلتے ہین مجھے وہ نور
ہے سبب جسکے ہے ما سبقت کا ظہور

خالق اکبر سے جو عاجز پسند / ہے قبول حق کلام دردمند

یون ہوا حکم خدائے لم یزل / اے زمین تو خانۂ جسم نکل

حال یہ جب عرش اعظم نے سنا / سرگذشت خاک سے واقف ہوا

ایکدن بیٹھا تھا مین بس غمزدہ / جیسے ہوتا ہے کوئی ماتم زدہ

اک فقط مست عجز کے اوپر ہو / کچھ مسائل دین کے دیکھو

کچھ مسائل فقہ سے تو جمع کر / نظم مین بہر خدا لکھ ہے

علم سے بخشا ہے انسانکو کمال / عجز سے ہے آدمی فرخندہ حال

جانور ہے وہ نہین انسان ہے / بھائی ایک اسکا بڑا شیطان ہے

لیک سارہ عجز سے محروم تھا / کیا ہوا گر علم تھا اوسنے پڑھا

پھل ہے گویا علم اوسکا پھول عجز / ہے نبی آدم کا یہ مقبول عجز

عارفونکی عاجزی ہے پیشوا / جس سے حاصل ہے وصل قرب خدا

بندگی بیچارگی ہے یہ خاص عجز / ہے محبت کا یہی اخلاص عجز

عاجزی کی جب بنا ہے استعداد / آگیا دریائے رحمت جوش پر

تجھپر اب ہو سن نوع سکا ہوگا نزول / اے زمین تو استعداد رست ہو کمو

پھر ہوا گویا وہ عرش جانگداز / خاکساری سے ہوئی یہ سرفراز

تھا ندامت سے گناہونکے گوش / وفعۃً آئی ندا دل سے بگوش

حق نے اونچ کو نکی جائی فہم / کرتے ہین جو دین کی باتین فہم

تاکہ او نہین حق تجھے داخل کرے / ہو نزول رحمت حق مین ترے

عجز ہو یا علم کا پایا نہو / علم ہو یا عجز کا بہرا نہو

علم تھا ابلیس ملعون کو کمال / کبر و نخوت سے ہوا اوسکو زوال

علم ہی یہ سب ہے انسانکو فکر / علم و عجز و بندگی سب ...

عجز کار انبیا و اولیا ست / عاجزی مقبول درگاہ خداست

مرتبہ ہے عجز کا سب سے فزون / عاجزی ہمیشہ سے ہے سرنگون

عجز سے رتبہ ہے آدم کا بلند / عجز سے خالق عالم کو پسند

عجز آدم نے کیا اپنا بیان / خالق اکبر ہوا جب مہربان

عجز کی تعریف ہو کس سے ادا / عجز کافر سے بھی اچھی ہے خدا

عجز کردن فرعون پیش رب العالمین

قصۂ فرعون یہ مشہور ہے / جا کتب مین دیکھ لے مسطور ہے

جبکہ موسیٰ نے یہ دیکھا ماجرا / کی جناب کبریا مین التجا

حق نے موسیٰ سے کہا سن اے رسول / عجز ہے درگاہ مین میری قبول

فصل ہین سیر میری اور ہین تمام / گر نجل مجکو نہ اسے میرے خدا

ساعت بھر وہ عجز سے کرتا رہا / جب بحکم حق یہ دریا ہوا

چونکہ اسرار ست پنہان عجز در دل / آن مرو ... تھا حاصل عجز

عجز سے ہے مہربان رب جلیل / تابع فرعون ہوا تھا رود نیل

کیا سبب ہے ایسا خداوند جلیل / حکم مین فرعون کے ہو رود نیل

اٹھ کے وقت نیم شب مانگی دعا / یون زبان عجز سے گویا ہوا

قوم مین میری سب مجھے سوا / عاجزی پر میری کر اسدم نظر

سن کلام مولوی معنوی / مثنوی مین لکھ گیا ہے آخری

اے محمد کہتے ہین عارف سبھی / پیش حق عزت بڑی ہے عجز کی

ایک شب فرعون نے کی عاجزی	مہربان وہ سیر ہوا قادر قوی	عجز کا ایسا ہے بیشک مرتبا	عجز سے اک زن کا شوہر جی گیا

مضمون این حکایت مقابل این حدیث است کہ در تواریخ دیلمی منقول است

یہ حکایت مین جو کرتا ہون بیان	مشفق اسپر ہین اکثر راویان	گو نہین مشکوٰۃ مین اسکو لکھا	ہے حدیث مصطفیٰ کا ترجما
ہے محمد کچھ عجب اسکا نہین	قادر مطلق ہے رب العالمین	دیکھ قول سرگروہ اولیا	کہہ گیا عطار باصدق و صفا
مردۂ صد سالہ احیا میکند	این بجز حق دیگری کی میکند	ہے وہ قادر دم مین جو چاہے کرے	مردۂ صد سالہ جلاوے جی اوٹھے
کہتے ہین یون راویانِ خوش خصال	عہد مین حضرت کے گذرا تھا یہ حال	نقل اسکی کرتے ہین اہل سیر	تھی مدینے مین زن اک نیک گہر
اوسنے دیکھا خواب مین یہ ماجرا	ہے ستون گھر کا شکستہ جابجا	شوہر اوس زن کا گھر مین نہ تھا	اوسکے پیچھے یہ خواب دیکھا گیا
ہول سے اوس خواب کی تعبیر کو	چونک اوٹھی بعد خواب وہ نیکخو	کہتی تھی کس سے کہون یہ ماجرا	فی الحقیقت خواب ہے اپنا برا
پھر یہ دل مین مصلحت ٹھہرائی یون	صبح ہووے مرتضیٰ سے جا کہون	یہ کہون گی پرورش فرمائیے	معجزہ یوسف کا اب دکھلائیے
کیجیے لِلّٰہ کچھ تعبیر خواب	یا علی مجھکو بہت ہے اضطراب	رات کاٹی اضطرابی سے تمام	آئی وہ وقتِ سحر پیش امام
مرتضیٰ سے کہا سب احوال خواب	اور کہا تعبیر دو مجکو شتاب	بولے سنکر یہ جناب مرتضیٰ	غم تجھے ہوگا حقیقت مین بڑا
ہے یہی تعبیر تیرے خواب کی	عمر آخر ہے ترے شوہر کی ہوئی	راہی ملک بقا ہے اب ہوا	اوسنے چھوڑی ہے صاف یہ فانی سرا
سنکے بس مایوس ہوکر اور اداس	آئی وہ زن حضرت صدیق پاس	عرض کی یا جانشین مصطفیٰ	ہول ہے دلکو مرے اس خواب کا
خواب دیکھا ہے کہون مین حال کیا	شق مرے گھر کا ستون ہے جابجا	آپکے مین پاس آئی ہون حزین	غم سے مجکو چین اک دم بھی نہین
یہ تمنا ہے مجھے اے باخدا	ہو مبدل رنگ تعبیر خواب کا	سنکے وہ صدیق نے تعبیر دی	جو ہوا تھا پہلے فرمان علی
بعد اسکے یون کہا اے نیک زن	یاد کر تو نام رب ذو المنن	عقدۂ دل کے ترے سب کھولیگا حق	ہے بڑا معبود وہ رب الفلق
عافیت سے تیرا شوہر آئیگا	دل سے تیرے درد و غم سب جائیگا	پر نہ اوس زن کو ذرا تسکین ہوئی	پیش ختم الانبیا پھر وہ گئی
عرض کی یا بادشاہِ مرسلان	یا حبیب اللہ شاہِ دوجہان	مستغاثی آئی ہون اے دادگر	دو مجھے اسرار پنہانی سے خبر
شب کو دیکھا ہے یہ مینے ایک خواب	ہے مرے دلکو نہایت اضطراب	شق مرے گھر کا ستون ہے یا نبی	دیجیے تعبیر بس اس خواب کی
جبکہ اوس زن نے یہ سب باتین کہین	یون ہوا فرمان ختم المرسلین	ہے مجھے آگاہی ترے خواب سے	کہا ہے تب مجھسے روح الامین نے

تو گئی تھی پہلے جب پیش علی — مرتضیٰ نے مرگ کی تعبیر دی
بس اسی دم قبض روح اوسکی ہوئی — تیرے شوہر سے وہیں دنیا چھٹی

تو نے پھر جا کر کہا صدیق سے — تا کہ وہ اس خواب کی تعبیر دے
ظن غالب ہے کہا صدیق نے — تیرا شوہر اب تجھے زندہ ملے

دی تجھے راحت خدا نے دو جہان — زندہ ہو کے آئے تیرے شوہر کو یہان
جبکہ یہ صدیق نے تجھسے کہا — بس چلایا حق نے وہ مژدہ ترا

ہین ولی اللہ سے دونون بحق — بات دونونکی ہوئی مقبول حق
سن کلام مولوی تصدیق جان — دونونکو الفت ہین تو صدیق جان

ترجمۂ حدیث شریف کہ از ترمذی منقول است

گر علی بود و اگر صدیق بود — جان ہر ایک غرق تحقیق بود
ہے بلا شبہہ عمر صدیق پیر — جانشین مصطفیٰ ہے وہ امیر

یون نبی فرماتے ہین صدیق سے — تجھسے ہر صدیق ہین صدیق ہے
مسند آرا دوم ہے پھر عمر — کفر کو جس نے کیا زیر و زبر

دس برس مین سارے بتخانونکو توڑ — اور کیے تھے اوسنے مومن کروڑ
پڑھ تو سورہ فتح مین اے نیک پی — ہے یہ آیت شان مین فاروق کی

سخت تر ہے بر گروہ کافران — حق نے فرمایا اشداء بے گمان

اَشِدَّاۤءُ عَلَی الْکُفَّارِ

یعنے قاہر ہے بکفار غوی — خوف اوس سے کھاتے ہین مشرک سبھی

کہتے تھے فاروق اوسکو مصطفیٰ — فرق اوسنے حق و باطل مین کیا
ہے خلافت تیسری عثمان کی — جسنے راہ حق مین بیشک جان دی

وہ حیا مین بسکہ لاثانی ہوا — جامع آیات قرآنی ہوا
اور چہارم مرتضیٰ شیر خدا — ہم سے کب اوصاف ہون اونکے ادا

جسکی خود تعریف کرتا ہے خدا — دیکھ سورۂ دہر یعنی ہل اتیٰ

یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَیَخَافُوْنَ یَوْمًا کَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِیْرًا

پڑھ تو اس سورے کو جا قرآن مین — ہے یہ آیت مرتضیٰ کی شان مین
کرتے ہین جو نذر حق بہر خدا — پھر بجا لاتے ہین با صدق و صفا

ڈرتے ہین اوس دن کی سختی سے وہ شیر — پر بلا ہوویگا سارے خلق پر
ہین یہ معنی مستطیرا کے عیان — منتشر غایت پریشان بیگمان

یعنی ہے یان مستطیر اے مرد — سخت روز حشر ہے یہ کہہ تو یاد

وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّهٖ مِسْکِیْنًا

اور دیتے ہین محبت سے طعام — سائل و مسکین کو وقت صبح و شام
یعنے وہ دیتے ہین در راہ خدا — اپنی الفت سے بہ درویش و گدا

اور کھلاتے ہین یتیمون کو طعام — اور اسیرون کو بھی دیتے ہین مدام

وَّیَتِیْمًا وَّاَسِیْرًا

پس بچاویگا انھین خالق جہان — شر سے اوس دن کی وہ نہایت مہربان

ترجمہ حدیث شریف

اور فرماتے ہین یون خیر الوریٰ
بعد پیمبر ہونگے بارہ پیشوا

پہلے ہے اونمین علی سا امام
مہدی آخر یہ ہوگا اختتام

اور یہ ساتھے تھے ہمیشہ مرتضیٰ
ساتھ حضرت کے سلح پر غزا

باب خیبر کا اوکھاڑا آن مین
ہاں اوسکا کچھ نہ آیا دھیان مین

مارا اوس قلعے مین مرحب کو یان
اور پکڑ لائے ہزارون کافران

پھر کیا آزاد اونکو اسے اخی
جتنے تھے کافر ہوئے مومن سبھی

حکایت

مینے دیکھا ہے کتاب اندر لکھا
جو موسیٰ نے کیا پیش خدا

کر الٰہی رحم مجھپر جہل سے
تا مین ہون واقف نکات علم سے

حکم یہ اون کو ہوا رحمان کا
جاکے تو شاگرد ہو شیطان کا

یہ سنا موسیٰ نے تعجب سے کلام
کھوج مین اوسکی ہوئے عالیمقام

تھی تلاش اونکو جو اوس ملعون کی
جستجو از بسکہ اوس کافر کی تھی

مولوی نے یون کہا آ نیکو
جستجو کی جستجو کی جستجو

سایۂ حق بر سر بندہ بود
عاقبت جویندہ یابندہ بود

سامنے آیا وہ اون کے بر ملا
دیکھکر اوسکو نبی نے یون کہا

تھا مجھے مدت سے تیرا انتظار
یون ہوا اب مجھکو حکم کردگار

طور پر پہنچا یہ امر حق
جاکے تو شیطان سے اب سبق

اس سخن کو سنکے بولا وہ رجیم
ہے تصور کس طرف تیرا کلیم

مجھکو تاج نبوت کا ملا
اور مجھکو طوق لعنت کا ملا

جانتا ہون خوب مین افعال بد
نیک کا سمجھے تسکین کر بھی ہون

من حسودم از حسد کردم چنین
من عدوم کار من گرست کین

سنکے فرمانے لگے اوس سے کلیم
تھا یہی پرس ملاکاس رجیم

خجل شدن ابلیس و جواب دادن او

شرم سے کہنے لگا جب وہ غوی
راستی اب کہتا ہون سنئے یا نبی

یاد رکھنا اس سے یہ گفتار من
مین نکتا تا نہو وی مثل من

یہ کہا تھا مینے ای مرد گزین
یعنی مین بہتر ہون آدم سے کہین

اس سخن کہنے سے مین ملعون ہوا
تو نہ خود بین ہو جیو اسے باخدا

آپ کو بہتر نہ کہنا ہوش رکھ
ہے یہ بس تعلیم میری گوش رکھ

کی نبی سے اوسنے یہ گفتار حق
سچ تھا جو اوسنے کہا اسرار حق

کس سے سکتا ہے یہ کافر بات راست
تھا یہ میرا خدا سے کم و کاست

قول سعدی کا سن اے نیکو صفات
دل مین رکھ نکتے کی ہو واللہ بات

اس سخن کو کہتے ہین سب بجا
ہے کتاب بوستان مین یون لکھا

تھے جو مرشد پیر دانای شہاب
یہ نصیحت کین مجھے بالای آب

اپنی خوبی پر کبھی خود بین نہو
غیر کے اور بھی بس بد بین نہو

رہ جیو سعدی تو ہرگز خود پسند
ننگ خود بینی سے بہر ہوشمند

عالمون کو کبر سے رہتا ہے عار
کبر و نخوت ہے خدا کو ناگوار

ہوگیا شیطان ازین نخوت خراب
ہوگیا فرعون آخر غرق آب

کبر سے نمرود بھی راندہ گیا
کتنے کے دل سے قصہ عجز و غرور
اور کہا تھا تجھسے مرشد نے یہی
تجھکو دیوین سب عاصی بخش فرست
یا الٰہی بحرمت آلِ فاطمہ
اور اپنے فضل سے اے بادشاہ
مین نے دیکھا والضحیٰ مین ہے لکھا
آوے جو در پہ ترے سائل اگر
اے کریم با سخا و با عطا
پہلے دے تجھکو یہان رزق حلال
اور دے بیکر طاعت کرون تیری بلا
پیچھے جسدم مین کرون عقبیٰ کی سیر
اور پیچھے جنت مین ہو میرا مقام
خاکساری بندۂ رب جلیل
حال اونکا اب عاجز کیا لکھے
اور ملا ہے خان کا ہمکو خطاب
شاہ عالی ہمت و عالا نسب
اب بیان کرتا ہون مین حال کتاب
فصل پنجہ پر کیا مین نے تمام
فصل اول مین ہے ذکر حاجی کا

کام اوسکا ایک شبہ نے کیا | کبر و نخوت سے ہوا قارون ہلاک
اور کہا مجھسے کہ سن اے باشعور | اب مسائل فقہ سے کر تو رقم

مناجات بجناب باری تعالی

ہو مرا بالخیر آخر خاتمہ | اور ہے خوش امت خیر الوریٰ

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ

چاہیے رد تو سوال اوس کا نکر | اور فرمایا ہے تو نے اسے خبیر

وَاللّٰهُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ

جب کہ ہو سیر اجسم گل | تیسرے کہ خوش مجھے باجماعت
خاتمہ اوس وقت ہو میرا بالخیر | پانچوین جب ہو مرا پل پر گذر
جسمین دیکھون میں تجھے اے ذوالاکرام | یا الٰہی یہ محمد کی دعا
ہے محمد بن براہیم خلیل | شاہ عالم خیل ہے یہ خاکسار
وارثِ تاج شہنشاہی ہے | ہم ہین سید کچھ نہیں ہین فخر ابرار
کہتے ہین افغان ہین سب شیخ و شاہ | اور وطن ہے خاص یہی لکھنؤ
تھے امجد علی اوس کا لقب | رہتے ہین سلطان عزو وزیر

فہرست فصول

دوسری مین ہے بیان بھی ماہ کا | فصل سوم مین ہے حج کا بیان

وہ چلا جاتا ہے اب تک زیر خاک
تا پڑھین سب مسلمان اوسکو تمام
کچھ مسائل فقہ سے لکھ تو سہی
تاکہ ہو باخیر تیری آخرت
دین و دنیا مین طفیل مصطفا
بخشدے ہم مومنون کے سب گناہ
تو نے فرمایا ہے اسے خیر خدا
مین غنی ہون اور تم سب ہو فقیر
مانگتا ہے تجھسے یہ سائل ترا
اپنے لطف و فضل سے یا ذو الجلال
یہ تمنا ہے مری اسے خوش صفت
جاؤن اوس پر صورت یادگار
کر قبول اوس کو بروح مصطفا
اور وطن اجداد کا ہے قندہار
جد امجد ہین ہمارے مصطفا
نوکر سلطان ہو نہین اے آپکے
ایک جا چیتے ہین پانی شیر و گرگ
ہے یہان سے شروع فصل باب
اور جو شیخ محمد اس کا نام
کر کہ ہو اوسکو دیا ایمان جان

چاہئی ہین ستر عورت کا بہی حال ۔ ہے ضروریات سے اوسکا خیال ۔ فصل پنجم مین بیان ہے آب کا ۔ چاہیے پہچاننا وقت نماز
اور چھٹی کہیے کو پہچانے بدل ۔ تا نہو پیش خدا بندہ خجل ۔ ساتوین مین حال ہے نیت کا سب ۔ لے نماز ہی کیلئے گر ہے طلب
اور ہے اس فصل مین نسخے لکھے ۔ یعنے تفسیر [illegible] ۔ گوش کر ہشتم کو اے نیکو جوان ۔ اسمین ہے تکبیر اولی کا بیان
اور نماز فوت کا ہے اسمین حال ۔ یعنے با ترتیب ہے اونکو خصال ۔ فصل نہم مین ہے لکھا حال قیام ۔ اور دہم مین ذکر قرأت ہے تمام
گیارھوین مین نقشہ حال رکوع ۔ کر ادا گر ہے سب تجھکو رجوع ۔ بارھوین مین ہے رقم ذکر سجود ۔ سجدہ کر بہر خدا تا ہو کشود
تیرھوین مین آخری ہے قاعدہ ۔ جس سے ہو تجھکو ہمیشہ فائدہ ۔ دیکھ فصل چودھوین اے خوش سیر ۔ رکھ ہمیشہ فعل واحد پر نظر
فصل پندرھوین مین ہے اکتساب ۔ پڑھ نماز فرض با ہر اشتاب ۔ کہتے ہین یون عالمان ذوفنون ۔ جلد با فعل مصلے آ برون
یعنے پہلے کر توڑ تو قصد نماز ۔ تا کہ بخشے تجھکو خالق امتیاز ۔ ہے یہ فصل سولھوین اے ذی صفات ۔ اس سے سب ظاہر ہین چودہ جہات
فصل سترھوین مین ہے آداب نگہ ۔ اس مین ہے سب ذکر سنت ۔ اونکا ہے اٹھارھوین مین افتتاح ۔ قتل جنکا ہے نماز اندر مباح
فصل دیکھ انیسوین ہے آ با نیاز ۔ ہوتی ہے جس چیز سے فاسد نماز ۔ فصل بستم مین یہ لکھتے ہین عیان ۔ اسمین ہر مکروہ کا بالکل بیان
فصل بست و یک مین ہے اے آدمی تمام ۔ کہتے ہین یون مرد دین کر تو قیاس ۔ تیرہ شخصونکی امامت ہے بری ۔ جس سے فاسد ہے نماز مقتدی
دیکھ فصل بست و دو آسینہ صاف ۔ اقتدا مین جنکی ہیگا اختلاف ۔ فصل بست و سہ مین ہے امر فقیہ ۔ ہے امامت نو زدہ کسکی کرے
بست و چارم فصل مین فرض وضو ۔ یاد رکھ وہ ہے فرائض اسکی تو ۔ بست و پنجم فصل مین اخوین ہے صفات ۔ ہے وضو کے ٹوٹنے کی اسمین بات
بست و ششم مین ہے اکراہ وضو ۔ گوش رکھ تجھکو اگر ہے جستجو ۔ اور ہے اس فصل مین نسخہ عجیب ۔ یعنے با ترکیب ہے اعالی نسب
اسمین نسخے آزمودہ ہین تمام ۔ یاد رکھ تیرے بہت آوینگے کام ۔ فصل بست و ہفت مین ہے اے ذی مقام ۔ ہین فرائض سب تیمم کے تمام
بست و ہشتم مین فرایض غسل کے ۔ عالمون کے قول ہے سمجھے ۔ فصل انتیسوین ہے ہوشیار ۔ اسمین ہے فرض کفایہ انکا
فصل سی ام مین لکھا ہے سب ۔ واجبات شرع ہین سب یاد کر ۔ فصل سی و یک مین ہے اے با شعور ۔ پانچ کامون کا ہے کرنا العرض
سی و دوم فصل مین یون ہے لکھا ۔ چار جا پانی پیے ہو کر کھڑا ۔ فصل سی و سہ مین دیکھو بدل ۔ اسمین حال نیستی ہے منتقل
فصل سی و چار مین ظاہر ہے حال ۔ جو کرے پوشیدہ با تو انکا خیال ۔ فصل سی و پنج مین ہے آدمی سے ۔ اوس جگہ پیشاب سے پرہیز کر
فصل سی و شش مین ہے اونکا بیان ۔ نجس مین جانور سے ہمران ۔ سی و ہفتم مین ہے ذکر آب چاہ ۔ جسمین تم پانی پہ رکھو بس نگاہ

فصل سی و ہشتم مین ہے آبا جدا / ہے بیان اسمین مفصل کفر کا
فصل سی و نہم مین ہے انکو خصال / شہر کا مین نے لکھا ہے چند حال
فصل چہلم مین ہے حال خلق بد / کرلے اے باخدا تو دل سے رد
فصل چہل و یکم مین پڑھکر دیکھ لو / صاف مین لکھتا ہون حال کبر کو
فصل چہل و دوم مین ہے حال ریا / رہ تو اس سے دور اے مرد خدا
فصل چہل و سوم مین ہے بدعت کا حال / یاد رکھو دل سے اسے اے خوش خصال
فصل چہل و چہارم مین اخوش سمع / تو کر روایت کا نے لکھا ہے سب
فصل چہل و پنجم مین اے محترم / ہے بیان عجب بس اسمین رقم
فصل چہل و ششم مین ہے حال نفاق / کہتے ہین اسکو برا بالاتفاق
فصل چہل و ہفتم مین دیکھ لے سب / اسمین ہے حال کبایر سب
فصل چہل و ہشتم مین ہے کبیرہ بیان / ہے لکھا اسمین صغائر کا بیان
فصل چہل و نہم مین ہے حال حسد / مانگ حق سے الحذر ای باخرد
فصل پنجاہ مین کیا ختم کتاب / یاد رکھو واللہ اعلم بالصواب
سو منو دیکھو اب ان فصلون کا حال / دی تمھین توفیق رب ذوالجلال
تا کہ تم سمجھو فرایض اور سنن / اور قبول حق ہو یہ میرا سخن
یا الٰہی جو پڑھے میری کتاب / وہ رہے آباد تا یوم الحساب
اور دے مجھکو دعائی مغفرت / تا کہ ہو باخیر میری عاقبت
جب کرون دنیا سے مین رحلت تمام / جنت الفردوس ہو میرا مقام

فَاِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْئَلُوا الْفِرْدَوْسَ

ہے یہ ارشاد نبی اے مومنو / مانگو اپنے حق سے تم فردوس کو
ہر طرف اسمین روان انہار آب / اور مٹی ہے اوسمین خاک مشک ناب
کہتے ہین فردوس کو ہے زیر عرش / اور تمامی اسمین ہے چاندی کا فرش
سب بہشتون سے وہ ہے بہتر بہشت / مانگ حق سے رو کے اے نیکو سرشت

بیان شروع فرائض نماز

اب مسائل کو مین کرتا ہون شروع / مومنو دل سے سنو ہو کر رجوع
کہتے ہین یون عالمان بانیاز / ہین فرائض پندرہ بہر نماز
فرض بعضے کہتے ہین کل ہفدہ / جس سے قائم ہے نماز اے مرد رہ
اور صحیح ہے قول انکا سربسر / لکھ گئے ہین پندرہ جو پیشتر
فرض تیرہ کہتے ہین جو عالمان / قول انکا ہے ضعیف و ناتوان
کہہ گیا اہل خلاصہ یہ سخن / آٹھہ شرطین سات ہین رکن اے حسن

فصل اول در بیان جای پاک

فصل دوم در بیان تن پاک

فصل سوم در بیان جامۂ پاک

شرط اول ہے کہ ہو وہ پاک جا / تو کرے جس جا نماز اپنی ادا
دوسرے تن پاک ہو بہر نماز / یعنے طاہر پڑھ نماز بانیاز
تیسرے جامہ ہو پاکیزہ تمام / جب ادا کر تو نماز اے نیکنام
کہتے ہین جا کو اپنے پاک رکھ / تا بلا تجھکو بچادے کوئی جگہ

اور ہین کوتاہ جامہ بسر بسر
کہتے ہین اکدن رسول کردگار
آپنے خرمہ سے لیکر اک چھڑی
جب تلک باقی ہی شاخ سبز تر
جب تلک وہ ہیں رہینگے بیہرا
پوچھا اصحابون نے یا خیر البشر
یعنے چھینٹو نہیں رکھتے تھے خیال
اور نجاست ہووے گر مثل درم
کیونکہ دھونا اوسکا ہیگا مستحب
چوتھے لپنے ستر عورت کو چھپا
رکھ تو پوشیدہ اوسی لیے بانیاز
یعنے زن آزاد کا اے خوش سیر
اور جاوین گھر سے جب باہر زنان

ترجمہ حدیث کہ وہ متفق علیہ

گذری گورستان مین دو مزار | سخت دونون ہی انواع عذاب
چیر کر دونون کی قبرون پر دھری | اور کہا یارون سے اپنے برملا
ہین عذاب قبر سے یہ بیخطر | اس خبر سے کہتے ہین ای نیک بخت
کرتا ہے حمد و ثنا سے کبریا | اوسکی یہ کہ سبب دو ہی بلا
کس لیے ان پر ہے یہ سختی مگر | جب مفصل اون سے حضرت نے کہا
ہے نجاست کے سبب یہ وبال | جو نجاست ہو درم سے گر سوا
دھونا اوسی واجب ہے ای عالی ہمم | اور درم بھر سے ہو کمتر گر کہین

فصل چہارم دربیان ستر

پھر نماز فرض پڑھ بہر خدا | ستر عورت مرد کا ای سینہ صفا
ستر عورت فرض ہے بہر نماز | عورتون کا ستر اے جان من
ہے سراپا بہر عورت بسر بسر | لیکن اوسکے منہ و پنجے دست و پا
منہ و پنجے سب چھپاوین بیگمان | کیونکہ ہے یہ امر حق ای با شعور

تا نجاست کا نہو اوسپر گذر
گور مین پڑے ہین چغلی ہی سبب
ہین عذاب سخت مین یہ مبتلا
پاس قبرون کے لگاؤ تم درخت
مردوں کو دیتا نہین رنج و بلا
یہ نجاست سے نہ بچتے تھے ذرا
اوسکا دھونا فرض ہے ای با خدا
عفو ہے لیکن تو دھو اوسکو یقین
کہتے ہین یون عالمان با ادب
نیچے زانو سے لگا تا زیر ناف
منہ و پنجون کے سوا سارا بدن
یہ نہیں ہین ستر عورت برملا
ڈالین منہ پر چادرین وہ با شعور

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ

این آیت در سورهٔ احزاب است

یعنے کارهین منہ پہ گھونگھٹ بسر بسر
یعنے پھیریگا خدا سے داد گر
نقل کرتے ہین محدث حق شعار
دربہ وی آواز یا خیر البشر
کیونکہ نابینا ہے پاکیزہ نفس
یعنے اوٹھ بیوی مین جا و سبکی سب

جب تلک گھر سے رہین باہر | اور دیکھی غیر کو ہرگز نہ کبھی

ترجمہ حدیث ترمذی و احمد و ابوداود

مین ہون عبداللہ نابینا | بیبیون نے سنکے حضرت سے کہا
جسکے باعث حق نے بھیجا ہے عبس | سن نبی نے اونکو فرمایا اوجھو

روایت

حشر مین اوٹھیگی اندھی ای اخی
اوسکی آنکھو مین سلائی گرم کر
آیا اک اندھا نبی کے گھر کے پاس
گر کہو تم اسکو بیوین ہم بلا
تم ہو بینا گرچہ نابینا ہے وہ
تا نہ دیکھو غیر کو ہے حکم رب

شیخ مہدی

کہتے ہین اہل شریعت آ رشید
اور آوے جسکے گھر الت بریدہ
جیز کو ہوتی نہین شہوت مگر
خواب مین ہوتا ہے منزل وہ بشر
کہتے ہین ہوتا ہے اوسکو احتلام
اور چچا اور بھائی ہے تم اپنی زن
کہتے ہین بارہ برس کا ہو وہ جب
اور ہووے فاحشہ زن جو اگر
پہلے جا گھر اگر مان باپ کے
اور خالہ سے کرے پردہ ضرور
تیسرے دیکھے اگر پھپھو کو جا
ساتوین ہو قوم مین شادی کہین
آٹھوین وہ اون کو ہے بہر سبق
دسوین مردہ شو اگر ہو جسکی زن
اور جاوے جسکی زن گر غیر گھر
اور جاوے اوسکے کہنے سے وہ زن
بعضے عالم کہتے ہین آ ہوشیار
اور فرماتے ہین جتنی ہین عزیز
وزن تا معلوم عورت کا
کہتے ہین اکدن حقائق نے کہا

ہے وہ نامحرم جو ہو الت بریدہ
بس ہوا وہ شخص بغیرت شتنگ
وہ نہ اس کو جیسے ہے ہلا خبر

یعنی ہووے شخص جو خواجہ سرا
اور ماور زاد ہووے جو کہ جیز
اسمین ہے خوجہ کو شہوت مثل زن

روایت

ہے یہ حکم شرع اسے اخوان من
اوس سے پردہ فرض ہے یا اوف
حکم ہے آنے نہ دے تو اپنے گھر
حکم ہے تجھپر اجازت اوسکو دے
ہے یہ حکم عالمان آ با شعور
جو تیسرے گھر ہمشیر کے جاے اگر
جانے دو اوس مین تم اوسکے تئین
ہو مگر اوستاد کامل مرد حق
وہ اجازت اوسکو دے ایمان مین
لعن کرتا ہے خدا گر

کیونکہ نامحرم ہے وہ کوئی ترا
جسنے پہ گر مین اگر تا خیر کی
اور شوہر زن اپنی کو نہ کہین
دوسرے جاوے اگر خالہ کے گھر
جسکی شوہر سے عقد ہے زن کا
پانچوین ماموں ہو زن جو کا شب
یعنے ہو اولاد یک جدی اگر
اور نوین مشہور اپنی جو ہو آ با خدا
گیارھوین کعبے کو جانا ہو روا
یا اجازت دیوے گر شوہر اوسے

روایت

ہووے کوڑوں مین اگر عورت ہو
پہلے کوڑوں مین ہے کچھ بھاری

اوسکو لیویںگے دوزخ مین کہین
بعد اوسکے آ ہے جب

روایت از حقایق سلمی
اَلدَّیُّوثُ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ

حکم تو یہ ہے مین نہ اوسکو گھر مین لا
اوس سے پردہ نارو ہے اے عزیز
یاد رکھ یہ مسئلہ ہے جان من
یا کرے زن سے مساس آ ذی حیا
اس سے پردہ ہے فرض اے مدام
بعد تیرے عقد ہے اوس سے روا
کہتے ہین اوسکو بھی ہے غیر شرعی
گیارہ گھر کے اسوا محرم دنیا
یہ روا ہے نزد عالم بے خطر
اوس سے پردہ فرض ہے آ بے خطر
اور چھٹے اوسکے چچا کا ہو وہ گھر
جاوین جب بہر خوشی شادی کے گھر
ہے اجازت جاوے وہ بہر حج
لیکن محرم ساتھ ہووے بر ملا
یعنے جاتو شوق سے گھر غیر کے
اوسکے شوہر پر ہے لعن خدا لمنن
روز محشر حکم ہے قدوس یان
پھر اوٹھا دین اوسکی گھنگور گھٹا
ہے یہ حکم شرع اسے فرخندہ خو
مسئلہ دیکھا ہے مین نے یہ لکھا

وہ جو دنیا میں بے شرم دیوث ہیں ۔ داخل جنت سے بس یوں ہیں بیا
کیونکہ ہے غیور علام الخبیر ۔ داخل جنت نہ ہونگے وہ اسیر

یعنے ہونگے وہ دوزخ میں جا ۔ تار ہیں اور ہیں ہمیشہ مبتلا
کہتے ہیں دیوث اوسکو عالمان ۔ جو کہ ہو طاعت میں نیکی بیگمان

یعنے گر عورت کے شوہر ہے آ ۔ کر تو رستے ہیں وہ ریجہ پر بلا
اور راضی ہووے او سپرد وہ شب ۔ بس ہے دیوث اسے والا گہر

اور چھوڑے زن کو جو پیش غلام ۔ کہتے ہیں دیوث اسکو بھی تمام
یعنے وہ زن کو چھوڑے تو وہ بد ۔ کیونکہ در پے ہیں بشر کے سو عدو

لاتے ہیں تنہائی میں اکثر فساد ۔ نفس شہوت و شیطان کہہ تو یاد
اور جنہوں کہتا ہے ایمان جہان ۔ یعنے ہے وہ مرد انسان بیگمان

ہو شتاب ریکا اور جای پناہ ۔ پاس ہو محبوب شتاب مہر ماہ
وان رہے خوف خدا سے اپنے بیان ۔ جنتی بشتاب ہے وہ مرد دنیا

اور غلام ہووے اگر زن کا خرید ۔ اوس سے بدتر ہے کہ آمرد رشید
کہتے ہیں جائز ہے اوس سے گفتگو ۔ اور نہ بیٹھے سامنے وہ ماہ رو

لونڈیوں کا ستر اے مرد خدا

بیان ستر کنیز کا

زانو کے نیچے سے لیکر تا گلا

اور نیچوں سے لگا بازو کنیز ۔ یہ نہیں ہے ستر عورت اے عزیز
پانچویں پہچاننا وقت نماز ۔ مومنوں پر فرض ہے آیا نماز

کہتے ہیں دو صبح نزد عالمان

فصل پنجم دربیان شناختن وقت نماز

ایک کاذب ایک صادق بیگمان

رہتی ہے جب تک وہ ستی نہاں ۔ ہوتی ہیں شرق سے دونوں آشکار
پہلے کاذب ہوا کرتی ہے ظہور ۔ نکلے ہے روشن سفید مثل فجر

ہے سفیدی وہ بشکل دم گرگ ۔ پھر سیاہی نیچے اوٹھتی ہے بزرگ
ہے وہ بشتاب صبح کاذب بالیقین ۔ تو نماز فجر کی پڑھنا نہیں

کیونکہ ہے وہ شتاب رہجان ۔ روشنی کا ذب کی دیتی ہے گمان
بعد اوسکے چڑھتی ہے اک روشنی ۔ جتنی چڑھتی پھیلی ہے دنی

ہے وہ وقت صبح صادق بیگمان

بیان شناختن وقت ظہر

پڑھ نماز فجر تو اے مہربان

اور رہتا ہے سحر قبل از طلوع ۔ نکلے سورج پھر نہیں ہوتا جواب

اور آتا ہے ظہر بعد از زوال ۔ یعنے کوئی دوپہر آ خوشخصال
کہتے ہیں یوں عالمان نیک نہاد ۔ سایہ اصلی ہے جب سایہ ڈھلے

پڑھ نماز فرض بخوف خطر

بیان شناختن وقت عصر

ہے وہ وقت خاص پیشین سربسر

اور رہتا ظہر ہے اسے ہوشمند ۔ زیادہ ہو اصلی سے سایہ تا دو چند

اور ہو جب وقت میں سایہ دو چند ۔ پڑھ نماز عصر تو اے ارجمند
اور رہتا عصر ہے قبل از غروب ۔ جاوے ہے جاتا ہے جب خورشید ڈوب

بعد غروب شمس اے مرد خدا

بیان شناختن وقت مغرب

ہے وہ وقت خاص مغرب برملا

کہتے ہیں جب ڈوبتا ہے آفتاب	اور اٹھتی ہے پھر سرخی مشرق شتاب	ہوتا ہے اول سیاہی کا ظہور	اور اوس سے سرخی بھاگتی ہے دور دور
	بیان شناختن وقت عشا		
دو طرح کی ہے اوسکی پیچھے رات تیز	اوس ہے سرخی کرتی ہے زیر زمین	جا کے ہوتی ہے طرف مغرب کے گم	وہ عشا کا وقت ہے پہچان تم
اور ہے چھٹے پہچاننا کعبے کا جان	فصل ششم در بیان شناختن کعبہ		مومنو نپر فرض ہے اوسکا دھیان
کہتے ہیں صحرا میں ہو جسکا مکان			اور نہ جانے سمت کعبہ بے خبر
حکم ہے چاروں طرف نماز کو لگا	جس طرف نماز میں ہے رجوع اوسکا	اوس طرف کو منہ کرے پھر نماز	ہے یہ حکم شرع اے مرد نیاز
اور اگر ہو جنگ یا چور و نگاہ	منع ہے روا اوسکو ٹھیرے جا بجا	بعضے کہتے ہیں پڑھے وہ اسطرف	ہووے کھٹکا جس طرف اوی دشمن طرف
اور اگر کشتی میں ہووے جو سوار	سمت کعبہ سے ہے بس ہو شیار	کہتے ہیں کشتی پھرے کعبے سے گر	سمت کعبے کے پھرے وہ بے خبر
ساتویں نیت ہے سن ہر نماز	فصل ہفتم در بیان نیت نماز		فرض ہے ہر وقت کی اے بے نیاز
اور فرماتے ہیں اکثر عالمان			ہووے جسکے ملک کی جیسی زبان
اوس زبان سے باندھی نیت بے خبر	تا سمجھ اوسکو پڑھیں معنی نگر	کہتے ہیں نیت کی وقت اے با شعور	دل زبان دونوں ہم ہوویں ضرور
اور نہ ہووے دل میں نیت کی سوا	کچھ خیال و فکر اے مرد خدا	بعد نیت کے اگر آوے خیال	عفو کرتا ہے اوسے ایزد تعال
لیکن اوسکو ٹھہرنے دل میں نہ دے	خیال آوے دفع جلد اوسکو کرے	کہتے ہیں یوں اوریاں خوش خصال	گر کسی کے دل میں بد آوے خیال
اور زبان پر اوسکا لاوے وہ بیان	ہے گنہ اوسپر سراپا بیگمان	حکم ہے مت کہ کسی سے دل کا حال	صبر کر اور رو بہ پیش ذو الجلال
	ترجمہ حدیث شریف منقول از مشکوۃ بروایت مسلم		
نقل کرتے ہیں محدث بے ملال	اک صحابی نے پیمبر سے کہا	دل میں آتا ہے مرے اکثر خیال	لیکن اوسکا کہہ نہیں سکتا ہوں حال
گر زبان پر اوسکا لاؤں میں بیان	ڈر ہے مجکو اے شہ عالی مکان	اس سے بہتر ہے مجھے ای داد گر	کاش میں ہوں جلکے کوئلا سر بسر
سن نبی نے اوس سے فرمایا عیان	ہے ترا ایمان کامل بیگمان	اور دی حضرت نے اوسکو اک مثال	چور جاتا ہے وہاں جس جا ہو مال
یعنی ہے یہ دزد ابلیس لعین	اور ہے ایمان مال مومنین	چاہتا ہے لوٹ کسی کی سب جو ہوا	تا کہ نازل اوسپہ ہو قہر خدا

سنو عزیز و مانگو خدا سے تم امان
گر عنایت ہو وہ با اشتیہر
کہتے ہین یون عالمان معتبر
راست جانب سے نہین پاتا ہی راہ
ہوتا ہے مانع ملک نیکی کا شر
ہر فرشتہ دست چپ کا پر غضب
اور یون لکھتا ہی ہر شام و پگاہ
ہے یہ تیری زندگی مثل حباب
کہتے ہین گر خواب بد دیکھے بشر
اور پڑھے وہ اس دعا کو بیشتر
یعنی پہلے پڑھ کے تھوکے بعد ازین
یعنی دل سے وہ پڑھے الحمد کو

شر سے شیطان کی کہ ہو ہر دم نہان | اے محمد تو پڑھ تو با عجز و بکا
سکے ہو رہی بازان ہر دم نگہبان | گر ہزاران دام باشد بر قدم

روایت

رستہ وہ دیتا نہین نیکی طرف | اوس ملک سے بھاگتا ہی رو سیاہ
کیونکہ لکھتا ہی بدی انسان کی سب | اس سبب سے وہ نہین ہے داد گر

روایت

دست چپ کی سمت تھوکے سہ بار | جب کہ ہو بیدار وہ ہر دم خدا

اعوذ باللہ من جمیع المکان من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

تا نہو بد خواب سے اندوہگین | بعضے کہتے ہین پڑھے سورہ شفا
ہے یہی سورہ شفا ای نیک خو | اور فرماتے ہین یون خیر البشر

مولوی نے جو لکھی ہے یہ دعا
چون تو با مائی نباشد ہیچ غم
دست چپ سے بیگی شیطان کی گذر
روکتا ہے اوسکو فرشتہ نیکی خواہ
دست چپ کی سمت لاتا رو براہ
کرتا ہی انسان بدی شام و سحر
کس لیے کرتا ہے تو انسان گناہ
کیا کہیگا حق سے تو روز حساب
دست چپ کی سمت تھوکے بر بلا
خواب بد اوسکو نہ دیگا ضرر
تھوکے پھر بائین طرف کو بر بلا
اس دعا کو وہ پڑھے ای خوش سیر

اعوذ بکلمات اللہ التامات من غضبہ و عقابہ و شر عبادہ و من همزات الشیاطین و ان یحضرون منقول از مشکوۃ شریف

نقل آئی اک مجھے ای جان یار
ایک دن کوئی ولی مرد خدا
دیکھا دریا پر ہجوم جنیان
پھر یہ دل مین اوس ولی نے غور کیا
یعنی یہ شیطان ہے ای دل انور
تخت اک تحقیق ہے ابلیس کا
سچ بتاؤ کیا کیا انسان سے

حکایت

تخت پر ابلیس ہے بیٹھا وہان | گرد اوسکے اوسکی ہے اولاد سب

ان ابلیس یضع عرشہ علی الماء کذا فی المشکوۃ

بیگمان پانی پر او سے بچھا | کرتا ہے اولاد سے اپنی سوال
اسکو برگشتہ کیا ایمان سے | ہین یہ سب دشمن ہمارے اور بہی

یہ بیان کرتا ہی میرا اوستاد
شب کو وہ کرنے وضو دریا گیا
اوس ولی کو دیکھکر آیا عجب
ہے یہ جلسہ بالیقین ابلیس کا
جسکے حق مین کہتے ہین خیر البشر
اونسے پوچھا تھا یہی آدم کا حال
دشمنون سے تم بھی مت کچھ کمی

یعنی دشمن ہیں ہمارے جان کے | تم ہو دشمن انکے سب ایمان کے
تھا فرشتوں سے مرا عالی مقام | انکے باعث سے ہو شیطان نام

اور تھا اک تخت میرا عرش پر | وہ سبب انکے سے اولٹا سر بسر
اور گیا ہے بند ہمپر آسمان | چڑھ نہیں سکتے ہیں اوپر بیگمان

ہے نگہبان اوسپر اک تارا اگر | دیو جاتا تمسے کوئی جاوے اگر
سن کلام عطار کا ای ہوشمند | نجم را رجم شیاطین میکنند

ترجمہ حدیث شریف کہ از مسند ابو حنیفہ منقول است

ابو حنیفہ نے یہ مسند میں لکھا | ایکدن فرمائے تھے خیر الوریٰ
چڑھتے ہیں جسدم شیاطین چرخ پر | مارتا ہے اونکو تارا دوڑ کر

بھاگتے ہیں اوس سے سب مثل ہوا | ہوتا ہے پیچھے وہ انکے تیز پا
جو شیاطین متصل اوسکے ہوا | سر سے پاؤں تک وہ دیتا ہے جلا

راکھ اوسکی گر پڑی صحرا میں جا | اوس سے پیدا ہوتی ہیں بھوت بلا
اور دریا میں گری گر اوسکی خاک | ہوتا ہے پیدا نہنگ ہولناک

اور گری گر خاک اوسکی شہر میں | دفعتہ آوے وبا اوس شہر میں

فائدہ

حق وبا سے اوسکو رکھتا ہے بچا | جو کرے ترتیب ایسی ہر بلا
شہر کے چاروں طرف گلیاں جلال | وہ کرے دل سے نیاز و دو انجلال

صاف کر پھر اوسکی بھوڑی بوٹیاں | کھاوین تکہ اوسکا یک یک مومنان
بعد اوسکے لیوین پھر قرآن کو | جمع ہو کر مومنان پاکیزہ خو

نیچے سے اوسکی وہ نکلیں سات بار | منہ طرف کعبہ کے رکھیں آشکار
پھر پڑھیں بعد اوسکے دو رکعت نماز | اور اذان دیں سات با عجز و نیاز

کہتے ہیں یوں اذان سب سات بہ | سات بار ہر روز ای گیتی فروز
ہر بیت تا شہر اذان ای مومنان | اس سے ہوتی ہیں گریزان جنیان

اک دعا کرتا ہوں میں سب پر سبیل | جس سے بھاگی ہیں بلا از فضل جلیل

فائدہ

اس دعا کو لکھو با دست دعا | تا وبا سے امن دیں تمکو خدا
رکھو پھر اپنے گلے میں مومنان | مثل تم تعویذ کی روز و شبان

بسم الله الرحمن الرحیم

جل ست جلیل ست کم کیشتہ خلیل ست خاتون تول ست علی مہمان رسول ست بگیر زیاد و فضول الہی بحق واتخذ الله ابراهیم خلیلا و بحق وما ارسلناک الا رحمة للعالمین و بحق یطعمون الطعام علی حبه مسکینا و یتیما و اسیرا الہی بحرمة این تہا **فائدہ** قرآن شریف و بحرمة این ہمہ بلا از ما دفع ہو یا کبد ار یا جا...

اور اک ترکیب ہے اے با خدا | کہتے ہیں جب شہر میں آوے وبا
لیوین باہم مومنان ہر اک جا | اور پڑھیں یٰس کو با درود

پھر سکی پھوٹیں ہر کوئی رہنے مکانیں | اور تبارک پڑھکے باہم مل نیر
اور پھر اوس سیر کو اصحاب فر | وہ محلہ اپنے کے چاروں طرف

ذبح اوسکو پھر کرین پھر آلہ
اور اوسکی استخوان ور پوست لین
اور دعا بخشی ہی مرشد نے مجھے
یاد رکھ اوسکو تو ای نیکو شعار
ہلکو افرشتے وبا کی دی امان
ای محمد یہ بیان اب ختم کر
اک شیاطین او منین سی ہوا کھہر
دوسرا بھی اس طرح سے بر ملا
اور سو جھائی اوسکو ایسی ایک بات
جاتا تھا اک طفل پڑھنے کو کہین
جو سنا ابلیس نے اوسکا سخن
گاہ ہاتھا چومتا تھا گہ زبان
کام تونے یہ کیا ہے استوار
اور منگا اوسکی تئین خلعت دیا
ہوکے باہم سب شیطان نے کہا
گر رہا اک بار لڑکا علم سے
اور رہی ہم اوکی مانع در حیات
جو نہ لایا امر خالق کا بجا
ایک عابد ہی یہان خلوت نشین
رہتا ہے ورد وظائف مین مدام

ہو محلے کی جہان پر چار لوٹ — کھادین اوسکو مسلمان سبکا

فائده

ذبح کرنیکو وبا کے واسطے — مجکو بخشا ہی اوسنے اون عام
پھر نہین کھٹکا وبا کا زینہار — جو لکھے اسطور سے اوسکی تئین
ہی نگہبان تو سبھو نگا بیگمان — لکھ رکھے گر پاس اپنے جاودان

الٰہی بحرمت محمد صادق صاحب از آفت وبا نگہدار

ہیں شر ابلیس لعین کہنے لگا — جاتا تھا انسان اک بہر نماز
ترک سارہ اپنی پڑھنے سی صلوٰۃ — اک شیاطین سکے پیچھے تھا کھڑا
باز رکھا علم سے اوسکی تئین — اور لگایا اوسکو ایسی کھیل پر
کو دیا اپنے تخت سے وہ انعام — آخوشی سے لیگیا گودی اوٹھا
گاہ اوس سے کہتا تھا ای جان — گاہ کہتا تھا اوسی تو راست بیر
جس سے انسان کا نہین عز و وقار — یعنی بدعلمی ہی ہے انسان آج
دیکہ خلعت پھر اوسی رخصت کیا — تھی جو باقی اور اوسکی گرد و پیش
کام اسنے ایسا کیا مشکل کیا — تمنے بخشا جو ای شاہی دیا
اپنی کم فہمی سے اسکی فہم سے — اور برائی ہمنی کی انسان کے ساتھ
از نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ — یہ دیا ہمنے اوسے سب کچھ بھلا
ہوگا رسوا حشر مین پیش خدا — سن شیاطینون کی ساری گفتگو
جانتا ہی کچھ نہین وہ علم دین — ہے معبد وہ بڑا نیک خصال
لیک امر و نہی سی غافل تمام — کہہ شیاطینون کو ہمرہ لیگیا

تا وبا کا ہو نہ اوس جانب گذر
حکم ہے سکو زمین مین گاڑ دین
ہینے بھی بخشا برای خاص و عام
یا الٰہی از طفیل مرد دین
اوسکا حافظ ہے خدای دو جہان
قصہ مذکور کو لکھ سر بسر
آج مینے قتل کر ڈالا بشر
سینے رکھا لا اوسے مسجد سے باز
بڑھکے یون ابلیس سے کہنے لگا
تا نہو دے علم سے وہ بہرہ ور
تخت پر اپنے بٹھایا اوسکو لا
تجھپہ سے قربان کیون لاکھون بہیج
ہم سے بد نیا تم عقبیٰ ہم حساب
دیکھکر کھایا بھوپنے دل مین طیش
ایسی بخشش سی ہوئی ہم سب اوداس
تا نہو وے حشر مین اوسکی نجات
تا کہ غافل ہو وہ از امر خدا
سنکے یون کہنے لگا وہ زشت خو
ساتھ میرے چلکے دیکھو ہمکو حال
در پہ عابد کی گیا سب کو ٹھرا

تو دیکہا اوسکو ای عابد کل
باہر آؤ ہین نکر لیت و لعل

جونہی عابد نے وہ بانگ عجب
یک بیک آیا چلا اوسکے قریب

دیکہکر عابد کو بولا بوالفضول
حق ذکی ہی بندگی تیری قبول

چل بلاتا تجھکو رب العالمین
لینے مین آیا ہون جبریل امین

اور لایا ہون براق نازنین
ہو سوار اسپر تو اب جلدی کہین

دیکھی عابد کو فریب استوار
لے چلا ابلیس کر خر پر سوار

اصل وہ مرکب کی تہی کہتی ہین خر
اور آیا وہ براق اوسکو نظر

لیکی دونون ہاتھ سے پاگونکو تھام
اوس خر بیدم کو ہانکا تیز گام

جاکی خندق مین دیا اوسنے گرا
بول و غائط جس جگہ پر تھا پڑا

بھر گئی کپڑی غلاظت مین تمام
گھر تلک آئی وہ روتے نیکنام

یہ دکھاکر حال اُٹھی سر بسر
لیگیا اوسکو اک عالم کی گھر

در پہ دی عالم کی یہ اوسنے ندا
مرحبا یان تک تو آ مرد خدا

حق نے تجھپر مولوی بھیجا سلام
ہین ہم ہی جبریل امین لایا پیام

یعنی ہین ہم خاص بیک ذوالجلال
چل بلاتا ہی تجھے ایزد تعال

تا بٹھاوی تجھکو ای مرد خدا
عرش پر اپنی جناب کبریا

علم تیرا بس ہوا مقبول رب
اس سبب آیا ہون لینے کو اب

اور کھڑی ہین منتظر تیری ملک
آئی ہین ہمرہ مری لیکر فلک

پر کرینگی اپنے تجھپر سایبان
تا نہو خورشید کچھ ایذا رسان

سنکی عالم نے دیا اوسکو جواب
پوچ کیا بکتا ہی ایخانہ خراب

بیٹھے دیکھا ہی کتابون مین لکھا
لیگئے تشریف جب سے مصطفا

اب نہین آنیکا جبریل امین
تا نزول عیسیٰ ای مرد لعین

اس سخن سے ہی تیری یہ ثابت مجھے
ہی فریبندہ تو مجھکو برملا

یعنی بیشک ہے تو ابلیس لعین
مین نہ کھایکا اب تجھسی نہین

حسن کلام مولوی ای خیرہ سر
مثنوی مین لکھ گیا ہی سر بسر

دل بیارامد ز گفتار دروغ
آب روغن ہیچ نفروزد فروغ

در حدیث راست آرام دل است
راستیہا دانۂ دام دل است

چون شود از رنج و علت دل سلیم
طعم کذب و صدق را باشد علیم

عنکبوتی تو مگس داری شکار
من نیم ای سگ مگس زحمت مبار

ہر کہ بیباکی کند در راہ دوست
رہزن مردان شد و نامرد اوست

کہکے یہ ٹیکی لگائی اوسکو چار
بھاگا او سجاد مع خویش و تبار

جا چھپا پنجم زمین مین سر بسر
کہتے ہین ابلیس کا ہی او سجادہ گھر

اور کہا سب سے جو تھی شاگرد یان
دیکھا تمنے علم کا رتبہ یہان

گر پڑھی عالم دو رکعت آشکار
اور پڑھی امی بے علم اگر رکعت ہزار

زیادہ ان دو کا ہی اوس سے مرتبا
گر ہزار امی کرے رکعت ادا

حکایت

نقل کرتے ہین محدث معتبر
عہد سے آدم کی وقت پیشتر

ایکدن شیطان نے جو سیر کی
دیکھی تہی عرش پر اک کوٹھری

اور لگا تھا قفل اک اوسمین بڑا
دیکھکر اوسکو وہ حیرت مین پڑا

کی دعا اوسنے کہا یا رب العباد
قفل ہووا ہو کہ کھڑکی کا کشاد

حکم آیا اوسکو یہ خالق کا جب — کر عبادت اس جگہ ستر برس
قفل یہ جائیگا اسکا آپ کھل — حال ظاہر تجھکو ہوگا جزو کل
سنکے امر حق کو وہ لایا بجا — اوس جگہ ستر برس سجدہ کیا
جبکہ ستر ہو گئی پوری وہان — کھل گیا اوس در کا دروازہ عیان
اندر اوسکے جب گیا وہ بے بصر — اور در آیا وہان اوسکو نظر
قفل دیکھا اوسمین بھی ہر اک جڑا — پر چراغ عقل اوسکا بجھ گیا
پھر دعا کی اوسنے اے بار خدا — قفل اس در کا بھی ہو جائے وا
سنکے فرمانے لگا رب العباد — یہ بھی در ہے کیا تجھپر کشاد
کر عبادت پھر یہان ہفتاد سال — تاکہ ظاہر تجھکو ہووے اسکا حال
اوتنی ہی اوسجا عبادت اوسنے کی — خود بخود زنجیر اوسکی کھل گئی
جبکہ پائی اوسکو اندر اوسنے رہ — تیسرا در اور دیکھا اوس جگہ
لکھتے ہین راوی مفصل یہ خبر — ایسے دیکھے اوسنے اوسجا سات در
کرتا تھا ہر در پہ امر حق ادا — حکم حق سے قفل خود کھلتا گیا
جب کہ ختم ہین ہوا اوسکا سفر — اندر اوسکے تھی دھری لوح گہر
بعضے کہتے ہین وہ تختی زر کی تھی — جو نظر اوسپر گئی ملعون کی
جاکی تختی کو لیا اوسنے اوٹھا — کلمۂ طیب تھا تختی پر لکھا

لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

پڑھکے کلمہ کو ہوا دل مین اداس — یہ سخن کہنے لگا نا حق شناس
مین نے ہر در پر کیا سجدہ ادا — ایک اس کلمے سے مین واقف نہ تھا
گر مجھے معلوم ہوتا یہ سخن — تو نکرتا عرض پیش ذوالمنن
ایک کلمہ کے لیے صدہا برس — کی عبادت سب مری برباد بس
جبکہ دل مین اوسکے یہ آیا خیال — پیش حق کافر ہوا وہ بد خصال
حق نے پوشیدہ رکھا راز نہان — چند مدت تک رہا کافر وہان
اک فرشتہ بھی نہین آگاہ تھا — لیکن اوسکو جانتا اللہ تھا
جبکہ مٹی سے بنا آدم کیا — کفر تب شیطان کا ظاہر کیا
یہ روایت معتبر ہے سر بسر — متفق ہین جملہ ارباب سیر
جب بنایا حق نے آدم بر زمین — اور ہوا فرمان رب العالمین
سب فرشتون سے کہا سجدہ کرو — ہے خلیفہ یہ ہمارا جان لو
سب نے سنتے حکم حق لائے بجا — اک فقط ابلیس روگردان ہوا

قال انا خیر منہ خلقتنی
من نار و خلقتہ من طین

یعنے کی آدم سے اوسنے سرکشی — بولا یہ خاکی ہے مین ہون آتشی
دیکھ سورہ صاد مین ہے یہ بیان — آپ کرتا ہے خدا اوسکا بیان
یون کہا ابلیس نے اپنے تئین — یعنے مین بہتر ہون آدم سے کہین
مین بنا ہون آتش چالاک سے — اور بنا آدم ہے مشت خاک سے
سنکے اوسپر یون ہوا حکم کریم — قال فاخرج اس جگہ سے اے رجیم

قال فاخرج منہا فانک رجیم

وَاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ
قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ

رکھ تو مجکو زندہ تا روز جزا / اسی دعا مین کہتی ہین کر اوسکا تھا
پھر کہاں ہے موت و زبعث و نشر / تا کہ مین زندہ رہوں زندہ نہمین جا

قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ

آوی جسدن وہ گھڑی معلوم کی / کہتے ہین معلوم ہے ہی نفخ صور
زندہ ہونگی جب پھنکے گا دوسرا / ذایقہ چکھیگا اوسدن موت کا
تا کہ آوی وہ قیامت کی گھڑی / حشر اوسکی تم پہ آوے منان
اور لازم ہے پڑھیں مومن سبھی / تا چہ دارد این حسود اندر کدو
کوست فتنہ ہر شریف و ہر خسیس / اندرون ہر حسود او نشست

قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا قَالَ
اَرَاَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ
لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗ

جسکے باعث سے نکالا مین گیا / ایسی گمراہی مین ڈالونگا انہین

اِلَّا قَلِيْلًا

وہ نہین پھر سکتے حیلے سے مرا / کیونکہ تو حافظ ہے انکا خدا

پس کہا حق نے کہ تو راندہ گیا / دور ہو تیرا اگلا باندھا گیا
اور تجھ پر لعن ہے تا روز حشر / یعنی تو ہوگا فضیحت یوم نشر
حق سے پھر ابلیس نے کی التجا / تا نہ چکھوں ذایقہ مین موت کا
یعنے سب جی وینگے زندہ یوم حشر / بعد مردن پھر ہوا زندہ تو کیا
اور عالم ہی خدا ہی دو جہان / اور ہے پوشیدہ نہین از نہان
رو کیا یہ مکر اوسکا اور دعا / ظاہر و باطن کو ہے وہ جانتا
یون کہا حق نے کہ مہلت تجھکو ہی / اوسکو مہلت حق نے بخشی تا بصور
نفخہ اولی سے سب ہونگے فنا / جب پھونکیگا پہلے نفخہ صور کا
یعنے بیشک اوسکو مہلت حق نے دی / بیگمان دشمن تمہارا ہے عیان
اے محمد پڑھ دعای مولوی / ایخدا فریاد رس ان مین عدو
مین ہے حجت بر بنایم با ابلیس / صد ہزاران سحر در وی ہمراست
مرد ہی مردان بہ بند و در نفس / در زن و در مرد افروزد ہوس
پھر کہا ابلیس نے بار خدا / اسکو سبحان الذی ہین دیکھنا
سجدہ آدم کو نہین کرنا مجھے / ہے بنایا جسکو تو نے خاک سے
پھر کہا ابلیس نے اے کردگار / یہ وہی ہے شخص باعزت تھا
سب پہ دی تو نے بزرگی آپ سے / کیون نہ رکھی مجھ پہ دیا تھا مجھے
کر مجھے رکھے قیامت تک خدا / جس سے دل میرا ہو آوے بجا
تا مین جڑ کھودون ہی آدم کی جا / کہہ نہ حدمن حق کبھی دل سے سنین
یعنی سب راہ مین ڈالونگا شتاب / جز جو واجب ہو ترا ادبیر خدا
ہی مگر بندہ جو تیرے ہین تیرے / یعنے تو اونکا نگہبان ہے سدا

قَالَ اذْهَبْ

یون ہوا فرمان رب العالمین
جا تو اب اپنے جہنم پر اے لعین
یعنی میرے پاس سے اب دور ہو
جا کے تابع اپنا کر انسان کو

فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ
فَإِنَّ جَهَنَّمَ جَزَاؤُكُمْ
جَزَاءً مَوْفُورًا

پس جو ہووےگا کوئی تابع ترا
پس یقین جانو جہنم ہے جزا
ہے جزا اونکی یہی دوزخ شتاب
تابع ابلیس ہین بیشک یہ سب

لفظ موفور اکمل ہے عذاب
اسلیے اونپر ہوا قہر و غضب
یعنی ہووےگا عذاب اونپر مدام
کہتے ہین جو ہین منافق بیگمان

روز محشر اوسکی پاویگا سزا
تجھکو اور تیرا جو تابع ہوویگا
مشرک و کافر منافق پر تمام
دل نہین اونکا موافق با زبان

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ

اور کہا حق نے تو کر اونسے فریب
اور بلا تو مکر سے اونکو یہان
ساتھ تو آوازکے اونکو بلا

تا دغا کہا دین تراوہ تا شکیب
یعنی کر جنبش تو اونکو بیگمان
تا بنی آدم سے ہو پیرو تیرا

روایت

ابن عباس کا یون لکھتے ہین حال
یعنے فرمایا ہے خالق نے اسے
اور بہکا او راہ دین پر نہ آ
بالیقین کہتا ہے ابلیس لعین
ہینوا گردمی یاران وبزمی
بانگ دیوان گلہ بان اشقیاست

یاد رکھ دسکو تو انکے خصال
تو بلا انسان کو آواز سے
ہے وہان محنت و سختی بیشمار
دل مین یون لکھا ہے [illegible]
خواہ گردمی [illegible]

دل مین خیالات کی وہ جو صدا
دیتا ہے آواز شیطان سے
مولوی نے مثنوی مین برملا
کہ مردان سو بیند پیش [illegible]
این شکوہ بانگ آن ملعون بود

ہے وہی آواز شیطان بر ملا
آؤ تم انسان میری راہ پر
اس روایت کا بیان اوسنے لکھا
کہ اسیر رنج و درویشی شوی
ہیبت بانگ خدای [illegible]
بانگ سلطان پاسبان اولیاست

وَأَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ

اور اونپر بھیج تو اپنے سوار
اور پیادونکی بہی ہو لیکے ٹا
تا کرین گمراہ دیوان لعین
یعنے فرزندان آدم کو تکین

وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ

اور شریک ہو مال مین اونکی ترا
تا کہ لیوین سود اور کہیلین جوا
یعنے دیوین مال کو بیجا اوڑھا
جانب فسق و فجور ہم زنا

وَالْأَوْلَادِ

اور شریک اولاد مین اونکی تو ہو
تا نہ نکلے اولاد [illegible]

وَعَدَهُمْ

تمکو بخشا وینگے بت پیش خدا — اور نہ چھوڑو تم بتوں کو ایکدم
دوزخ و جنت کہان روز جزا — چلتے ہیں وعدے پہ اسکے مشرکان

وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا

جو بکہاوے حیلہ شیطان بے فروغ — یعنے دکھلاتا ہے وہ خانہ خراب

إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ

خاص اپنے بندوں کا حافظ مدام — یعنے کافی ہے خدای دوجہان

ترجمہ حدیث شریف

دوسرے ہے آب ہو وہ شخص ایک — تیسرے جو شخص ہو ظاہر فقیہ
گرچہ ہوں اوسنے کیے شام و پگاہ — سنکے اصحابوں نے حضرت سے کہا
کون چیزیں ایسی ہینگی طیبا — جب یہ فرمانے لگے خیر الانام
دوں بھلا ذکر خدا اوسکی تمیز — یعنے غافل ہو وہ از ذکر خدا
پھر نہیں آتا ہے شیطان متصل — ہوتا ہی لاحول سے شیطان ہلاک
پڑھنے سے تسمیہ کے ہوتا ہے پاک — جو پڑھے نام خدا با صدق جان
اور ظاہر پاک کر پانی سے تن — تیسرے وہ شخص ہے درویش جو

کلمہ تمجید اینست

اور تیرا وعدہ وہ نہیں باطل تو جا — وعدہ باطل خلاف و کذب کا
جو دیا وعدہ بقوم اشقیا — تا ملے راجہ سے گھر تسکو جلم
اور بولو دنیا میں آنے کا مزا — کہتے ہیں مر کر ہمیں جینا کہاں
اور کرتے ہیں وہ انکار بہشت — منکر دوزخ بھی ہیں وہ بدسرشت
اور نہیں دیتا مگر وعدہ دروغ — مشرکوں کو راہ بد عین صواب
اور نہیں ان خاص بندوں پر کبھی — دسترس تیرا کہ گمرہ کر سکے
اور کافی ہے خدای ذو الاکرام — مومنوں کا نگہبان روز و شبان
نقل کرتے ہیں فقیہ باخدا — میں نے یہ ترغیب میں دیکھا لکھا
کہتے تھے اصحاب سے شاہ جہان — چار چیزیں جانتے ہو تم یہاں
پہلے ہی کار کے ہو کوئی ہلاک — اور وہ بے مال ہو جاوے امیر
چوتھی ہے توبہ کے رب بخشے گناہ — ہم نہیں اس سے خبر یا مصطفا
یہ بتا ہمکو امیر مقتدا — ذکر حق بندہ کرے جو صبح و شام
چاہیے ہے اوس وقت ابلیس لعین — لاتا ہے ذاکر کے دل میں وسوسا
گر پڑھا لاحول کو اوس نے بدل — یہ چھری ہے ہاتھ اوسکے حق میں نار
دوسرے ہووے وضو کی جسکو تاک — پاک ہے پانی سے پہلے ہی بیان
پاک باطن ہو گیا ہے جان من — وہ دورکھے کلمہ تمجید کو
گر پڑھے تمجید کلمہ ایک بار — ہے خزانہ اوسنے بخشا بیشمار

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

اجر دیتا ہے اوسے رب کریم — لے زمین ہفتم سے تا عرش عظیم
چاہیے مومن کو ورد اوسکا مدام — یا غنی ہو یا وہ ہو مفلس تمام

خالصاً دل سے پڑھے بہر خدا
تا بر آوے اسکے دل کا مدعا

سن کلام مولوی معنوی
مثنوی مین لکھ گیا ہے اے اخی

بر زبان تسبیح و در دل گاؤ خر
این چنین تسبیح کے دارد اثر

صد تمنا در دلست ای بو الفضول
کی کند نور خدا اور دل نزول

پھرتے منہ کر کے طرف کعبے کے جو
بیٹھے حاجت کے لیے پیشیا کے

اور اوسے کعبہ کا گر آوے خیال
اوس طرف سے پھیر منہ جانب شمال

بخشتا ہے گنہ اوسکے الٰہ
گر کہے وہ صبح کے شام و پگاہ

یا الٰہی از رہ لطف و کرم
اور طفیل سید خیر الامم

بخش سب میرے گنہ پروردگار
مین ہون تیرے فضل کا امیدوار

جب تلک باقی ہو میری زندگی
مین کرون تیری خدایا بندگی

فصل ہشتم دربیان تکبیر اولی

آٹھوین نیت کے بعد اے مومنو
فرض ہے تکبیر اوسے تم کہو

معنی تکبیر اینست اے فلان
ایخدا مین پیش تو قربان ہوا

سن کلام مولوی اے صدق جان
مثنوی مین لکھ گیا ہے وہ عیان

چونکہ با تکبیر مقرون شد نماز
ہمچو قربان از جہان بیرون شد نماز

یعنی کہہ اللہ اکبر اے اخی
ذبح ہوتا اس سے ہے نفس شقی

کشتہ گشتہ او ز شہوتہا و آز
شد بہ بسم اللہ بسمل در نماز

اور کتابون مین لکھا اے مرد دین
نام اس تکبیر کا کہتے ہین تین

سن تو اول اسم اسکے رکھنے کا
افتتاح و اولی و تحریمہ جان

افتتاح اسواسطے اوسکو کہا
اس سے کھلتی ہے نماز اے باخدا

یعنے یہ کنجی ہے اے مرد نماز
حق نے کی تجھکو عطا بہر نماز

دوسرے کہتے ہین اولی گوش کر
کیونکہ تکبیرون سے ہے یہ بیشتر

پہلے ہے بعد اسکے تکبیر رکوع
اور ہے تکبیر و سجدہ باخشوع

لیک یہ تکبیرین ہین سنت جلی
فرض ہے تکبیر اولی اے اخی

تیسرے کہتے ہین تحریمہ لئے
عالمون نے اسکے معنی یون لکھے

اَلتَّکْبِیْرُ الْاُوْلٰی اَفْضَلُ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْہَا

یعنی سب نے کیا اندر نماز
کھانا اور پینا حرام اے با نیاز

کہتے تھے اکدن حبیب پاک جان
افضل الدنیا ہے اولی بیگمان

یعنے دنیا مین ہے جتنا مال کل
دو دولتے گر راہ حق مین بیسبب

روایت از ترغیب الصلوٰۃ

زیادہ ہے دنیا سے اولی کا ثواب
اوسکا ہوگا حشر مین آسان حساب

لکھتے ہین ترغیب مین اے باوفا
جب قضا ہوتی ہے مومن کی نماز

روتے ہین موتون مین آسمان
بلکہ عرش و کرسی و قدسیان

عرض کرتا ہے فلک یا رب خدا
حکم ہووے گر پڑے زمین اوس پہ جا

امر حق تا ہووے منع برین
ہے یہ ندا [illegible]

شاید آوے باز اور توبہ کرے
پھر نہ پاکو کوئی عصیان مین جسنے

لیتے اب توبہ کرے اللہ کو با
جو قضا اوسکی ہوئی پہلے نماز

رہ تو اپنی جا پہ ساکن آسمان
عفو ہے اوسکو گر پھر سے قضا

بیان نماز قضا کا

گوش سے کہہ فرماتے ہیں اہل نیاز / گر قضا جس پر بہت ہووے نماز
پہلے دن کی وہ کرے نیت شمار / جس برس کی اوسکا دل کرے قرار
اوس برس تک سب وہ قضا پھیرے نماز / ہے یہ حکم شرع کا مرد نیاز
کہتے ہیں اس طرح ہیں نیت قضا / یا سوا اوسکے نہیں ہرگز روا
کہ جو پہلے میرے ذمہ سب مگر / رہا جو ہے ذمے مرے نزدیک تر
پڑھتا ہوں بہر خدا با صد نیاز / جو قضا سب مجھ سے ہوئی فرض نماز

نیت کی یہ ہے چار رکعت نماز فرض قضا ظہر کی پڑھتا ہوں جو پہلے میرے ذمے باقی ہے جو نزدیک میرے ذمہ ہے واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ طرف کعبے شریف کے اللہ اکبر

چاہے وہ جس وقت میں پھیرے قضا / تین وقتوں کے سوا جائز کیا
پہلے بعد از فجر کے والا گہر / ہے قضا مکروہ پڑھنا سربسر
کہتے ہیں جس وقت نکلے آفتاب / پڑھ قضا جائز نہیں نز شیخ و شاب
دوسرے گر ٹھیک ہووے دوپہر / منع ہے پڑھنا قضا اوس وقت پر
اور ہے وہ جب پڑھ قضا بعد از زوال / عصر تک جائز نہیں اے نیک خصال
تیسرے گر یہ ہو وقت غروب / بعد مغرب پڑھ قضا جا کے خوب
اور ہووے جسپے باری جسکے گر / حکم ہے مفتی کا اوس پر سربسر
وہ وضو ہر وقت پہ تازہ کرے / پڑھ لے تبھی کو قضا چاہے پڑھے
کہتے ہیں ہوتا ہے جب خارج وہ وقت / پھر نہیں رہتا وضو اے نیک بخت
آٹھ شرطوں کا اگر سمجھے بیان / تا قیامت تک ہے پایان کہان
کیونکہ ہے یہ حکم خلاق جہان / شرع کی اسکی کسے تاب و توان
اے محمد لکھ تا اب احوال رکن / جو خلاصہ میں لکھا ہے حال رکن
سات کہتے رکن ہیں اندر نماز / جس سے ہوتی ہے نماز اے بانیاز

فصل نہم در بیان قیام
فصل دہم در بیان قرأت
فصل یازدہم در بیان رکوع
فصل دوازدہم در بیان سجود
فصل سیزدہم در بیان فعل واحد
فصل چہاردہم در بیان قعدہ آخر
فصل پانزدہم در بیان بیرون آمدن از نماز

رکن اول ہے قیام اے با خدا / رو بسمت قبلہ وہ ہووے کھڑا
دوسرے قرآن پڑھے اندر نماز / تین آیت خرد یا آیت دراز
تیسرے لاوے بجا یعنی رکوع / امر حق ہے بیگمان اے با خشوع
چوتھے اسمیں فرض ہے رکن سجود / کر ادا اوسکو بھی اے مرد ودود
پانچویں کہتے ہے فعل واحد پر نظر / تا تجھے بخشے خدا اے دادگر
اور چھٹے ہے قعدہ آخر بیگمان / ہے اسی پہ اتفاق عالمان
ساتویں ہو قصد سے توڑے نماز / صنع سے آوے وہ بیرون نماز

الخروج بصنعہ کذا فی الہدایہ

یعنی خارج ہو وہ با فعل صلوات / ہے یہ حکم شرع اے نیکو صفات

بیان فعل واحد

فعل واحد وہ ہے اے مرد نیاز / آتا ہر رکعت میں اک اندر نماز
جیسے قرأت یا قیام و یا رکوع / فعل واحد ہیں سب اے با خشوع

یعنے ہے یہ فعل واحد آخری | کیونکہ آتا ہے نماز اور رکن آخر

روایت

فرض ہر رکعت مین دو سجدے ہین مدام | ہے یہ کیا حکمت بتا اے پیشوا
مسئلہ ہے معتبر اندر کتاب | جبکہ پیدا حق نے آدم کو کیا
سن فرشتون نے کیا با صد آداب | جبکہ سجدے سے اوٹھایا اپنا سر
طوق لعنت کا ہی گردن مین پڑا | ایک سجدہ حکم سے لائے بجا
تا انہون مثل شیطان ہم ذلیل | یا یہ سجدہ شکر حق کی آخری
یعنے امر حق ہوا ہم سے ادا | متفق اسپر ہین سب اہل حدیث

ترجمہ حدیث ترغیب الصلوۃ و تواریخ بخاری

دیکھ لے ترغیب مین جا اگر | اپنے اصحابون سے حضرت نے کہا
اور فرشتون سے یہ کہتا ہے کلام | دیکھو بندے کو مرے تم اے فرشتو
چھوڑ کر اپنا تن خاکی لباس | اور عطا مین بھی تن مشغول ہے
نیند اوسکو خود بخود آئی چلی | اور وہ سجدے مین سو جاوے مدام

ترجمہ حدیث تواریخ اوسط بن عمر

ایکدن فرماتے تھے خیر البشر | حق نے ارواح اونکو جب پیدا کیا
اور دو سجدے کیے اوسنے ادا | ہی بلا شبہ وہ مومن اہل دین
واسطے اوسکے ہی بس باب سقر | ہوگا پیدا اشتر کو سے کیا گمان
وہ مرےگا ہوکے مشرک بالیقین | یعنے پیدا ہوگا وہ مومن سعید
پہلے کافر ہوگا وہ بیان | اور مرےگا ہوکے مومن بیگمان
ہوگئی خاطر صحابہ کی نہال | بو حنیفہ سے روایت ہے صحیح

نزد حنفی کے ہے قعدہ آخری
اور ہے فعل مکرر سجود
ایک نے عالم سے پوچھا یہ کلام
یون کہا عالم نے اوسکے در جواب
ایک سجدے کا ہوا تھا حکم رب
یعنے جو ابلیس کو دیکھا کھڑا
یا کیا یہ سجدہ از خوف جلیل
اسلیے سجدہ کیا تھا دوسرا
وہ جو دو سجدے ہیں مقبول رب
اور روایت معتبر ہے سب
بھیجا ہے اوسپہ رحمت حق امام
روح اسکی عرش سے آتی ہے پاس
سکتے ہین لیکن ...
ہے وضو جائز نماز اوسکی صحیح
سکتے ہین یون راویان معتبر
جو کہ لایا امر خالق کا بجا
اور نہ دو سجدے کیے جسنے اگر
اور کیا ہی جسنے سجدہ اولین
اور سجدہ آخری جسنے کیا
یون ہوا جس وقت فرمان رسول

یاد رکھو یہ ... مرد نیک
آئے ہر رکعت مین دو ہر دو
تاکہ حاصل ہووے سیر ادعا
حکم سجدے کا فرشتون کو دیا
دیکھکر ابلیس کو وہ سجدہ
دوسرا پھر شکر کا سجدہ کیا
جسنے سجدے کی ہمین توفیق دی
دونون سجدونکو کیا حق نے قبول
فرض ہر رکعت مین ہین یہ اسلیے
گر کوئی سجدے مین بے خود سو گیا
بیخودی مین سجدہ یہ کرتا ہی آ
اسکا یہ سجدہ مجھے مقبول ہے
جسطرح سو جاتی تھے خیر الانام
عالمون کا اسپہ ہے فتوی صریح
اونکے اوپر حکم سجدونکا کیا
تا ابد اوسکو ذرا لغزش نہین
اور مرےگا گور مین کافر عیان
اور مرےگا ہوکے کافر بے بصر
یعنے جنت مین رہےگا جاودان
دیکھ لے مسند مین لکھتے ہین یہی

عرض کی سب نے کہ یا خیر البشر
انکو اس حال سے دو تم خبر

یعنے ظاہر یہ ہوا ہمکو یقین
جتنے ہین یہ مومنان پاکدین

سجدہ اول کا کیا سب نے بیان
لائے ہین ایمان جو با تصدیق جان

اب بتا ہم کو امیر مقتدا
سجدہ آخر کی یہان کچھ ہے قضا

یعنے دے ہمکو خبر یا مصطفا
جس سے سجدہ آخری ہووے ادا

ہو گئے خاموش سن خیر الورا
بعد ساعت کے صحابہ سے کہا

آوے جو مسجد کو گھر سے بانیاز
اور جماعت کو وہ دیکھے در نماز

ہووے سجدے آخری مین گر امام
مدعا اوسکا بھی ہو حاصل تمام

جلد سجدہ آخری مین ہو شریک
مہربان اوس پر ہو واحد لاشریک

یعنے سجدہ آخری لاوے بجا
سہے گا اس سجدے سے وہ سجدہ ادا

ایسی نعمت ہی سننے کی تجھکو عطا
یہ نماز پنجگانہ بر ملا

چاہیے تیرے تئین مرد نیاز
پڑھ ہمیشہ تو جماعت کی نماز

ہو گیا ہو گر قضا ای حق پرست
سجدہ آخر کا وہان ہووے درست

پایا جب تو نے یہ سجدہ آخری
بخش دیگا تجھکو وہ قادر قوی

یہ نہین سجدہ سب محسوب نماز
ہے عوض اوس سجدے کا اے بانیاز

اور نیت اسطرح باندھے بشر
تاکہ سجدہ آخری پاوے مگر

یعنے ہین داخل ہوا اندر نماز
داخل ہوا مین پیچھے اس امام کے اللہ اکبر
پیچھے اسکے یہ جو پڑھتا ہی نماز

فصل شانزدہم در بیان واجبات

کہتے ہین یون عالمان متقی
چودہ واجب ہین نماز مین بیان

پڑھ تو اول سورۂ الحمد کو
تا ادا واجب ہو یا قلب نکو

دوسرے الحمد سے سورۃ ملا
پہلی دو رکعت مین آگر ہو جدا

اور ہین رکعت جو پہلی آخری
کہتے ہین عالم کہ ہے حکم نبی

انہین پڑھ خالی نہ سورۂ حمد کو
ہے یہ سنت با یقین آگاہ ہو

تیسرے مغرب خفتن پڑھ بلند
اور نماز فجر بھی اے ہوشمند

لیکن واجب ہے اوسپر بر ملا
ہو جماعت کا اگر وہ پیشوا

اور تنہا گر پڑھے کوئی بلند
مغرب و فجر و عشا اے ہوشمند

مذہب حنفی مین ہے بیشک روا
چاہے آہستہ پڑھے یا برملا

ہین یہ دو دونون طرح سنت اخی
جہر یا اخفا پڑھے تنہا کوئی

چوتھے ظہر و عصر آہستہ پڑھو
پانچوین جو قعدہ اولی تم سنو

کہتے ہین اولی اسے با نیاز
پڑھ سکے دو رکعتین بیٹھے نماز

قعدہ اولی کا ہے واجب اخی
اور ہے گا فرض قعدہ آخری

قعدہ اولی ترک ہو جس سے اگر
سجدہ اوس پر فرض آتا ہے مگر

اور ہووے ترک قعدہ آخری
وہ نماز اوسکی نہ ہوگی اے اخی

اور چھٹے قعدہ مین آ والا مقام
پڑھ تو التحیات کو دل سے تمام

ساتوین آخر کے قعدے مین بھی ایک
یعنے التحیات ہے اے مرد نیک

آٹھوین تعدیل ارکان با شعور
گر ادا دل سے اسے لا با شعور

کہتے ہین تعدیل اوسکو عالمان
ہو نماز اندر ہو عادل بیگمان

یعنی اس تعدیل مین لازم ہو
سجدہ کرکے وقفہ سے سجدہ کرو

تا تمہارا تن ذرا ایک ٹھہرے قرار
گوش رکھ فرماتے ہیں خیر الوریٰ
سن کے یاروں نے کہا اے بانیاز
یعنے قعدہ پہ نہ ٹھہرا اک ذرا
کہتے ہیں اہل خبر اے جان من
اوسکے حق میں کہتے ہیں ہی بانیاز
ایک حقبے کے ہوئے اتنی برس
ہے چھے جب نے قضا کی اک نماز
کہتے ہیں ترتیب اوسکو ذی مقام
ہے یہی ترتیب بے شک بے ملا
یا کرے سہ سجدے اک رکعت میں جا
کہتے ہیں مرد خدا اے بانیاز
یعنے پہلے فرض سنت پڑھ مدام
تیرھویں عیدین کی واجب نماز
کہتے ہیں عالم کو واجب ہے سلام
ہے مگر واجب بنزد حنفیان
ملے تحمید پڑھ تو بہر حق نماز
لیک سہو فاسد کرہ ناقص ہے نماز
تا ادا ہووے مری با واجب نماز
اور نماز اندر ہیں سنت بے ملا

ترجمہ حدیث بروایت احمد حنبل

بدترین دو وزدوہیں انہو نما — جو کہ چوری کرتے ہیں اندر نماز
کرتے ہیں کسطرح چوری ہے نماز — اصحاب فرمانے لگے خیر البشر
چار رکعتگا پھر اوٹھا سجدہ کیا — سمجھو اوسکو وزد ہی نزد کلان

مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا يُعْذَبُ فِي النَّارِ ثَمَانِيْنَ حُقْبًا

جسنے کی قصداً قضا اپنی نماز — اوسکو بیگا خدا ای نوجوان
مثل سال دنیوی اے ہمنفس — اور اتنی حقبے کا کر تو شمار
اتنے غوطے اوسکو دیگا ذو نیاز — اور نوین ترتیب ہے واجب
باندھکر نیت بجا لاؤ قیام — اور قرأت کو پڑھو پیش از رکوع
سجدہ کر پھر کر تو سجدہ دوم — اور کرے سجدہ اگر پہلے کوئی
اور کرے دویم میں اک سجدہ ادا — پھر کرے بعد اسکے آخر کو قیام
ہے ادا اوس سے یہ بے واجب نماز — اور دہم خود تو پڑھنے واجب
بعد اوسکے وتر پڑھنے کا نام — گیارھویں واجب ہے تکبیر قنوت
سن یہ ششش تکبیر ہے اے بانیاز — چودھویں جب سجدہ کو قلیغ ہو تمام
فرض بعضے کہتے ہیں اسکا نام — بعضے واجب کہتے ہیں ہے نہی طرف
کہتے ہیں دونوں طرف اپھرا — جب سے ہو کر ترک گر لفظ سلام
ساتھ واجب کے بعد عجز و نیاز — سات سو ہیں حکم رب العالمین
تا نہ آوے کچھ خلل اندر نماز — بھول کر جسسے ہو کوئی واجب قضا

فصل ہفتدہم دربیان سنتہائے نماز

بست و ہشت ایسا اک ہے اے خدا — پہلے سنت سات ہیں اندر قیام

ہے یہی تعدیل ارکان ہوشدار
وزو جانو اونکو تم اے اہل راز
جسنے دو سجدے کیے تھیم اگر
کی نماز اوسنے یہ اپنی رایگان
ہے یہ ارشاد رسول ذوالمنن
اتنی حقبے اگ میں روز و شبان
سال ہوتے چار سو اور چھ ہزار
رکھ تو اوسکو دھیان میں اور گوش کر
بعد اوسکے سجدہ ہے اے باخشوع
بعد اوسکے پھر رکوع کو اے اخی
وہ نماز اوسکی ہے کیسی اے امام
اوسکو پڑھ بعد از عشا تو بیسر
بارھویں کہتے ہیں واجب ہے قنوت
داہنے بائیں کہو لفظ سلام
اور سنت کہتے ہیں بائیں طرف
اوسپہ سجدہ سہو آتا ہے تمام
پڑھ نماز فرض تو اے مرد دین
بدلے اوسکے کر تو سجدہ سہو کا
ہے یہ حکم شرع اے مرد نیاز
یاد رکھ لکھتا ہوں میں اسکو تمام

جب کہ تو ہووے کھڑا بہر نماز ہاتھ اوٹھا تکبیر کو اے بانیاز
کہتے ہین لاؤ انگوٹھے تا گوش یعنی نرمہ گوش تک با عقل و ہوش

یہ اشارہ ہے بنزد عالمان ترک کہہ بیٹھے کیے دونون جہان
اسلیے رکھتا ہون مین کانونپہ ہاتھ چھوڑا مینے جز خدا دونونکا ساتھ

دست دہنے سے ہے دنیا کی مراد اور بائین سے ہے عقبی کہہ تو یاد
یعنے دنیا سے اوٹھایا دست راست آخرت سے دست چپ ہے کم و کاست

طالب الدنیا مخنث

طرف خالق کے ہین اپنی پھرا اور کیے یہ رو کیا سوے خدا

کہتے ہین دنیا کا جو طالب ہے گر نام اوسکا ہے مخنث بے خبر
اہل دنیا وہ ہے با نقد معاش روز و شب وہ کرتا ہے دنیا کی تلاش

گوش دل سے سن کلام مولوی مثنوی مین لکھ گیا ہی اے اخی
اہل دنیا کافران مطلق اند روز و شب در زق زق و در بق بق اند

طالب العقبی مونث

چیست دنیا از خدا غافل بدن نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

اور جو طالب ہے عقبی کا مدام عالمون نے زن لکھا ہی اوسکا نام
اہل عقبی وہ ہے نیکو سرشت روز و شب ساعی ہے لینے بہشت

طالب المولی مذکر

اس سبب لکھتا ہے وہ ورد دعا ہے فقط جنت عطے اوسکا دعا

طالب مولی ہے مرد با وفا چاہتا ہے کچھ نہین رب کے سوا
اے محمد حق کا طالب ہے مدام جز خدا سے کہہ تو اوسکو کیا ہے کام

اہل الجنۃ بلہ

گوش کہہ فرماتے ہین خیر البشر صاحب جنت ہین نادان بے خبر

چھوڑ کر خالق کو چاہین ہین جنان ہین وہ نادان اہل جنت بیگمان

بیان دوم سنتہای قیام

دوسرے ہاتھونکو باندھی زیر ناف بائین پر ہو ہاتھ دہنا سینہ صاف
اور روا ہے سینے پر دست زنان یعنے باندھے ہاتھ سینے پر عیان

تیسرے سجدے کی جا رکھے نگاہ کچھ نہ دیکھے کہتے ہین جز سجدہ گاہ
چوتھی پڑھے سبحانک اللہ کو تمام پانچوین اعوذ کو اے نیکنام

اور بسم اللہ چھٹے کہہ بیگمان ساتوین آمین کو آہستہ ہی جان

بیان سنتہای رکوع

اور سنت سات ہین اندر رکوع کہتے ہین یون عالمان با خشوع
پہلے کہہ اللہ اکبر اے اخی ہے یہ تکبیر رکوع سنت نبی

دوسرے گھٹنونپہ رکھنا دونون ہاتھ تا ادا ہو کر رکوع سنت کے ساتھ
اور جائز ہی بنزد حنفیان رکھو زانون پر کشادہ انگلیان

تیسرے دیکھے رکوع مین پشت پا چوتھی ہے تسبیح اے مرد خدا
پانچوین بعد از رکوع ہووے جدا تو سمع اللہ کو کہتا ہوا

اور چھٹی سنت ہے کہنا ربنا مقتدی کو یاد رکھ اے باخدا
ساتوین قومہ مین کچھ ٹھہرا ذرا ہے یہ مسنون نبی آگہ ہوشیار

بیان سنتہاے سجود

اور سنت سات ہیں اندر سجود | کو تین کچھ فرماتے ہیں اہل شہود
پہلے سنت جان تو تم تکبیر کو | یہ براے سجدہ کہتے ہیں کہو

دوسرے پیچھے رکھو بعد سجود | اور کلائی ہووے استادہ شہود
تیسرے دونون کفون کی درمیان | منہ کو سجدہ کے لیے رکھو وہان

چوتھی ہو کہ سوے کعبہ انگلیان | پانچویں تسبیح پڑھنا بیگمان
اور چھٹے فارغ ہو جب سجدے سے | دوسرے سجدے کو جاؤ بیٹھکر

ساتوین سجدہ مین دیکھو ناک کو | تا غم عقبی سے تم بے باک ہو
دیکھنا سجدہ مین ستہ بینی ضرور | رکھ تو اپنی چشم خود بینی سے دور

دیدہ احمق بین حق کے تئین منظور ہے | جو کہ خود بین ہے خدا سے دور ہے
مثنوی مین لکھی قول مولوی | اور سنے خود بینی کی اچھی شرح کی

دیدہ بینا از بقاے حق شود | حق کجا ظاہر از ہر احمق شود
لے برادر از خودی خود دور شو | با خدا لے عرق سحر نور شو

از خودی بگذر کہ تا یابی خدا | فانی حق شو کہ تا یابی بقا
ہین خودی را سر ببر باذو الفقار | بیخودی شو فانی مستانہ وار

ترجمہ حدیث کہ از مشکوٰۃ منقول است

نقل ہیں اک مجھسے امر دلگزین | تا نہ آوے تجھکو خود بینی کہین
یون روایت کرتی ہین بی بی یہان | تھے بنی یعقوب مین اک دو جوان

دو نہیں تھی باہم محبت آشکار | ایک فاسق ایک تھا پرہیزگار
کہتے ہین الفت مین دونون تھے | ہم نوالہ ہم پیالہ ایک تھے

ایک تھا فاسق نہایت بد عمل | تھا ولیکن دوسرا نیکو عمل
یعنے تھا فاسق کہا ہوشیار تھا | تھا خودی مین دوسرا لیکن نہان

کہتے ہین اک روز صالح نے کہا | تو بہ کر یعنے گنہ سے باز آ
روز رہتا ہے گنہ کے تو کنے | دیکھیے تیری وہان کیسی بنے

اسقدر مت کر گنہ اے خود پسند | دو جہان مین تو نہو گا سربلند
جانتا حق کو نہیں قہار کیا | ہجر سون کو دیگا دوزخ مین جلا

کچھ نہیں تیرا چلیگا پیش رو | اوس عذاب سخت سے ہر خوار و زشت
مین تجھے تحقیق دیتا ہون خبر | واسطے فاسق کے ہے نار سقر

مولوی نے مثنوی مین یہ بیان | یون کیا ہے نفس ظالم کا بیان
مشورت با نفس خود گر میکنی | ہر چہ گوید کن خلاف آن دنی

مشورت با نفس خود اندر فعال | ہر کہ گوید عکس آن باشد کمال
سنکے فاسق عجز کو لایا بجا | نہ تھی خود بینی کچھ اوسمین ذرا

چشم نم ہو کر کہا اے نیکنام | تو بہ کی مینے گناہون سے تمام
وہ رہائی اب مجھے دے یا خدا | اور گناہون سے رکھے مجکو جدا

تیری حالت پر کرے اپنا کرم | وہ تو ہے غفار اے مرد اکرم
سن سخن صالح ہوا اوسکا خصم | نیک و لیکن اپنی کہتا تھا وہ سچ

کچھ دنون کے بعد دیکھا برملا | فسق مین فاسق کو صالح نے پھنسا
ترش سو ہو کر کہا اے بیحیا | پھر وہی بدکام تو کرنے لگا

جس بدی سے تو نے کی توبہ تمام | اوس بدی سے پھر رکھا آخر کو کام
ہے قسم مجکو خدا کی اے جوان | حق تجھے جنت نہ بخشیگا وہان

یعنی مجھے پہنچے کے اسے بدسرشت
تو نہ دیکھے گا کبھی وہ بہشت
سنکے فاسق نے کہا ای محترم
رب باعز اغفار ہے صاحب کرم

مجھکو بخشیگا خدا ای دوجہان
مہربان ہے مہربان ہے مہربان
کہتے ہین بعد اس سخن کے چند سال
دونون شخصون کا ہوا آخر وصال

لیگئے ارواح کو اونکی ملک
باتجمل پیش خالق عرش تک
عرض کی جاکر فرشتون نے وہان
ہین یہ تیری دونون حاضر بندگان

حکم ہووے جو ترا رب کریم
ہم بجالانے پہ ہین بس مستقیم
حق مین فاسق کے ہوا امر اسقدر
اسکو دوزخ سے تم جنت مین رکھو

یعنے اسکو داخل جنت کرو
اور سخن صالح سے تم آنا کبھو
کہتا تھا تو روز فاسق سے یہی
حق تجھے جنت نہ بخشیگا کبھی

ہو تو ایس شخص کا مانع تمام
دیکھین تجکو ہر کہ تو ہے اسکا مقام
بسکے بخشا اوسکو تین باغ بہشت
تا ہمیشہ خوش رہے نیکو سرشت

اور کیا مسکن ترا نار سقر
رہ تو اس آتش مین جلتا ہے سبب
تو فقط تھا جانتا تھا مجھے
اسلیے دوزخ مین ڈالا ہے تجھے

یعنے تو جانے نہ تھا مجھکو رحیم
جانتا تھا وہ مجھے رب کریم
مومنونکی بخشش دیتے ہین گناہ
کو انھون نے ذکر کیے شام و پگاہ

لیک دل مین نیک ہے جو اعتقاد
شرم کرے جب گنہ ہو اوسکو یاد

روایت

کہتے ہین یون اوہان خوش خصال
تین چیزون سے ہے یا انکو زوال
قول ہر فعل ہے و جو اعتقاد
کرتے ہین ایمان مومن کا بیان

ایک ایک جا پر ہے جائز قول
اس سخن کی مجھکو پہونچی ہے سند
جس جگہ پر ڈر ہو دشمن کا تمام
اوس جگہ گر مشتبہ نکلے بکلام

اور پڑھنے کی نہو طاقت اگر
عالمون نے جب کیا جائز ادا
لیک دل مین نیک ہے جو اعتقاد
گو زبانسے اوسکی ہو ظاہر فساد

کہتے ہین یون عالمان ذی عقول
ہے صحیح مومن نزد اللہ و رسول
تا نہ تو ظالم کے شر سے الحذر
قعدہ کی سنت کو لکھا اب سبب

یعنے جو قعدہ مین ہین سنت تمام
گر تو ظاہر اونکو پیش خاص و عام

بیان سنتہاے قعدہ

کہتے ہین قعدہ مین سنت ہین بیان
متفق ہین عالمان ذی صفات
بیٹھے اول اپنے چپ پر برملا
دوسرے پانون کا تلوا ہو کھڑا

اور سرین پر جو بیٹھین مگر
ہے بیا او نہیر حکم الا کھر
تیسرے زانو پہ رکھو دونون ہاتھ
ہے یہ سنت آخری ہاتھونکے ساتھ

چوتھی ہووین سو کعبہ اونگلیان
پانچوین دل کی طرف دیکھنا عیان
مولوی کا یاد رکھو تو یہ کلام
مثنوی مین کہگیا وہ ذی مقام

کر تو اول اول شہدی بیدار تب
طالب دل اثبات بیکار
کار [illegible] بیگانہ مکن
در زمین دیگران خانہ مکن

لیست بر گانی تین خانگی تو
انہیں لیے اوسب تمنا کی تو
گر تو بیٹھا ہو برہنہ زندگی
بندگی کن بندگی کن بندگی

او بیٹھو بیٹھے خوبی پر تم درود
ساتوین انگو دعا بعد از درود
عالمون کا حکم ہے لے پا ہنیا
اس [illegible] کرسے ختم [illegible]

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ
اَلْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

فصل ہژدہم در بیان مباح

اُقْتُلُوا الْمُؤْذِیَاتِ قَبْلَ الْاَذٰی

اور نماز اندر مباح ہے باخدا
اس خبر سے عالموں نے ای اخی
لکھتے ہیں راوی ہیں یہ سے کہا
یعنے ایذا سے تو پہلے قتل کر
پانچویں بچھو چھٹے زنبور کو
گرچہ ہو حج میں یا اندر نماز

قتل موذی قبل ایذا ہی روا
جب مصلے پر سے آویں نگر
مار وا نیز حکم ہے پاپوش کو
ل اسکی ہے یا دست زیرا

اس سے یہ ثابت ہے نزد عالمان
کھٹمل و پشو و مچھر اور جوان
کہتے ہیں بچھو یہ ہے لعین خدا
عالموں کا قول ہے ای نور عین

قتل نو چیزوں کا کرنا ہے روا
قتل موذی کی اجازت ہے کہی
مار اوس شے کو جو ہو ایذا رسان
ل نہیں جسکی ہے اسنے نیکو ران
قتل کرنا اوسکا ہر جا ہے روا
رکھلے تو نعلین اپنی تحت عین

اَلنَّعْلَیْنِ تَحْتَ الْعَیْنَیْنِ

کیونکہ ہے پاپوش کیضر سے کلان
آٹھویں دیوانہ سگ ہو بر ملا

اس سے بچتا ہے ہر موذی کہان
اور نویں ہے قتل جائز سانپ کا

ساتویں موذی ہے یعنے چھپکلی
لیک رکھ منہ اپنا کعبے کو عیان

اسکو بھی پاپوش سے مل ای اخی
جب ہو وے قتل موذی ہر مکان

ترجمہ حدیث شریف کہ از مشکوۃ و مسند ابو حنیفہ است

نقل کرتے ہیں یہ ارباب سیر
دیکھکر اوس آگ کو خیر الامم
اور لکھا مشکوۃ میں ہے ہوشیار
اور کیا حضرت نے دستا پناہ دراز
جب نماز فرض سے فارغ ہوئے
دیجیے ہم کو مفصل یہ پتا
یعنے لایا تھا وہ اک لکڑی جلا
تا جلاوے لڑکوں کو گردون او سے

پڑھتے تھے حضرت نماز بخطر
ہٹ گئے کہتے ہیں پیچھے دو قدم

آگ سے شیطان نے لکڑی جلا
اور کہا حضرت نے کلمے عیان

یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْکَ ثُمَّ قَالَ اَلْعَنُکَ بِلَعْنَۃِ اللّٰہِ ثَلٰثًا وَبَسَطَ

تا کہ آوے ہاتھ میں وہ حیلہ ساز
پوچھنے اصحاب حضرت سے لگے
پیچھے ہٹنے کا سبب یا مصطفا
اس سبب سے دو قدم میں ہٹ گیا
یا بندھا در پر یہ نیچے رہے

پھر سے آگے ہاتھ کو جلدی ہٹا
کیا ہوا تھا آپ کو خیر البشر
جب یہ فرمانے لگے خیر الورا
اور دیا تھا ہاتھ جو بینے بڑھا
لیک یاد آئی سلیمان کی دعا

سامنے خیر البشر کے سے گیا
دی بنا مجکو تو اے خالق جہان
لعن کی اور سپر ہی نزدیں آ
اور ہوئے مشغول با امر خدا
جو ہٹے پیچھے یکا یک سر بسر
تھا یہ ابلیس لعین کا شعبدہ
پکڑا تھا ابلیس کو بہر سزا
واسطے اسکے کیا اوسکو رہا

ولولا دعوة اخينا سليمان لاصبح موثقا يلعب به ولدان اهل المدينة

بھائی میرے کی دعا ہووےگی رد — اس سبب سے نبی کی پھر اوسکی
کہ وہ کہتے حضرت سلیمان کی دعا — کہتے ہیں یوں عالمان یا خدا

یہ دعا کی تھی نبی نے آشکار — جو تصرف میں مرے پروردگار
ہے دیا تو نے خدائے دوجہان — ملک و مال و تخت شاہی بیگمان

اور کیے تابع مرے جن و بشر — سب تھے ہیں طاعت میں وہ مقام سحر
بعد میرے یا کریم ذوالجلال — ایسا مت دینا کسیکو ملک و مال

اور نکر تابع کسیکے جنیان — گر کرے گا تو وہ ہونگے سرکشان
اور نہیں وہ کرینگے فرمانبری — یعنی تجھسے وہ کرینگے سرکشی

کہتے ہیں ابلیس ہے از جنیان — لگ گئے تھے بر فلک قدسیان
وان عبادت حق کی وہ — جن تھا لیکن خاص بندہ ہو گیا

جب نکی فرمان حق کی پیروی — حق نے اوسکو بس نکالا اوسکی

فصل نوزدہم دربیان فاسد شدن نماز

اے محمد رہ تو ان چیزوں سے باز — یعنے وہ چیزیں کہ توڑیں ہیں نماز
کہتے ہیں فاسد ہیں سب چیزیں — یاد رکھ لکھتا ہوں میں با تمیز

جو کھنکارے آپ سے اندر نماز — اس سے فاسد ہوتی ہے اوسکی نماز
ایک جائز ہے اوسے گر ہو امام — بند ہووے اوس سے قرات تمام

ہے روا اوس شخص کو اے باخدا — ایک بار ہی وہ کھنکاری بلا
دوسرے گر چھینک کا دیو جواب — ٹوٹ جاتی ہے نماز اوسکی شتاب

تیسرے رووے مصیبت سے اگر — ہے یہ رونا اوسکا فاسد بے خبر
اور رووے جو محبت سے کوئی — اوسکی حق میں کہ گیا ہے مولوی

گر کیے گریہ ز شوق و از نیاز — رو نہ تھے یا دیر زگریہ آن نماز
چوتھی گر مانگے دعا اندر صلوۃ — مانگتے ہیں جیسے بیرون صلوۃ

یعنے دے مجھکو الہی ملک و مال — یا وہ زن دے ہووے جو صاحب جمال
یہ دعا جائز ہے نزد شافعی — اعظمی کہتے ہیں فاسد واقعی

ہیں دلیلیں اعظمی کی معتبر — کہتے ہیں ملکو ہے جو وے بخشا بشر
وہ طلب ہی دے اپنا بخت — مانگ لے اوسکو ہووے جو انسان جہت

گر دعا اس طرح مانگے آشکار — بخش مجھکو اے مرے پروردگار
اس دعا کو کہتے ہیں حنفی روا — مانگ حق سے اپنے اے مرد خدا

کیونکہ یہ طاقت نہیں رکھتا بشر — جسکو چاہے بخشے جنت سربسر
یہ وسیگا کام ہے بخشش عطا — جسنے نشست خاک سے آدم کیا

یعنی ہے اللہ بیشک مہربان — مومنون کو بخشیگا باغ جنان
پانچویں مفسد سخن ہے نیک نام — گر کرے قصدا ویا سہوا کلام

یہ صغیری میں لکھا ہے بے خبر — گر نماز اندر کوئی دیوے خبر
لے گیا تھا جو بشر گھر سے نکل — وہ ہوا داخل سنا ہم نے

یعنے آیا گھر میں کر سیر جہان — منتظر تھے جسکے اکثر مردمان
سنکے وہ بے ساختہ لے یا خدا — گر کہے الحمد شکر اللہ

یا پڑھے لاحول کو قصدا اگر — کہتے ہیں فاسد ہے لے والا گر
اور چھینکے گر خود کرے جسکو سلام — ساتویں دیکھے جواب السلام

آٹھوین گر آہ نکلے اے جوان
دسوین آوانہ سعفسہ ہے نزد عالمان
یہ خلاصہ مین لکھا اے مرد دین
اور ہنسی دوم ضحک اے ذی یقین
اور ہنسی اسکی سنے گر دوسرا
اس تبسم سے اگر کوئی ہنسے
یعنے گر ہو مقتدی آگے کھڑا
اور ادسے گر غیر سے آیت بتا
چودھوین فاسد ہے اے مرد خدا
یا کھلے پاؤنکی پنڈلی یا شکم
متفق ہین سب محشی اے اخی
عورتین پہنے ہین جو کپڑا رقیق
ستر ج پندرھوین کو کرے یہان
اور کرے سجدہ جو بر موٹ مشکو
یا جو ہو بسیار نہ پا گیا ہو
سولھوین کہتے کو جسکی پشت عن
ہے کثیرہ وہ عمل اے ذی صفات
یا کرے دو ہاتھ سے جس کام کو
بعد ہم فرماتے ہین اے بانیاز
پہلے لازم ہے اسکو پھیرے قفا

بیگمان فاسد ہے نزد عالمان
کہتے ہین جسکو کہ ہنسا مرد وان
ہے ہنسی مع بنا مین وہ کہتا نہین
ہوتی ہے اس سے فقط فاسد صلوٰۃ
ہے یہی سب نزد عالم قہقہا
سن طہارت اور نماز اوسکی ہے
پیچھے اسکے ہو وے اوسکا پیشوا
ہے یہ فاسد جو لقمہ غیر کا
ستر عورت ہو چہارم گر کھلا
بیگمان فاسد ہے مرد ذی ہمم

نساء کاسیات عاریات ممیلات مائلات ان کی — مشکوٰۃ

ہونے والی ہین برہنہ باتیقین
جسکے سچے ہین اوٹھین فی قوم
یا جو ہو ان کے سوا غلہ دگر
جو نماز اوپر پڑھیگا ہے تباہ
بے سبب فاسد ہے اے مرد نکو
باندھے جو دستار کو اندر صلوٰۃ
ہے کثیرہ وہ عمل اے نیکخو
ہو کوئی ترتیب جو صاحب نماز
بعد وقتی کو پڑھے وہ برملا

اور نوین گر اف کرین جو مرد وزن
گیارھوین کوئی ہنسے اندر نماز
قہقہا اول ہنسی اے بانیاز
ضحک اسکو کہتے ہین مرد اندر نماز
تیسرے خندہ تبسم ہے صریح
بارھوین جو ہو کھڑا پیش امام
تیرھوین فرماتے ہین اہل اصول
اور باہم اسپہ ہین عالم سبھی
اور کھلے زن کا چہارم عضو
اور پہنے زن اگر کپڑا مہین
مومنون کو میل مو پہنے والیان
رکھے تو پیچ یکو زمین پر استوا
یعنے گر کا کن ہو یا ہو باجرا
اور نخود گندم جو ہی جا بر نماز
ہفدہم گر جس سے ہو عمل کثیر
یا جو باندھے بند جامہ بے سبب
یا کرے اک ہاتھ سے وہ شوکا کام
یعنے گر اوس سے قضا ہون شش نماز
اور اگر ہو وقت تنگ کہ نماز

ٹوٹ جاتی ہے نماز اے جان من
اس سے رخصت ہے نماز اے بانیاز
اس سے جاتا ہی وضو و بھی نماز
جو ہنسے وہ خود سنے اندر نماز
مسکرانا جسکو کہتے ہین فصیح
ہے نماز اوس شخص کی فاسد تمام
جا کہ قرأت مین اگر آیت کو بھول
وسے اگر جائز ہے لقمہ مقتدی
یعنی جیسے کان ہین یا عضو کر
ہے نماز اوس زن کی فاسد یقین
کہتے ہین فرماتے ہین حضرت نبیا
اور اوپر میل کرنے والیان
تا نہ سجدہ مین رکھین وہ پیشانیا
یا عدس ہو یا ہو منڈوا بر ملا
گر نہ ہو جا اسپہ پڑھے اے بانیاز
کہتے ہین فاسد ہے بر ای غیر
یا اوتارے پاجامہ وہ بشیر
کہتے ہین یہ بھی کثیرہ ہے تمام
اور پڑھیگا وقت کی فاسد نماز
اور جب پڑھے وقتی ہے اسے بانیاز

اور قضا جیسے ہو بت ہنوز کی بیان — اوس سے ہے ترتیب ساقط بیگمان
کھاوی جو اونیسوین اندر نماز — اسکو فاسد کہتے ہین اے بانیاز

گرچہ کھانا خرد ہو مثل نخود — ہے یہ فاسد یعنی رکھتا ہے جو وجود
بیسوین پانی کا پینا ہے عیان — اسکو بھی کہتے ہین فاسد عالمان

بست یک گر ترک ہو رکن نماز — ٹوٹ جاتی ہے نماز اے بانیاز
یا قیام ویا ہو قرات یا رکوع — قعدہ آخر اور سجدہ باخشوع

بست و دو گر تن کھلو تین بار — وہ نماز اوسکی ہے فاسد بیشمار
اور فرماتے ہین اکثر عالمان — رکن واحد مین کھلا جاوے گر میان

بست و سوم کہتے ہین آخر مین ہم — گر کھڑی ہوں مرد و زن مین ضم
اور اگر ہو وے دوسری صف مین تو نا — یہ نہین فاسد ہے نزد عالمان

بست و چارم دیکھنا قرآن کا — کہتے ہین فاسد ہے پڑھنا ناظرا
بست و پنجم جو پڑھے قرآن غلط — اور قسمیہ ان سبھی سے بعض سقط

کہتے ہین تبدیل ہو معنی اگر — ہے یہ فاسد بیشتر اسکی خبر
ہا سے ہو رستے پڑھے گر حمد کو — جاتے ہین معنی بدل اے نیکخو

حاو ہا کا گرچہ مخرج ایک ہے — فرق انہین کہتے ہین معنی کا ہے
یعنی مخرج انکا حلقی ہے عیان — متفق اسپر ہین جملہ قاریان

حرف حلقی شش ہین سو اور ہین — ہمزہ ہا و حا و خا و عین غین
جائے حطی سے ہے حمد کبریا — چھوٹی ہا سے غیر معنی ہے بنا

روایت از فصول عمادی

اور روایت ہے عمادی سے عیان — ضاد کو گر ظا پڑھے اے مہربان
یعنی گر ظا سے پڑھیگا ظالین — وہ نماز اوسکی ہے فاسد بالیقین

اور امامت اوسکی ہے فاسد تمام — یاد رکھ یہ مسئلہ اے ذی مقام
بعضے کہتے ہین کہ وہ کافر ہوا — ضالین جسنے اگر ظا سے پڑھا

ضالین سے ہین معنی گمرہان — ظا سے ظلہ یعنی سایہ بیگمان
اور معنی ظالین سکے لئے اے اخی — سایہ کرنیوالی کہتے ہین سبھی

اور پڑھیگا ذال سے گر ذالین — معنی ذلت ہین اسکے بالیقین

وَلَا الضَّالِّيْنَ

امر حق ہے یون کہو اے مومنان — رب نہ دکھلا ہمکو راہ گمرہان

اٰمین

ایسے ہی کہہ ملک پروردگار — لفظ آمین ہی نہ قول کردگار
گوش سکو فرماتے ہین خیر الوریٰ — لفظ آمین قول ہے جبریل کا

انا اعلی ضاد کذا فی المشکوٰۃ

اور فرماتے ہین یون خیر البشر — مین ہون اہل ضاد اسکو دھیان دھر

یعنی کرتا ہون ادا حق ضاد کا — مومنو تم بھی ہو پیرو مصطفےٰ
ضاد سے یعنی پڑھو تم ضالین — پڑھتے تھے جسطرح ختم المرسلین

یا کرے آمین پر تشدید میم — وہ نماز اوسکی ہے فاسد اے ندیم
یعنی ملجا و اگر میم و الف — اسمین فاسد ہے نزد ذی شرف

اور پڑھے جو سین سے وہ استغفار — اوسکی ٹوٹی ہے نماز اے نیکخو
سین سے شمشیر کے معنی مراد — صاد سے گرمی ہے سکے معنے سکو تو یاد

اور نصر اللہ پڑھے گر سکین
اس سے جاتی ہے نماز اے نیک بین
صاد و بے نصر اللہ و خدا
ہم نبی کو دینگے نصرت برملا

یعنے فتح مکہ یا فتح دگر
ہم نبی کو فتح دینگے سر بسر
سین سے ہے نسر یعنی بت کا نام
یا ہیں معنی نسر کرگس کے تمام

یا پڑھے گر طا، تعدا باکی جا
وہ نماز اوسکی ہے فاسد برملا
یا حطب سے گر تا سے پڑھے
بس نماز اپنی کو وہ فاسد کرے

اور فلق میں من ہیں جتنے بلنیا
گر پڑھے او سے زبر فاسد نماز
یا پڑھی گر صاد سے الناس کو
اس سے ٹوٹے ہے نماز اسے نیکخو

اور جتنے ناس ہیں یا ہیں سین جو
صاد سے فاسد ہے پڑھنا جان لو

فصل بستم دربیان مکروہات

صلّوا كما رأيتموني أصلي كذا في مسند امام حنبل

کہتے ہیں یوں عالمان معتبر
ایکدن فرماتے تھے خیر البشر

بس پڑھو تم جیسی ہیں پڑھتا نماز
با حضور دل نماز یا نیاز
امر ہے یہ خاص است پر تمام
پڑھتے ہیں جو فرض اور سنت تمام

اس سے ہے عالموں نے برملا
کر دیا کامل سے ناقص کو جدا
گوش رکھ فرماتے ہیں پھر صلوا
ہینگے مکروہ [illegible]

گر نہ سہوا ور سمجھے ایکخوش صفت
کس لیے مکروہ کہ ہیں ہشتاد و ہفت
کہتے ہیں مکروہ جا سب ہیں تیس
یاد رکھ لکھتا ہوں میں [illegible]

پہلے یہ مکروہ ہے سنے باخدا
جامۂ سرخ و زرد جو پہنے رنگا
اور رنگنا عورتوں کو ہے روا
سرخ و زرد و سبز کا الا برملا

دوسرے مکروہ سکتے ہیں اسے
عاریت جامہ جو لے کفار سے
تیسرے جامہ ہو گر مال حرام
ہے یہ سب مکروہ تحریمی تمام

چوتھے گر ہوں بند جاکے کھلے
کہتے ہیں مکروہ تنزیہی اسے
پانچوین پر زر ہو جامہ جسکا گر
پہنے مردوں سے ہے کشیدہ ہے اگر

اور چھٹے جامہ ہو گر ریشم کا خاص
اسکو ناقص کہتے ہیں بالاختصاص
ساتوین پیچیدہ گر ہو آستین
اسکے بھی مکروہ میں شبہ نہیں

کہتے ہیں ہشتم وہ ہے ناقص ازار
جس سے جاویں ٹخنے چھپ اے ہوشیار
اور روا ہے عورتوں کو ٹخنے بند
تا نہ ہووے بے پچھے بد نگہ سے گزند

اور نوین مکروہ ہے کپڑا اسمیں
جسکے تاگے ہوں وہ تن انکے دین
دسوین ہے یہ مکروہ جامہ ہو ڈھیلا
[illegible]

گیارہوین جو شخص ہووے بے نماز
اوسکے جامہ سے بھی ہے ناقص نماز
گرچہ ہووے پاک زیبا پیشتر
کہتے ہیں اوسے پر پڑھ ایکخوش سیر

یعنے ہو وہ ستر پوش بے نماز
اسلیے مکروہ ہے اے باںیاز
بارھوین جامہ جو ہووے گھر میں ہو
رکھ سینے کو گر پڑھے ہے اسے پڑھو

تیرہوین ہووے جو کوئی تنگ سر
کہتے ہیں ناقص ہے اسے اے الاکبر
چودھوین مکروہ ہے اے محترم
گر کھلا ہو جسکا سینہ اور شکم

سینہ ہے پندرہوین بھی ناقص اے اخی
پہنے ہو جامہ نصاریٰ کا کوئی
سولھوین اور شخص کا ہووے لباس
رکھ گیا ہو جو امانت جسکے پاس

اوسکے جامہ سے پڑھیگا جو نماز
ہوگی ناقص وہ نماز اے باںیاز
ہفدہم جامہ جو را کر پہنے جو
بیگمان مکروہ ہے اے نیکخو

جامہ عصب انگیا رکھو ین کہتے ہیں سب
کہتے ہین انیسوین مکروہ ہے
بیسوین جامہ کمینہ ہووے جو
بست و یکم جو اوڑھے چادر پرانی
ہے روا اوسکو پہن کر مرد دین
بست و دوم گر گرے دستار
بست و سوم کہتے ہین اہل ہنر
یا نہ ہووے پائجامہ سر بسر
اور نہ ہووین جب کہ دونون جیب تنگ
اور پڑھے لیکن نماز کر دیگا
ہر کرا جامہ ز عشقے چاک شد
رکھے وہ دستار اور پہنے کلاہ
تیسوین مکروہ ہے سلے ہوشیار

چھپیں جو ہو سنون سے سبب
دھوتی باندھے جو نماز اس سے پڑھے
جسکو کہتے ہین کرزی سے لنگو
مثل زن مکروہ ہے اے ذی ہنر
تا کہ لٹکین آستین سے گو بلین
ہے کرہ وسکا اوٹھانا بے سبب
بے سبب آنچہ جو ہووے کمر
اور پہنے ہو وے وہ جامہ اگر
وہ بر اس سے ہے آیا تمیز
ہے یہ حکم عالمان اے ہوشیار
او ز حرص عیب کلی پاک شد
نزد عالم ہے یہ ناقص خواہ مخواہ
لٹکے گلے مین ہو جو مصحف اسکا

اور پڑھے مکروہ ہے اوسپر نماز
یعنے دھوتی باندھتے ہین مشرکان
یعنے یہ مکروہ ہے بہر نماز
بست و دوم کہتے ہین یون عالمان
بست سوم جو بند جامہ پر رہا
بست پنجم گوش رکھ اے با خلل
بست و ہفتم ہو فقط سینہ انار
کہتے ہین ناقص ہین وہ پیر و ملا
یعنے ہے مکروہ وہ شخص کب
اور کہا ہے معنوی نے یہ سخن
بست و ہشتم سن تو اے مرد آگہ
کہتے ہین بست و نہم مکروہ کو
اور گلے مین تم نہ ڈالو یہ سنو

یا اور رکھہ یہ مسئلے با تمیز
اسلئے سمجھ ایمان جہان
جامہ گر ہو وسلا استیاز
جو لباس سحر اور سے سگیان
وقت پڑھنے کے نماز ایسے شخص کا
ہو گر دا گرد بندھا دستار کا
اور نہ ہو جامہ گلے مین جسکا دیکھ
ہے یہ بیشک آرے تو شک نلا
اوسکا جامہ برگ نہ یا پشت جا
مثنوی مین دیکھ تو ایجان من
پاس جسکے ہو وے دستار و کلاہ
ہو وے گر بازو کنان جامہ جو
کہتے ہین تعویذ اور تسبیح کو

بیان مکروہات جاے نماز

اے محمد اوس جگہ بیٹھ تو ا
پہلے ہے مکروہ بیگانی جا
بے اجازت اوسکی پڑھنا نا روا
تیسرے مکروہ ہے جا قمار
جب تلک فیصل نہ ہو وہ ایجوان
غصب کی جا عالمان ہے وہ زمین

جو جگہ مکروہ ہے بہر نماز
اوسکو مفتی نے نہین جائز لکھا
کیونکہ ہین یہ دشمن دین خدا
ہو رہی ہو جس جگہ جھگڑا ہا
ہے وہ جا مکروہ نزد عالمان
لیوی جو نا حق مسلمانون سے چھین

کہتے ہین اٹھتیس جا سے عالمان
دوسرے مکروہ جا کر یہ ای نحوست
اور رد وا ہے وہ زمین کی خوب سنہا
چوتھے ہے جا خصومت گو بسر
جا پنجم غصب ہے بانیا
اور غنیمت کا فرنگی ہے حلال

نا روا ہے مومنو پڑھنا وہان
کافر فرنگی ہو جس جا بیت
جس زمین پر کر گئے شون جہاد
جس زمین پر ہو سکے جھگڑا بسر
جو پڑھے گا اوسپہ تو ناقص نماز
جو کہ ہو وارا لحرب اوسکا مکان

اور چھٹے وہ جا ہے نزدیکی ہو گنہگار — ہو نجاست جسکے آس پاس
ساتوین ایسی ہے جس جا بوسے مے — ہے نماز اوس جا بھی ناقص سند

آٹھوین اوس بام پر ہے نار و — جسکے نیچے ہو نجاست وہ کنا
اور نوین جس جا ہو آتش شعلہ زن — سامنے سجدے کے اے اخوان من

دسوین گر ہو شمع روشن یا چراغ — سو برو سجدہ نکیجئے اہل فراغ
گیارھوین حمام مین جایز نہین — اس سبب سے گھر ہے ابلیس لعین

ترجمۂ حدیث شریف

یاد رکھ فرماتے ہین خیر الوریٰ — یعنی ہے حمام گھر شیطان کا
کیونکہ وان ہوتا ہے غسل مرد و زن — اسلیے جایز نہین اے مہربان

بارھوین سمجھائیے بتخانہ تمام — پیش بت سجدہ کو کرنا ہے حرام
تیرھوین ناقص سلخ خانہ کی جا — چودھوین کوچے مین اے مرد خدا

ہے مکر یہ اوس جا پندرھوین مکان — شاہرہ مین جو پڑھے ابا نیان
کہتے ہین جایز ہے لیکن ایک جا — متصل ہو کھیت سے کے گاؤ

جہب علما مین امر دو نہی — لیک جایز کھیت پر اصلا نہین
سولھوین کہ وہ ہے صحرا کی جا — سن بغیر از سترہ کے ای با خدا

بیان سترہ

کہتے ہین سترہ اوسے اے ہوشمند — یعنی ہو مثل گز لکڑی بلند
اور دراو سکا عرض انگلی کا ہو — گر نہ استادہ اسے لے نیکخو

خواہ صحرا ہو اگر یا ہو وہ راہ — سترہ کر استادہ پیش سجدہ گاہ
پڑھ نماز فرض اوسی جا بیخطر — کچھ نہین صحرا و میدان سے ضرر

ہفدہم وہ جا جہان ناجا بجا — ہے ہم جس جگہ پر چکی چلے
نوزدہم کر وے ہے ماتم کا گھر — بیسوین جسجا بندسے ہو دنشتر

بست و یک وہ جا ہے ناقص بیگمان — کہتے ہین جسکو طویلہ مردمان
بست و دوم ہووے جس جا گوسفند — بست و سہ بیلونکی جا ہو ہوشمند

بست و چہارم کہتے ہین اہل ہے — سامنے سجدے کے ہون حیوان اگر
بست و پنجم لکھتے ہین تصویر گر — سامنے مکروہ گر سجدے کے ہو

اور نمود سے گھر مین بھی صورت ہے — دیکھ گھر خوش ہوتا ہے دیو پری
ہو نہین مکروہ اے مرد خدا — یعنی ہو تصویر جسکا سر کٹا

اور نہ ہے مکروہ تصویر درخت — اوس سے کچھ مطلب نہین ہے نیکبخت
بست و ششم کہتے ہین تلوار گر — سامنے سجدے کے رکھے سامنے جو

بعضے جایز کہتے ہین اے سینہ صاف — نزد بعضونکے ہے اسمین اختلاف
کہتے ہین شمشیر ہونگی اگر — سامنے سجدے کے استادہ نکر

جنبش ہے مکروہ بیشبہ میان — ہے وہ جایز ہے نہین ہو گر نہان
بست و ہفتم ہو کوئی جسمی نشستہ نشین — کہتے ہین مکروہ اسے اے مہ جبین

بست و ہشتم ہو جو تاریکی عیان — ہے وہ جا مکروہ نزد عالمان
بست و نہ گر ہو مصلا خوشنما — ہے نماز اوسپر بھی ناقص بلا

تیسوین مکروہ ہے اے خوش سیر — گر پڑھے کعبے کے کوئی بام پر
ناقص اوسکو کہتے ہین اکابر نیا — جو پڑھے مسجد کی غرفے مین نما

ہو جہاں سی دوم بانگ جرس ۔ ہے وہ جا بیشک برا ہمنفس
سی سوم ہو جو بھڑجی کی دکان ۔ کہتے ہین مکروہ وہ جا المان
سی چہارم ہو وہ جا کے ذی صفات ۔ جو کہ ہو جنبش مین ہنگام صلوۃ
بیٹھے جیسے چار پائے ہین تمام ۔ آتی ہے جنبش مین انسان سے مدام
سی پنجم کہتے ہین اسے بانیاز ۔ تنگ جا مکروہ ہے پڑھنا نماز
سی ششم ہو جگہ مکروہ ہے ۔ ہو جہاں استنجا لے فرخندہ پے
سی ششم گوش کر لے نیکخو ۔ ہے یہ ناقص سامنے تربت جو ہو
سی ہفتم کہتے ہین مرد نیاز ۔ جو پڑھیگا قبر کے اوپر نماز

روایت

ابن عباس اسکا کرتے ہین بیان ۔ تین شخصون پر ہے لعنت بیگمان
جو پڑھے گا قبر کے اوپر نماز ۔ لعن اوسپر کرتا ہے بے نیاز
اور کرے جو روشنی قبرون پہ جا ۔ اور یہ لعنت ہے خدا کی برملا
تیسرے عورت جو جاوے قبر پہ ۔ لعن کرتا ہے خدا اسپر کہو

بیان مکروہات تکبیر اولی

اے محمد کہتے ہین جملہ فقیہ
دوسرے پڑہ جاوین گر کانون سے ہاتھ
تیسرے رکھے برابر جو کہ ہاتھ
اور جائز ہے بر نزد حنفیان
اور چھٹے اکبار مت کو زینہار
ساتوین مکروہ ہے سلے نیکخو
کہتے ہین یون عالمان فہیم تمام
دوسرے مکروہ ہے اے خوش سیر
چوتھے دیکھے زور جو اک پانو پر
اور چھٹے مکروہ اے سینہ صاف
ہے روا ہاتھون کا رکھنا زیر ناف
اور نوین ہاتھون کو لٹکاوے اگر

ساتھ ہین مکروہ تکبیر اولی مین کراہت
ہے یہ ... ہاتھ نکلے آستین
ششم ہین مکروہ ... ہاتھون کی انگلیان
رکھو سینہ حال پر تم انگلیان
یعنے اکبر کو اکبر ہے ہوشیار

اولین مکروہ ہے ... نگاہ
کہتے ہین مکروہ کھول دے انگلیان
پیچھے گر ہو دین کشادہ انگلیان
پانچوین اللہ کا ہے ... الف
یعنے اکبار رسن مجھ سے عیان

بیان مکروہات قیام

پندرہ مکروہ ہین اندر قیام
رکھے جو پانون کو اپنے پانو پر
اور اوٹھے گر پانے دو دم ...
ہاتھ اپنے باندھے جو بالاے ناف
کہتے ہین اسمین نہین کچھ اختلاف
مذہب حنفی مین ہے ناقص کر

پہلے پانون کو کہے جو اپنے ہم
تیسرے جو ہو کھڑا پانو کے بل
پانچوین گر فرق ہون قدمون کی جا
ساتوین مکروہ ہے ... نگاہ
آٹھوین ... نظر کو
کروہ ... پہونچے

ہاتھ اپنی آستین مین رکھے جو
یعنے زمہ گوش ... دومیان
ہاتھ جاوین جبکہ کانون کو ... دونون
اوس الف پر مد ... نہ ...
اسم ہے شیطان ... نگاہ
بے اوٹھائے باندھے جو ہاتھ کو
یعنے ملا دین اگر دونون قدم
کہتے ہین مکروہ اسکو برمحل
چار انگل سے زیادہ بر ملا
ہاتھ کو باندھے گا اسی والا گہر
دوست جیب پہنے پر رکھے اپنے جو
گیارھوین مکروہ ہے تکیے سے تھم

بارھوین جو باندھے پا پست دست
چودھوین مکروہ ہے ای نیک بخت

باندھتے ہین جیسے جو مغرور سست
گر تکلف سے جو گرادے کوئی

تیرھوین از خود سے اندر نماز
کہتے ہین ناقص ہے پندرھوین نماز

سے ہو ناقص پر بلا ملے با نیاز
یعنے جو رکھے نہ اپنا سجدہ گاہ

بیان مکروہات قراءت

ہین قرات کا بیان ای ورد مند
اور دوم مکروہ پڑھنا ایک ہی
ور نوافل مین ہے جائز بیگمان
پانچوین مکروہ نزد قاریان
اور چھٹے مکروہ ہے ای باخدا
آٹھوین مکروہ ہے ای خوش سیر
دسوین یہ مکروہ ہے ای با نیاز
بارھوین انگشت پر ای ہوشیار
چودھوین مکروہ کہتے ہین ای
جو پڑھے اسواسطے سورہ یہی
چھند ہم بسم اللہ گر چھوڑ کوئی
اور رکھنا اونیسوین ای ہوشمند
سلے حمد کر میان ان کا شروع
پہلے یہ مکروہ ہے ای خوش سیر
غیر سے جسکی ہم ہون ان کلیان
پانچوین مکروہ ای مرد خدا
اور چھٹے جسنے کیا سر کو نگون

کہتے ہین مکروہ آہین نزد
یعنے سورہ خرد پر سورہ کلان
جانکے سورت پڑھے وزد میان
ایک سورت جو کہ چھوڑے درمیان
حرف جو اک اک پڑھے کر کے جدا
جو پڑھے آیت کو آیت چھوڑ کر
چھوٹی آیت جو پڑھے اندر نماز
جو کرے تسبیح و آیت کا شمار
جو قرات کو پڑھے گا راگ سے
تا جماعت مین ہی اہل عقد
یعنے سورہ فاتحہ پر لے اگی

پہلے جو سورت پڑھے پیچھے کی گر
تیسرے کرنا مقرر سورہ ایک
چوتھے یہ مکروہ ہے ای ذی صفات
اور ہے جائز کہتے ہین اہل نفس
ساتوین فرماتے ہین نیکو صفات
اور نوین کہتے ہین اسکو ہوشیار
گیارھوین مکروہ ہے ای نیک
تیرھوین پڑھنا قرات کا در نماز
اور پندرھوین قرات پر بلا
سولھوین مکروہ ہے ای باخدا
کہتے ہین اٹھارھوین اسکو

دوسری رکعت مین جو بالا اگر
کہتے ہین مکروہ ہے ای مرد نیک
نصف سورت جو پڑھے اندر صلوٰۃ
چھوڑ سے سورہ درمیان میں جائز
جلد سورت جو پڑھے اندر صلوٰۃ
جو پڑھے گا فرض مین آیت دعا
عصر و پیشین آیت سجدہ جو پڑھے
جبسے تنگ ہون مقتدی ان نماز
کہتے ہین یون عالمان باخدا
جو کرے اعوذ کو قصداً قضا
جسنے قصداً ترک آمین کو کیا
جو پڑھے اعوذ یا آمین بلند
یا ورکھنا انکا سنت ہے مدام
کہتے ہین مکروہ ای حق پرست
نزد عالم ہے ملا سر نا پسند
حکم ہے قدمون پہ رکھو نظر
پشت سے گر ہو رکوع مین جھکا

بیان مکروہات رکوع

یعنے جو مکروہ ہین اندر رکوع
جسنے تکبیر رکوع چھوڑی اگر
یعنے زانو پر رکوع مین بیگمان
جو نہ رکھے اپنے قدمون پر نگاہ
بیچ ہی جاوے سر گذر حد سے برون

کہتے ہین مکروہ ہے یہ تمام
دوسرے بالا ہون کر ان سے دست
چوتھے رکھے جو رکوع مین چشم بند
یہ سخن فرماتے ہین اہل خبر
ساتوین مکروہ نزد ہوشمند

کہتے ہیں ہموار رکھو پشت کو — تا نہ کوزہ پشت تم معلوم ہو
اور نوین مکروہ ہے اوس پر تمام — جو رکوع سے ہو کھڑا قبل امام
کہتے ہیں ٹھہرے ذرا بعد قیام — تک موافق سمجھے آئینگا نام
دسوین اٹھین کرے آہستہ اگر — جو سمع اللہ کو چھوڑے کوئی
بارھوین تو کہ جو چھوڑے اگر — ہوگا محشر مین پشیمان وہ بشر
تیرھوین قومہ ہے جب سجدہ کو جاے — ہاتھ سجدہ مین کو وہ آگے اوٹھاے

اٹھوین تسبیح پڑھنا رکوع ان — تین دو کم و بیش افزون ہیں یان
اور امام ہو جو رکوع مین سلسلی — جاتے ہی شامل ہو جو مقتدی
بعد اوسکے پھر رکوع آ کے پا — ہے نماز مقتدی کا ادا
گیارھوین مکروہ ہے لے نیک پ — رہنا کو ترک ... ہے
کہتے ہین قومہ آ کے لے با خشوع — بعضے جو کہتے ہین ... کرکے رکوع
بیگمان مکروہ ہے ... — بعضے کہتے ہین کہ ہے عمل کثیر

بیان مکروہات سجدہ

سن تو مکروہات سجدہ کا بیان — مستحق اسپر ہین اکثر عالمان
اولین غیبت ہے لے مرد خدا — جو کرے تکبیر کو قصداً قضا
تیسرے مکروہ ہے با گرش دل — گر نکالے زانو سے جامہ کہ ...
پانچوین مکروہ ہے سینت تر

سجدہ مین تسبیح نہ پڑھنا ... — تین کہ ہو جو ... بیشی تمام
دو سے کم تسبیح پڑھنا باز وہ — یا پڑھے کم تین سے ای مرد وہ
چوتھی جدا از خود کریگا چشم بند — سجدہ مین مکروہ نزد ہوشمند
... تسبیح ... والا کہیں

ترجمہ حدیث شریف

گوش کہ فرماتے ہیں حضرت نبی — پیٹ جاوے سجدہ مین گر مقتدی
حشر مین دیکھینگے سر بھیجا عیان — منہ گدھے کا اوسکا ہوگا بیگمان
اور چھٹے گر ہون کشادہ انگلیان — سجدہ مین مکروہ نزد حنفیان
ساتوین مکروہ ہے اوس پر عیان — جو نہ رکھے سو کعبہ انگلیان
اور نوین اسکو بھی مکروہ جان — رکھے جو کہنی اگر بالاے ران
گیارھوین مکروہ ہے ای مرد دین — رکھے جو سجدہ مین نہیں گر نہ جبین
کہتے ہین بازو کو رکھ اپنی کشادہ — تا نہ بغلون سے ملین اے خوش نہاد
چودھوین کہتے ہین اسکو عالمان — سجدہ مین پا کا اوٹھانا بیگمان
ہے یہ پندرھوین کریہ آ حق پرست — جو نہ زانو کو مقابل رکھے دست

بعد ازین ہو ... امام — کہتے ہین اوس مقتدی کا ... نام
یعنی کر دالیگا خدا اوسکو گدا — مقتدی سجدہ مین جو پہلے گیا
ہے یہ با ... رکھے ... انگشت کے — تا جدا انگلی سے انگلی ہو
آٹھوین ناقص ہے ای مرد دین — گر لگین سجدہ مین گھٹنے بر زمین
دسوین کہتے ہین سجدہ با خطا — جو نہ رکھے ناک کو سجدہ مین جا
بارھوین فرماتے ہین عبد ودود — گر ملین بغلون سے بازو در سجود
تیرھوین کنکر ہو گر سجدہ کی جا — سب ہٹے اوسکا اوٹھانا نا روا
اور اوٹھین گر پاؤن دونون — وہ نماز اوسکی نہوگی اے پسر
کہتے ہین جائز ہے سجدہ ... — رکھے تو زانو کو مقابل اپنے ہاتھ

سولھوین مکروہ ہے اے نیک شیر
یعنی قعدہ ہی کو نہ لایا بس بجا
حکم ہے جب ہو چکے سجدہ تمام

جب کہ تسبیح ہو پڑھتا بیٹھے
چوڑ ... دو شخص جو ...
ہاتھ رکھے زانو پر اٹھ کر قیام

سن تو ستر ھوین کو لے دل آگاہ کر
کہتے ہین اٹھارھوین اسکے نظیر
اور یہی ہے حکم جب تشہد کو جا

جسنے دو سجدے کیے پھر اگر
جو اٹھے گا ہاتھ رکھکر بر زمین
ہاتھ اپنے زانو پر رکھتا ہوا

بیان مکروہات قعدہ

اے محمد حال قعدہ گوش کر
دو سے کثر فرماتے ہین اہل سیر
اور بیٹھین عورتین پاؤن بچھا
پانچوین قدمونکو دے کھڑا بچھا
ساتوین جو انگلیان سیدھی نہ ہو
اور نوین مکروہ ہے اے ذی ہنر
گیارھوین مکروہ ہے اے با خدا
تیرھوین یہ بھی ہے مکروہ نشان
چودھوین مکروہ ہے اے سر تمام
جیسے شانون پر نگی اپنے نظر
اب بیان مجمل کا سن اے ہوشیار
پہلے ادون شخص کی قے ہو نماز
تیسرے غایط کی ہو حاجت جسے
یعنی ہے مکروہ اوسپر واقعی
اور چھٹے منہ مین اگر ہے کچھ زبان
منہ مین بھر اوسکے تمھارے ...

اسمین ہین مکروہ جو دیکھا ...
چار زانو اسمین جو بیٹھے اگر
... پاؤن پر ... مرد خدا
بیٹھے گستردہ زمین پر برملا
یعنی زانو سے گذر جاوین پا
جو نہ رکھے وہ نظر دل کی طرف
بیٹھے جو قعدہ مین تکیہ لگا
ہو نہ جسے قصد اور ... تمام
جو نہ دیکھے شانون کو وقت سلام

کہتے ہین مکروہ اول آخری
تیسرے تلوا نہ رکھے جو کھڑا
چوتھی گر ہون پاؤن دونون ایک طرف
اور چھٹی قعدہ مین جسکی ہو گمان
آٹھوین یہ بھی ہے ناقص ہے خلاف
اور دسوین کہتے ہین اے عالم زبون
بارھوین فرماتے ہین اہل کشود
پڑھ چکے تم تشہد کو اے مومنو
نقل اسکی کی گئی ہین بلوی بیان

قعدہ مین جو مثل سگ بیٹھے کوئی
یعنی اپنے پاؤنکا اے با خدا
کہتے ہین مکروہ ہے اے ذی شرف
جو ہل گر زانو پہ ہو وین انگلیان
جو کہ پیشانی کرے قعدہ مین جا
بیٹھے جو قعدہ مین ہو کر سر نگون
چھوڑ کر قعدہ مین ... قصدا ...
حکم ہے دونون درود ...
یون حسن بصری نے فرمایا عیان
توڑ دو پھر سے تم اوسکا ...
یا در کھ لکھتا ہون مین اسکو تمام
نقص ہے اس حال مین گر تم پڑھو
کہتے ہین ناقص ہے بو کلی نماز
اور گرسنہ وہ پڑھے ناقص تمام
ہے یہ ناقص بیگمان اے ہوشیار
جو نماز اندر کرے بینی کو پاک

بیان مکروہات مجمل

گر تو مجمل کو مفصل ...
جو پڑھی در وقت تنگ آ ...
اور نہ کی رفع حاجت کو ...
جسنے کھا کر کچھ اگر کلی نہ کی
ہے نماز اندر یہ نقصان ...
تھوک کو قدمون کے آگے ...

کہتے ہین مکروہ ہین تینتیس عام
دوسرے جو حاجت پیشاب ہو
چوتھی بعد از کھانے کے اے بانیا
پانچوین موجود ہووے گر طعام
ساتوین تھوکے یمین ...
آٹھوین کہتے ہین یون ...

اور نوین خوشبو سے بو بیوی اگر دسوین جو انگلی کو چٹکاوے اگر گیارھوین تھی بھی ہے برے مرد نگر ہین کہ دو دو دفعہ کھجاوے اپنے جو
بارھوین فرماتے ہین نیکو صفات ہے یہ ناقص اے اگھنا اندر صلوٰۃ تیرھوین کروہ کرتی ہین قم کہتے ہین سے زور سے جو اپنا دم
یعنے ہانپے جو کوئی اندر نماز ہے یہ ناقص بر ملا آبا نیاز چودھوین انگشت کو آکو شخصال چھیڑ دانتو نین جو مانند خلال
ہے یہ پندرھوین بھی ناقص بر ملا گر پکارے کوئی سر کو دے ہلا سولھوین لکھتے ہین راوی ہے جوڑ بالون کا ہو گر بالا سے سر
ہفدہم مکروہ ہے اے ذی صفات ہو کہ ڈاڑھی مین لگا دے ہاتھ پات ہجدہم فرماتے ہین آبا ... دیکھ شرح کنز مین یون ہے لکھا
کہتے ہین پڑھتا ہو کوئی گر صلوٰۃ اور کرین مو آدمی ... سیا ... گوش دل سے جو سنی ... لوکان ہوگی ناقص وہ نماز ایجان من
کہتے ہین او نیسوین اہل سیر پیش و پس سے کھینچے جو دامن اگر بیسوین دیکھے جو کوئی چھت ... بست ہے یہ ناقص اے اخی ... کاست
بست و یک بھی ہے ناقص سربسر بلکہ کن انکھیون سے جو ادھر ادھر بست و دو پڑھتا ہو کوئی ... اور خیال ... سر کرے ایکو ...
بست و سہ دیکھا فتاوی مین لکھا گر کرے دل مین کسیکو بد دعا بست و چار ... گر امام مقتدی ہون ... مگر تمام
یا جو ہووین مقتدی بالا اگر اور امام ہووے تلے تنہا مگر بست و پنج ... یک جا ... ہووین جس جا پہ بہت سے مقتدی
وان امام ہووے کھڑا بالا اگر مقتدی نیچے ہون استادہ مگر بست و ششم پڑھ چکے جس جا امام ہوان جماعت دوسری ناقص تمام
بست و ششم کہتے ہین اہل خبر مقتدی ہووین مصلے پر اگر اور زمین پر ہے مصلے ہو امام ہے نماز مقتدی ناقص تمام
بست و ہفتم گوش کھڑا ہو جدا ہو جو تنہا صف کے پیچھے کھڑا بست و ہشتم پہنے ہو ٹوپی امام باندھی ہون گر مقتدی ...
کہتے ہین صاحب ... مقتدی کی ہوتی ہے ناقص نماز بست و نہ مکروہ ہے ... کہ نہو وے طفل استادہ بہ صف
ہو اگر بائین طرف کو بر ملا کہتے ہین جائز ہے اے مرد خدا تیسوین ناقص ہے اے نیکو سرشت جو کرے گریہ بہ امید بہشت
سی و یک بھی ہے ناقص اے اخی خوف سے دوزخ کی روتے جو کوئی سی و دو مکروہ ہے اے خوش خصال گر کوئی باندھے نماز اندر خیال
سی و سہ کہتے ہین اکثر عالمان ہو جمہائی سے بھی ناقص ...

ترجمہ حدیث بروایت ابو حنیفہ

یہ روایت ہے باخبار صحیح یون محدث لکھتے ہین ... ایکدن فرماتے تھے خیر البشر ہے جمہائی فعل شیطان گوش کر
گر جمہائی جو کرے گا در نماز ہوگی ناقص وہ نماز اے پاکباز اور جمہائی جسکو آوے بر ملا منہ نہ کھولے اوسکو لیوے چھپا
تھوکتے ہیں اوس منہ مین ابلیس لعین گر جمہائی مین کھلا رکھے دہن اور روایت ہے صحیح مشکوٰۃ سے ہنستا ہے ابلیس اس سے ...

خندہ زن ہوتا ہو ملعون بیجد	یعنے ہنستا ہو ہنسائی دیکھکر	گر جمہائی آوے جو ہو کم دکانت	ہے یہ لازم رکھے منہ پر دست راست
کہتے ہین اسکو اشارہ عالمان	رکھے منہ پہ ہاتھ اپنے بیگمان	یعنے اب عاجز ہو نہین اندر نماز	جز مددگار کریم کارساز
ہے نہین کوئی مرا فریاد رس	اور نہ طاقت ہو مجھے روکنے کی بس	گر ہلاؤنگا مین اپنی دست و پا	بس مری ہوگی نماز ناروا
اس سبب سے مین کیا ہے منہ کو بند	تا نہ پہونچے فعل شیطان سے گزند	بھاگتا ہو وہ سے شیطان ہر	منہ کو بند اوس شخص کے دیکھے اگر
اور جمہائی سے جو بیرون نماز	ہے یہ اوسکا سنت آبا نیاز	یعنے آوے گر جمہائی ناگہان	دست چپ کی پشت رکھے منہ پہ
ہے اشارہ یہ بھی اکثر خدا	اپنے منہ پہ ہاتھ رکھے برملا	یعنے طاقت نہ ہو مجھمین شہا	از رہ لطف و عطا پروردگار
آوے گر نزدیک تکبیر و یقین	فصل بست و یکم در بیان فاسد شدن امامت		ماروںگا منہ پہ طمانچہ بالیقین
سیزدہ ہین شخص جنکا اقتدا	ہے امامت جنکی فاسد بیگمان	پہلے ہو گر طفل نابالغ امام	ہو وہ امامت اوسکی ہے فاسد تمام
دوسرے فاسد ہے زن کی اقتدا	تیسرے خنثے کی اے مرد خدا	چوتھے گر ہووے برہنہ پیشوا	جامہ پوشونکی ہے فاسد اقتدا
اور جماعت گر برہنہ ہو تمام	پانچ مین ہو وہ صفت کہ ستاوہ کا امام	اور نہ ہووے پیش یعنے اک قدم	کہتے ہین جائز ہے اور الاہم
اور جاکو اوس جگہ پر جامہ [illegible]	وہ نہ رکھے فرق پر آوے چھوڑ	گر اوسے ہووے شخص دیکھے بھر نظر	ہوگا روز حشر مین رسوا اگر
پانچوین جو شخص [illegible]	اقتدا اوسکی بھی ہے [illegible]	یعنے رکھتا ہو رکوع مین گر دام	فرض ہر رکعت مین ہے کرنا قیام
اور چھٹے جو فعل [illegible]	کہتے ہین فاسد ہے اوسکی اقتدا	ساتوین امی اگر ہووے امام	ہے نماز عالمان فاسد تمام
آٹھوین جو ہو شرابی پیشوا	ہو نشے کے وقت امامت [illegible]	کہتے ہین اوسکی ہے خود فاسد نماز	گر پڑھے گا وہ نماز اے بانیاز
اور نوین [illegible]	اقتدا اوسکی بھی ہے فاسد [illegible]	دسوین جاری ہو شکم سے جسکے نار	یا ہو جاری اوسکا قطرہ کہو تو یار
اور دسوین [illegible]	یا وہ ہووے مقتدی یا بانیاز	اور نہ ہووے پیشوا یعنے امام	اقتدا اوسکی بھی ہے فاسد مدام
گیارھوین مسبوق [illegible]	کہتے ہین فاسد نماز مقتدی	یعنے وہ مسبوق ہو اسے با خدا	ہو جو شامل دوسری رکعت مین آ
بارھوین لونڈا اگر ہووے امام	اقتدا اوسکی بھی ہے فاسد تمام	تیرھوین جو شخص پڑھتا ہو قضا	پیچھے اوسکے نارواسے اقتدا

فصل بست و دوم در بیان اختلاف امامت

تین شخصونکی امامت مین ہم	اختلاف اسکا ہے [illegible]	پہلے جو صاحب تیمم ہو امام	مقتدی ہون با وضو اوسکے تمام

مختلف ہے یہ بنزد عالمان — اوسکا عالم ہے خدا ہی غیب دان
دوسرے بے عذر بیٹھے جو بشر — مقتدی اوسکے کھڑے ہوں سربسر

تیسرے گر زن کی زن ہووے امام — مختلف ہے یہ بنزد خاص و عام
بعضے جائز کہتے ہین آبا خدا — چاہین آپس مین کرین وہ اقتدا

ہووے لیکن زن جو انمین پیشوا — بیچ مین صف کے ہو استادہ بجا
اور نہ ہووے پیش بیٹھے یکقدم — مثل صف ننگون کی ای مرد اہم

فصل بست و سوم در بیان مکروہات امامت

نوزدہ شخصونکے پیچھے جو نماز — گر پڑھی مکروہ ہے اے بانیاز
کیونکہ ہے جای نبی ای مومنان — یہ امامت ہے خلافت بیگمان

چاہیے اوسکی کرین سب اقتدا — کچھ نہ ہووے نقص جسمین برملا
ہے امامت ملتے لوگونکی کریہ — مستحق ہین جملہ مردان فقیہ

پہلے گر ہووے حرامی جو بشر — اقتدا مکروہ اوسکی سربسر
دوسرے بھنگڑ ہوا یا ہو پوستی — ہے امامت اوسکی ناقص اے اخی

تیسرے بہرا اگر ہووے امام — چوتھی ہکلا پانچوین تتلا امام
اور چھٹے کانیکے پیچھے اقتدا — کہتے ہین مکروہ ہے اے باخدا

ساتوین فرماتے ہین عالم تمام — جو جماعت کا اگر اندھا امام
گر امامت جسکی نابینا کرے — لینے پہ مکروہ کو بینا کرے

اور عالم ہو اگر اندھا امام — رکھے جامہ اپنا پاکیزہ تمام
کہتے ہین جائز ہے ای مرد خدا — اوسکے پیچھے مقتدی کی اقتدا

آٹھوین جو شخص گنہگار مدام — یہ بھی ہے مکروہ اے عالیمقام
اور نوین دہقانی جو ہو پیشوا — شہر والون کی ہے ناقص اقتدا

تلخ ہوتی ہے زبان اونکی ہیچ — گفتگو ہے شہر کی شیرین فصیح
اور فصیح تر ہے کلام والکرام — بس پڑھے اسکو فصاحت سے امام

دسوین جسکا پیشوا ہووے غلام — اقتدا اوسکی بھی ہے ناقص تمام
گیارھوین گنجے کے پیچھے سربسر — کہتے ہین مکروہ ہے اے خوش سیر

بارھوین جو حیز ہووے پیشوا — اقتدا اوسکی ہے ناقص برملا
تیرھوین خوجہ اگر ہووے امام — کہتے ہین مکروہ ہے عالم تمام

چودھوین فاسق کے پیچھے اقتدی — ہوتی ہے ناقص نماز متقی
حق ہین لیکن فاسقونکی برملا — کہتے ہین راوی پیمبر نے کہا

صلوا خلف كل بر وفاجر كذا فى المشكوة

تم پڑھو ہر شخص کے پیچھے صلوٰۃ — خواہ فاسق ہو وہ یا ہو نیک ذات
ہووے لیکن مسلمانونکو جابجا — جب امامت سے ہو ای باخدا

سن تو پندرھوین کو کہتے ہین فقیہ — ہے امامت اہل بدعت کی کریہ
سولھوین جو خوش صدا ہووے امام — گر پڑھے گا راگ سے سورہ تمام

ہے ہفدہم لنگڑیکے پیچھے اقتدا — ہے ہژدہم نابالغ کی اے مرد خدا
گوش رکھ مکروہ جامع نوزدہ — اقتدا اوس شخص کی ای مرد رہ

وقت قرأت کے کلام ذوالجلال — رکھے جو آیت مطلق کا خیال
اور نہ ٹھہری ہیچ پر امر دین — وہ امامت اوسکی ہے جائز نہین

اور وضو میں فرض ہیں جو چار — **فصل بست و چہارم دربیان فرائض وضو** — انکا بیان اسیسے قبول کروگا

فاغسلوا وجوهكم وايديكم الى المرافق وامسحوا برءوسكم وارجلكم الى الكعبين

پہلے وہ دھو منہ کو تو اے مرد دین	تا ادا ہو حکم رب العالمین	دوسرے کہنی تلک ہاتھوں کو دھو	ہے یہ فرمان خدا اے نیک خو

فصل بست و پنجم دربیان فاسد شدن وضو

تیسرے سر کا چہارم مسح کر			چوتھے دھو ٹخنوں تلک پا بسر
اے محمد رکھو تو ان سب پہ نگاہ	جس سے ہوتا ہے وضو بیشک تباہ	کہتے ہیں یوں عالمان باتمیز	توڑتی ہیں وضو کو بیس چیز
پہلے گر آوے دہن بھر جسکو قے	وہ وضو کہتے ہیں فاسد ہوتا ہے	اور کم منہ بھر سے نکلے اے جوان	ہے وضو قائم نزد عالمان
اور آوے پے بہ پے کم جسکو قے	جمع ہو منہ بھر وضو جاتا رہے	دوسرے گر زخم سے ہو خون رواں	وہ وضو کہتے ہیں پھر اوسکا کہاں
اور نہ باہر زخم سے ہو خون اگر	ہے وضو اوس شخص کا قائم ہی	تیسرے نکلے دہن سے گر لہو	ہو زیادہ تھوک سے توڑے وضو
اور برابر تھوک کے گر ہو وہ خون	بعضے جائز کہتے ہیں بعضے زبون	اور بہت ہو تھوک کم ہووے لہو	ہے درست اوسکا شریعت میں وضو
اور خون نکسیر کا اے مہربان	یہ بھی توڑے ہے وضو کو بیگمان	لیک عورت پر ہیں زیادہ تین چیز	خون حیض و استحاضہ اے عزیز
تیسرے اسکا نام ہو یعنے نفاس	یہ وضو توڑے ہیں سب اے حق شناس	چوتھے نکلے زخم سے گر کرم وا	اس سے ہوتا ہے وضو رخصت سدا
پانچویں گر پیپ نکلے اے جوان	ہے وضو فاسد نزد عالمان	اور چھٹے آدمے اگر جائے ضرور	کہتے ہیں توڑے ہے وضو غائط و گو
ساتویں نکلے شکم سے جسکی باد	اوسکا جاتا ہے وضو یہ کہدو یاد	آٹھویں دیوے عمل جسکو طبیب	یہ بھی توڑے ہے وضو کو اے حبیب
یعنے راہ پس سے دیتا ہے دوا	جسکو حقنہ کہتے ہیں اے باخدا	بیشتر دیتے تھے اوسکو ہوشمند	تھا بیمار کا منہ جب بند
اے جبین آنسو اگر بہتا ہے عین	کہتے ہیں جو بوند حقنہ اوسے	اے خدا تو اپنے بندونکو بچا	اس بلا میں تا نہ ہوویں مبتلا
اور نہ نکلے گر دم از سر گوش	ٹوٹ جاتا ہے وضو اے منصف	اور کرم جو زخم سے نکلے اگر	تو وضو قائم ہے اے والا گہر
دسویں کہتے ہیں غشی ہو جو	اور کہ سیلان ہو دل میں تو	ہو نہ ہی کا زرد رنگ اے مرد دین	غسل فرض اسکو سدا ہوتا نہیں
گیارھویں جسکو ودی نکلے بعید	وہ وضو اپنے ہو دہی تاہید	پھر کرے تازہ وضو کو برملا	ہے یہ حکم شرع اے مرد خدا
بارھویں جسکی منی نکلے اگر	ٹوٹ جاتا ہے وضو اوسکا سحر	اور غسل آتا ہے فرض اسکو سبب	گو وہ کر شہوت سے نکلے جسکے جب
تیرھویں پھر ہی الزنا نرکی یاد	نکلے جسکے ہے وضو اوسکا تباہ	چودھویں پیشاب گر آوے ہے	با وضو ہو پھر وضو کرنا اوسے

ہوں جو پیدا ہوئیں بے شہوت مرد و زن | جا ملیں تو وضو کر تن سے تن | اور سیاری جائے گر اندر بدن | یعنی فرج و دبر میں ایجاں تن من
فرض ہو دونوں پہ نہانا ہو گیا | گر منی نکلے نہ نکلے کیا ہوا | اور کرے کوئی جماع حیوان سے گر | جب تلک منزل نہ ہووے وہ بشر
کچھ نہانے کی وسے حاجت نہیں | ٹوٹے ہے لیکن وضو آمرد و میں | سو ہووے غش کھا کے یا بیہوش جو | اوسکا جاتا رہا وضو اسنے نکھو
ہفتہ ہم مستی ہو غالب اس قدر | یعنی پا لغزش کرے ڈالی جدھر | بعد ہم توڑے وضو دیوانگی | کہتے ہیں اوس سے کہتی فرزانگی
قہقہہ سے توڑ وہ لے بانیا | جو ہنسے یعنی اگر اندر نماز | اور ہنسے گر طفل نابالغ تمام | اوسکا رہتا ہے وضو نزد امام
بیسویں سو ویسے ملے مرد خدا | کہتے ہیں اوسکا وضو جاتا رہا | اور بیٹھے سے جو سو جاوے بشر | ورست زانو ہو نہ تکیہ اوسکا گر

ترجمہ حدیث شریف

اور نہ جنکے ہاتھ کو وہ بر زمین | اوسکا قائم ہے وضو انکے دین
اور فرماتے ہیں ختم المرسلین | نیند مطلق سے وضو جاتا نہیں | بلکہ غفلت سے ہو کی چشم بند | اس سے جاتا ہے وضو ای ہوشمند

فصل بست و ششم دربیان مکروہات وضو

یعنی دینے باد کی ہو چشم پس | بند ہوئی جھلکی نہ راہ بس
کہتے ہیں یوں عالمان با خدا | گیارہ ہیں مکروہ وضو میں بر ملا | پہلے دنیا کا اگر لا دے کلام | اس سے ہوتا ہے وضو ناقص تمام
دوسرے مکروہ کار اوس جا وضو | جائے نجاست جو ہے اے نیک خو | تیسرے تانبے کے برتن سے اگر | ہے وضو ناقص کریگا جو بشر
چوتھی پانی گرم ہو گر دھوپ سے | مت وضو کر کہتے ہیں ناقص اوسے | کیونکہ نقص رکھتا ہے یہ پانی تمام | گر بھرے سے اس سے لہو ہوتا انعدام
اس مرض کو کہتے ہیں سب لا دوا | اس سے عاجز ہیں اطبا بر ملا | ہے دوا اسکی کلام ذوالمنن | پڑھ تو سورۂ فیل کو اے جان من

ترجمہ حدیث شریف

یاد رکھ فرماتے ہیں خیر الورا | جسنے سورۂ فیل کو دل سے پڑھا | اوسکی صورت کو نہ بدلیگا خدا | مسخ سے حق اوسکو رکھیگا بچا
ورد رکھے جو کلام ایزدی | وہ نہ ہوگا مسخ دنیا میں کبھی | یعنی رکھے ورد سورۂ فیل کو | سہے یہی اسکی دوا ہے نیک خو

سورۂ فیل آیت أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ ۝ أَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ ۝ وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ ۝ تَرْمِيهِمْ بِحِجَارَةٍ مِنْ سِجِّيلٍ ۝ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَأْكُولٍ ۝

یعنی اس سورہ کی باعث سے خدا | بخشیگا اوس شخص کو بیشک خدا
اور بدن میں داغ ہوں جسکے سفید | اس سے بھی عاجز ہیں حکما اور بید | داغ کے حق میں پیمبر نے کہا | اوسکی تو سادہ رو لیس ہے دوا

دو نونکو اک جا کرے وہ پیسکر | پھر ملے دو اغون پہ اوپر لیجئے | تا شفا بخشے تجھے وہ پروردگار | ہے یہ قول مصطفے اے ہوشیار

نسخہ سن

اور ہو جسکے بدن میں سن اگر | مشک اسیرہ ملے اکخوش سیر | یہ دوا ہے طب نبوی میں لکھی | دفع کرتا ہے اوسے قادر قوی

یعنی بخشے ہے شفا اوسکو خدا | مشک جس نے پیکر سن پر ملا

نسخہ آتشک

اور جسکے آتشک ہووے تمام | اس سے ہوتا جاتا ہے آخر کو جذام | یہ دوا ہے اسکی اے مرد آگہ | رس کپور دو لونگ اور مرچیں سیاہ

ساتھ لے لونگین مرچاین جس عدد | بارہ ماشے رس کپور اسے اجزا | اور لیوے پانچ تولہ شیر پیش | چاروں اجزا کو ملاوے یکجا پیس

پیسے ان کو ایکدن اور دوپہر | وصل ہو جائیں یہ سب باہم اگر | پھر بنا دے اسکی چودہ گولیاں | صبح و شام ہر روز نگلے دو جوان

با ملائی اوسکو کھاوے سات روز | تا لگے منہ میں نہ اسکی کچھ فروز | اور کھاوے بز کا کلّہ پالکی | تا شفا بخشے اوسے قادر قوی

نسخہ ادرار بول

اور ہو جس شخص کا پیشاب بند | مینگنی جو چوہوں کی ہے اے ہوشمند | ہوتی ہیں نیچے کی ... | جلد کو پہونچے ہے خیر رکھ دھیان

پہلے اوسکو تو پکا اکخوش نہان | پھر لگا پیڑو پہ اوسکے یہ ضماد | یعنی نیچے ناف سے چار انگل | تا نہ ادیرے اوسکو صحت پاک

نسخہ خارشت

اور خارشت جسکے ہووے خوش خصال | لو طیالی اور لے سیماب ال | آدھ لے مہندی یکہ تھوڑی کہ وہ نس | اور کمیلا اور لے مردار سنگ

ادہ لے سیندور اور مرچیں سیاہ | چار تولہ لیوے گھی اے مرد راہ | یعنی گھی ہوگا ہی کالے ہوشیار | دھو لیوے پانی سے پھر اکیس بار

پہلے لیوے تین ماشے طوطیا | کھیل کر گائے کے روغن میں ملا | اور لیوے اوسکو یہ دونوں مگر | لگتی ہیں اوسکو ملاوے پیسکر

پھر ملے خارشت پر اپنی عیان | تا شفا بخشے اوسے خالق جہان

نسخہ پیچش

اور پیچش جسکو ہو اسے نیکخو | وہ لاچی خرد لے اور پوست لو | پوست کو اوری کو پہلے دور کر | کیونکہ لاتا ہے نشہ اے ذی ہنر

گوش کر فرماتے ہیں خیر الوریٰ | نشے میں ذرہ نہیں ہرگز شفا | پانچ ماشہ لے دوا دونوں کا | نصف کر پختہ و رکھ تو نصف خام

پیسکر پانی سے چھانکے کیا خلا | تا کہ تجھے پیچش سے حق بخشے شفا | اور چانول جسکے پانچ تولہ کا | پاپکا کر مونگ کی کھچڑی میں کھا

نسخہ داد

اور مریض داد ہووے جو کوئی | لیوے شورہ قلمی اور سپاکہ ہی

اور کندھاک ورسے کتھے خرید — اور باجوا درسے تج اسے رشید
سب دواؤنکا برابر وزن کے — اور عرق لیمو مین پھر پیسے اوسے
یعنے پیسے ان سبھونکو سر بسر — اور لگاوے وہ صبح و مسا
تا خدا بخشے شفا اوسکے تئین — ہے یہ نسخہ آزمودہ بالیقین

اور آوے جسکو جوڑی یا بخار

نسخہ برای دفع جوڑی و بخار

لیوے لکڑی بڑکی ملے ہوشیار
چھیلکر اوسکا بناوے اک بہل — اور لکھے اوسپر کلام عزوجل
یعنے اس آیت کو لکھے بالیقین — تا شفا دے اوسکو رب العالمین
باندھے پھر بازو پر اپنے دبشم

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖيهَا وَمُرْسٰيهَا اِنَّ رَبّٖي لَغَفُوْرٌ رَّحٖيمٌ

پہلے جوڑی کے اوسے ملے خوش سر
جب دا اوس شخص کو بخشے شفا — دیوے وس لکڑی کو دریا مین بہا
اور پڑھے کشتی مین اس آیت کو جو — غرق دریا مین کبھی کشتی نہو

پیر مرشد نے بفضل عزوجل

نسخہ برای دفع چیچک

واسطے چیچک کے بخشا ہے عمل
جبکہ آوین لڑکوںپر چیچک کے دن — کچے تاگے سوت کے لین شتاب
اور رنگاوین اونکو نیلا سربسر — پھر بناوین اوسکا گنڈا اے بشر
یعنے لڑکونکے بناوین اقربا — یا کوئی مومن ہو خواندہ برملا
اور پڑھے وہ سورۂ رحمن کو — تا شفا دے خالق اونکی جان کو
پہونچے اس آیت پہ جب امر دا — فبای آلا کو پڑھکے دے گرہ
یعنے سب رہ پڑھے آیا خدا — فبای آلا اسمین ہے اکتیس جا
پڑھکے اس آیت کو اوسپر دم کرے — جبکہ آیت ختم ہو اک گرہ دے
پھر گلے مین لڑکونکے ڈالے عیان — تا خدا دے اونکو چیچک سے امان

اور نظر سے لادوا اے باخدا

نسخہ برای دفع نظر بد

اسکی عالم مین نہین ہرگز دوا
سب سے دوا اسکی بگو قرآن مین — رکھے ہے آیا خدا تو دھیان مین
پڑھو سورۂ نون مین اخیرش سطر — ہے یہ آیت بالیقین دافع نظر
اور تفسیر حسینی مین ہے لکھا — مومنو اسکو پڑھو صبح و مسا
یعنے عالم مین اس آیت سے سوا — نہین ہے چشم زخم کی ہرگز دوا
پڑھکے پھونکو اپنے اوپر صبح و شام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تا بچاوے تمکو خالق بس مدام

وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ

برای امن از زحمت برق

اور غضب ہے برق امر خدا — گر پڑے جسپر اوسے دے ہی جلا
اور حسن بصری نے کہتے ہین کہا — جسنے اس آیت کو ہر دم پڑھا
برق سے وہ شخص مرتا نہین — یعنے اوسپر برق گرتا نہین
پڑھ تو اس آیت کو چمکے برق جب — امن تا بجلی سے بخشے تجھکو رب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ

نسخہ برای دفع درد نیم سر

اور ہو جسکو درد نیم سر تا اسے ہوئی جنون کی ای فری سبر یعنی ہو دی لون سا جو کہ تو کی تا شفا بخشے اوسے رب العباد
اور مجھے پہونچا ہے منتر اک عجب درد سر کی سبب ہی ایکوش لقب جو کہ یہ منتر پڑھے دل سے اگر دفع ہووے اوس سے درد نیم سر
پڑھکے پھونکے اوسکے سر پر ملا تا خدا دے درد کو اوسکے شفا کافی ہے یہ کل حرفی کا اصل کھا الٰہی ہر برکت محمد صاحب کا درد دھا ہی جا

برای امان دیوار شق شدہ از افتادن

اور ہو دیوار جسکی شق اگر وہ لکھے اس نام کو دیوار پر اسکی باعث سے خدای دو جہان ہے بلا شبہ نگہبان مکان
یعنی رکھیگا نظر بیشک خدا پھر نہیں کھٹکا ہے گرنیکا ذرا الٰہی حرمت معروف کرخی بماند سالہا دیوار ترقی

نسخہ برای مار گزیدہ

اور جسکو سانپ کاٹے ای پسر ہو دودھ میں لہسن ملاکے پیس کر پھر پیے اوس میں زہر گر باقی ہو نیز دوا ہے آزمودہ اسے اخی
اور مجھے پہونچا ہے منتر سانپ کا ہو گیا ہے پشتوں میں ای مرد خدا پڑھکے منتر جا ہو کاٹے سانپ کو شہد پیکر تا جدا اوسکے زہر کو
پہلے مٹی پر پڑھے ایکو شش سہر مار کے پھر مٹی کو اوس پر پھینک کر اور سینہ وہ سر کو اگر دیوی جھکا جب پکڑے اوسکو تو ای مرد خدا
یعنی بخشا ہو منونکو اون عام اور کہیں حل ہیں اپنے وہ مدام ورد ہادہ خدا ادہ رسول فرہ ہمدادہ منتر شیخ محمد عربی دہ
ستر برس اشتہ جو کی نظموں کا بیان میں نہیں بھی لسکے لے جان جہاں درمیان اللہ یا ہو نہیں ہو وی خدا اور لایا ہو نہیں رہی مصطفی
سانپ گر کاٹے نہو کچھ اثر زہر اوسکا دفع کرلے وہ اوگر ہے یہ خاصہ یعنی منتر شیخ کا پھر نہیں چلتا ہے بس کچھ زہر کا

منتر برای دفع زہر کژدم

اور مارے جبکہ بچھو ڈنک اگر وہ پڑھے اس نام کو ای ذی ہنر پڑھکے پھونکے اوسکے اوپر ای اخی یا علی یا علی یا علی
یعنی پھونکے نیش ہو جس جا لگا اور وہ سہ بار وہ تالی بجا ہے یہ برکت پس علی کے نام کا زہر اوسکا دفع ہو جاتا اور
اول و آخر پڑھے یا سایک رو تا شفا بخشے اوسے ... دو

نسخہ برای دفع سگ گزیدہ

اور کاٹے جسکو کتا باولا ہے عرق کیلے کا بس اوسکی دوا یعنی لے وہ جڑ کیلے کا اگر اور دنکا ... اوسکا پانی کوٹکر
پانچ تولہ وہ پیے تا پنجروز یہ مجرب ہے دوا اے دل فروز اور منتر سگ کا بھی پہونچا مجھے ہو گیا پشتوں میں ای فرزند

پڑھکے اس منتر کو پھونکے زخم پر
زہر اوسکا پھر نہین کرتا اثر
اور پانی پر بھی پھونکے برملا
اور سلا دیوے پھر وہی پانی بلا

پھر بنا دین سات گنڈے گولیان
نسل ریٹھی خرد سکا بھر اب
اور رکھاؤ اوسم کر بابا ست کو
وزن دونون کا برابر ایک تو

پھر سکے منتر کو لیو پر دم کرے
تا خدا اوس شخص کو اچھا کرے
ایک گولی اسکے سر پر چھوڑ دو
اور کھاوے ایک گولی صبح کو

یعنی کھاوے ایک گولی ایکدن
اسطرح شش روز گولی خورد
اور نہ پہنے رنگ کپڑا نیل کا
زہر ہے چالیس دن تا با خدا

اور نہ دیکھے نیل سے وہ فرش
جسمین نیلا ایک تاگا ہو اگر
سب یہانتک نیل کی ہی ہے بلا
گذرین جب چالیس دن بعد نشاط

یعنے گذرین اوسپہ چالیس روز
پھر نہین ڈر ہی اوسکے اوپر

خدا یہ ہے

درو ھادہ خدائے اد رسول خدائے اد میچن بابا دالحمد د محمود دا او د میچن خیلو دی

أجيب دعوة الداع إذا دعان فليستجيبوا لي وليؤمنوا بي لعلهم يرشدون

ہے یہ خدا احمد و محمود کا
اور یہ خدا سالک و مجذوب کا
ہے یہ خدا سالکان و زندیان
ہے یہ خدا عاشقان از دار

ہے یہ خدا واصلان باخدا
ہے یہ خدا آزمودہ بارہا
ہے یہ خدا صاحب اسرار اولیا
ہے یہ خدا رازدار انبیا

ہے یہ خدا طالب و مطلوب کا
ہے یہ خدا عاشق و محبوب کا
کام کر کرتا ہے اوسکا اثر
ہے یہ میچن بابا کا خدا مگر

اور یہی خدا ہے میچن خیل کا
یعنے میچن بابا کی اولاد کا
ہو اور جو لفظ خدا ہی مین عیان
معنے اسکے سات ہین لکھ بیان

انکے بیٹے اور پوتے برملا
تھے خراسان مین یہ ساتون اولیا

برائے دفع بلا

اور جو کوئی ہو بلا مین مبتلا
ورد رکھے اسکا وہ صبح و مسا
نیو خان سے یہ عمل پہونچا مجھے
آج کل پرسون سے کوئی دیکھ لے

عمل اینست آج کل پرسون چھو باوضو یک صد یک مرتبہ صبح و شام بخواند

اور ادنکو عبد رحمن سے ملا
لکھنو مین قطبونکا اقطاب تھا
مین بخشیگا اوسے خلاق جان
ہے یہ دم کامل کی تاثیر زبان

دل سے جو اوسکو پڑھے با اعتقاد
اوسکی بر لاوے خدا جلدی مراد
مولوی کا سن کلام دلپسند
مثنوی مین کہگیا وہ ہوشمند

این دعا شیخ نی چون ہر دعاست
فانی است و گفت او گفت خداست
چون خدا از خود سوال و کد کند
پس دعای خویش را کی رد کند

عالمون کا لکھتہ سخن ور روز بان
ہے یہ تاثیر کلام عاشقان
اور کہا ہے مولوی نے یہ سخن
مثنوی مین دیکھ تو اے جان من

چون شوی دور از حضور اولیا
در حقیقت گشتہ دور از خدا
جو کہ مرتان عین ولی نعمت سے
ہین وہ نابینا خدا کی راہ سے

حکایت

سب جھنے ہیں راہ خدا میں مردان
تیغ برّان کہتے ہیں اونکی زبان

نقل ہے ولی کی اے مرد نکو
قید میں شہ نے کیا اک شخص کو
جب ہوا وہ قید میں اوس نے کہا
بھیجا اوسنے آدمی کامل کے پاس

اور کہا تم ہو انیس خاص حق
تمسے رکھتا ہے بہت اخلاق حق
حق تمھارا ہو دوست ہم حق کو دوست
دوستانِ حق کو میں کہتا ہوں سنو

یہ لطیفہ ہے کتاب اندر لکھا
رکھ تو اس کو یاد اے مرد خدا
کہتے ہیں انسان کے ہیں دوست دو
اور دشمن تین ہیں اے نیکخو

پہلے ہے وہ دوست جو ہوا اپنا دوست
دوسرے اوس دوست کا ہے جو دوست
لیک ہو گر دوست صادق بیگمان
قصد تو اوسپر جان ہے در خان و مان

یعنے اوسکا ہے سبب وہ دوستی
در پریشان حالی و درماندگی
اور دشمن وہ ہے ایجان جہان
ہووے در پے جو ترے ایذا رسان

دوسرے دشمن جو ہووے دوست کا
جان اپنا اوسکو دشمن پر بلا
دوست کے دشمن کو بس پہچانیے
اسکو دشمن اپنا دشمن جانیے

تیسرے دشمن ہے وہ دشمن کا دوست
اوس سے تو باہم نہ ہو جون مغز و پوست
یعنے رہ بہر خدا اوس سے بری
کیونکہ ہے وہ دوست دشمن کا تری

دوست اپنا کر خدا کو لے اخی
پھر نہیں کھٹکا ہے دشمن کا کوی
دوست جسکا ہو خدا اوس کو دگر
اوسکو کب دشمن سے پہونچے ہے ضرر

کچھ بتاؤ تم مجھے بہرِ خدا
تا ملے اس قید سے مجھکو رہا
سنکے اوس کامل نے فرمایا اوسے
کہہ کے خادم اپنے جا مخدوم سے

پڑھ تو اس کلمہ کو یکصد مرتبا
تا خدا دے تجھکو زندان سے رہا

اوڑ بھنبھیری ساون آیا

عقل اس جا پر مری حیران ہے
یہ سخن کیا ہے خدا کی شان ہے
کہتے ہیں سو روز تک اوسنے پڑھا
ہو گیا پھر وہ مصاحب شاہ کا

ایسی ہوتی ہے زبان اولیا
جو کہیں فی الفور کرتا ہے خدا
ہیں ولی بے شبہ خاصانِ الٰہ
جسکو چاہیں پل میں کر دیں بادشاہ

نعمتِ حق کے امانت دارین
یہ خدا کے گنج کے مختار ہیں
سن کلام مولوی اے ذی شعور
مثنوی میں لکھ گیا ہے بہر سر

اولیا را ہست قدرت از اِلٰہ
تیر جستہ باز گرداند زِ راہ

بیان پنجم مکروہات وضو

پانچویں مکروہ بائیں ہاتھ سے
چھٹویں پانی منہ میں کلی کے لیے
اور چھٹے گر دست چپ سے جو بشر
ناک میں پانی کو ڈالے سر بسر

ساتویں فرماتے ہیں ناقص اسے
ناک کو پونچھے جو دہنے ہاتھ سے
آٹھویں مکروہ ہے لے نیکخو
زور سے پانی کو مارے منھ پہ جو

اور نویں کہتے ہیں اسکو ہوشیار
پانی کو منہ پر جو ڈالے چار بار
دسویں منہ دھوتے وقت اے ہوشمند
ہے یہ ناقص جو کریگا چشم بند

یعنی آنکھیں زور سے مت بند کر
تا کہ پانی کا ہو آنکھوں میں گذر
کہتے ہیں یوں عالمان نیکخو
کھولنے حال پر تم چشم کو

گیارھویں جو دیکھے اپنا ستر گاہ
بہر وضو مکروہ اوسکا خواہ مخواہ

حکایت

نقل سن اک مجھسے اعمانی ارا
علم مین کامل تھے وہ مرد خدا
آتی تھی حالت جو اونپر اے اخی
اور کبھی کہتے تھے ... والا گہی
کرتے ہین جو نفس سیر قلب صاف
آنکہ بر افلاک رفتارش بود
گفت پیغمبر کہ حق فرمودہ است
در دل مومن بگنجم اے عجب
یعنے ہی اوس دل مین وسعت استقلال
ہر کہ خواہد ہمنشینی با خدا
اولیا کی بیٹھ صحبت مین ہمیش
ہے اثر صحبت مین ایمرد خدا
یعنے بو اوس گل کی صحبت کا اثر
مولوی نے مثنوی مین برملا
اور نہ ہو تو ہر کسیکا بس مرید
اے بسا ابلیس آدم روے ہست
میرے مرشد تھے مثال آفتاب
ہو وین لیکن مسئلہ وہ نظم مین
اونکے پرتو سے بفضل اذن رب
آنطرف کہ عشق می افزود درد

مسئلہ آیا مجھے اس جا یہ یاد
او نتھی اونمین نہ زراہ دنیا
بول اوٹھتے تھے مر محفل بھی
آتی ہر سے شعر مولانا نظر
لیا از شکل اونکو سیر کوہ قاف
بر زمین دمش خفتہ شو ارش بود
من نگنجم ہیچ در بالا و پست
گر تو مجوئی دران دلہا طلب
جسمین ہے نور تجلی جلوہ گر
گو نشین اندر حضور اولیا
تا نظر آوے جمال یار خویش
شیخ سعدی نے گلستان مین لکھا
ورنہ مین ناچیز گل ہون سب
صحبت صالح و بد کو یون لکھا
ہینگے دنیا مین بہت دیو پلید
پس بہر دستی نباید داد دست
اونسے بیعت تھی مجھے آگاہ ماب
تا پڑھین مومن اسے بزم مین
مسئلے مینے لکھے شعرونمین سب
بو حنیفہ شافعی موسی نکرد

عبد قادر سے مرے مرشد حق شناس
تھے شریعت پر یتی کی مستقیم
کہتے تھے اکثر نہ اکرمین عیان
اور ہر تاہی مچھر اگر یہ قاف مین
سن کلام مولوی ا ذی سخن
مثنوی مین دیکھ قول مصطفا
در زمین و آسمان و عرش نیز
اور مجھسے میرے مرشد نے کہا
گوش دل سے سن کلام مولوی
اولیا مرآت نور مطلق اند
اور رکھ صحبت سے بد کی تو حذر
یون کیا تھا خاک نے مجھسے کلام
جبکہ مٹی مین اثر صحبت کا ہے
صحبت صالح ترا صالح کند
مثنوی مین مولوی کرتا ہو نقل
اوس سے بیعت کیجیو ایمہربان
ایکدن مجھسے کہا اے نیک پے
اور ہو مقبول حق تیری کتاب
سن کلام مولوی کی ذی صفات
صد کتاب و صد ورق در نار کن

جاتا تھا لینے سبق مین اونکے پاس
حق نے بخشا تھا اونہین خلق عظیم
دیکھتا ہون عجیب پر کیف یا ...
دیکھتا ہون تیتیا ... اف مین
مثنوی مین لکھ گیا ہے سر بسر
مولوی نے یون کیا ہے ترجما
مین نگنجم تو یقین وان اے عزیز
ایسی گنجایش ہے قلب اولیا
مثنوی مین کہگیا ہے اے اخی
اولیا آئینہ خاص حق اند
ہوتا ہے بیشبہہ صحبت مین اثر
ہے اثر اوس گل کی خوشبو کا تمام
تو تو خود انسان ہے اسے نیکخو
صحبت طالح ترا طالح کند
اے بہت ابلیس ہین انسان کی شکل
ہووے جو صاحب شریعت بیگمان
کچھ مسائل جمع کر تو فقہ سے
حشر تک بخشے خدا تجھکو ثواب
شعر یہ اوسکا ہے شیرین از نبات
خستہ دل با دلبر گلزار کن

گر بہ استدلال کار دین بدی — فخر رازی رازدار دین بدی
پای استدلالیان چوبین بود — پای چوبین سخت بی تمکین بود

یک زمانہ صحبت با اولیا — بہتر از صد سالہ بودن با تقا
ہووے دم بھر جو انکا ہمنشین — سو برس [illegible] تقوی سے بہتر [illegible]

رہتا تھا صحبت مین اونکی ہی امام — علم مین پڑھتا تھا انکی صبح و شام
ایکدن اک شخص سایل ہوا — پوچھا اوسنے مسئلہ [illegible]

یہ کہا ہم نے سنا اے نیکخو — دیکھا کر وہ اپنے سر کو
ہے مری اس مسئلے سے عقل گم — بیٹھے ہو کسطرح پاکی [illegible] تم

اپنے اندھون سے دی اوسکو مثال — وقت پاکی [illegible] سا حال
بیٹھنے [illegible] ہین انکھین ابھی — تا نسو جھے کچھ نہین ملتے ہوشمند

یہ سخن اوس نے کہا جب باصواب — ہوگیا خاموش [illegible]
یا الٰہی [illegible] لطف و عطا — راہ ہمکو پاک مردونکی دکھا

جو گیا اس راہ پر با صدق جان — مل گیا اوسکو خدای دو جہان
سن کلام مولوی معنوی — تا برآوین تیرے مطلب اخی

کام تو موقوف زاری دل است — بے تضرع کامیابی مشکل است
اے محمد روسیہ [illegible] — تا دعا ہو تیری مقبول خدا

یاد رکھ تو مولوی کا یہ سخن — اوسنے دی تمثیل [illegible]
تا نگرید ابر کے خندد چمن — تا نگرید طفل کے جوشد لبن

اے محمد پیش حق رو آپ سے — مہربان زیادہ ہے وہ مان باپ سے
مثنوی مین دیکھ قول مولوی — چشم گریان کی یون اوسنے [illegible]

ای خنک چشمی کہ آن گریان اوست — ای ہمایون دل کہ آن بریان اوست
در پی ہر گریہ آخر خندہ ایست — مرد آخر بین مبارک بندہ ایست

ہر کجا آب روان سبزہ شود — ہر کجا آب روان رحمت بود
باش چون دولاب نالان چشم تر — تا تجھے بخشے خدا جنت مین گھر

یعنی رو پیش خدا ای مرد راہ — مثل چرخی رہ تو استادہ بجا
جیسے چرخی پیتی ہے روکر آب — چاہئے زاری کنان ای نکتہ یاب

ایسے ہی روئے تو تو رب خدا — تا نرکھے حق سے تجھے اکدم جدا
[illegible] ہو کر [illegible] — مولوی نے اسکی یون تمثیل دی

چون نشینی بر سر کوی کسی

فصل بست و ششم در بیان فرایض تیمم

آخرش یابی تو ہم روے کسی

کہتے ہین فرض تیمم مین ہین چار — متفق ہین عالمان با وقار
پہلے نیت پاک ہووے [illegible] — دوسرے نیت کا ادا ہو پیشتر

تیسرے [illegible] دونون [illegible] — پھر ملو ہاتھ منہ کے ساتھ
چوتھے پھیر ہاتھون کو مار خاک پر — دست چپ ہاتھ پہ پھیرو سربسر

پھیر پھیر [illegible] ہاتھ کو — حکم ہے کہنی تلک اسکے نحو
بعد اسکے پیچھے سے پنجہ پکڑ کر — ہے یہ سنت سنت خیر البشر

[illegible] کر لے با خدا — جو زمین سے ہو کے پیدا ہر بلا
[illegible] جو پیدا [illegible] — [illegible] کر تو اوسپر [illegible]

[illegible] مثال — [illegible]
تو [illegible] جو [illegible] وضو کو [illegible] — اور [illegible] تیمم کبھی [illegible]

اور زمین مسجد کی اے مرد خدا | پاک ہے لیکن تیمم ناروا | کیونکہ ہے تعظیم اوسکی اسلیے | ناروا ہے بس تیمم کے لیے

فصل بست و ہشتم در بیان فرائض غسل

اور فرائض غسل میں کہتے ہیں تین | متفق ہیں عالمان نیکدین | پہلے کلی کر تو اے نیکو خصال | دوسرے پھر ناک مین پانی تو ڈال

تیسرے دھو حکم ہے سارا بدن | تا جنابت سے ہو تیرا پاک تن | اور فرماتے ہیں یہ خیر البشر | غسل ہے ہر بال کے نیچے مگر

تحت کل شعرۃ جنابۃ

یعنے دھو سب بال تن کے برملا | تا جنابت کا اثر جاوے چلا | ہے ولیکن عورتوں کا یہ معاف | جسکی چوٹی مین پڑا ہووے سو بات

وہ نکھولین سر پہ جو ہووین بندھے | بال خواہ سوکھے رہین یا ہووین تر | ایک جڑ بالونکی اے مرد خدا | حکم ہے سب کو بھگووین برملا

فصل بست و نہم در بیان فرض کفایہ

کہتے ہیں عالمان با ادب | ہیں شریعت میں کفایہ آٹھ سب | پانچ اسمین فرض ہیں سنت ہیں تین | دو کو واجب کہتے ہیں اہل یقین

کو بھی رکھ اول جنازہ کی نماز | جو کفایہ فرض ہے اے پاکباز | دس اگر بیٹھے ہوں اک جا مومنان | اور جنازہ اوسطرح سے ہو رواں

اور [illegible] | ساری [illegible] سے کفایہ [illegible] | اور اونمیں کچھ کام [illegible] | لین اجازت شاہ [illegible]

ترجمہ حدیث شریف کہ از مشکوۃ منقول ست

اور لکھا مشکوۃ میں اخوت سے ہمیں | ایکدن فرماتے تھے خیر البشر | پوچھتے اصحاب سے شاہ دو جہان | یعنے ہے تم سے کوئی ایسا جوان

آج جسنے بخشا ہو مسکین کو طعام | یون کہا صدیق نے اے نیکنام | مینے اک مسکین کو کھانا دیا | واسطے اللہ کے اوسکو کھلا

پھر کہا حضرت نے [illegible] | آج روزہ جسکا ہو دیوے خبر | یون کہا صدیق نے اپنے شتاب | آج روزہ ہے مرا اے مرد خدا

پھر لگے فرمانے حضرت نبی | کوئی تم میں [illegible] | آج کی ہو جسنے میت پر نماز | عرض کی صدیق نے اے پاکباز

آج اوسکو بھی کیا میں نے ادا | فضل حق سے یا رسول مصطفی | پھر لگے کہنے یہ ختم الانبیا | آج عیادت کو کوئی ہے گیا

یون کہا صدیق نے اے [illegible] | آج دیکھا میں نے جا بیمار کو | سنکے فرمانے لگے خیر البشر | واسطے تیرے ہے کھلا جنت کا در

جسنے [illegible] چاہے تو صدیق جا | کچھ نہیں تجھکو وہاں کا ڈر ذرا | کہتے ہیں دو دن تھا جمعہ کا | متفق ہیں عالمان خوش سیر

ہو کہ جمعے کو کرے یہ چار کام | اور سیہ ہوگی آتش دوزخ حرام | اور پڑھے [illegible] جمعہ کی صلوۃ | ہے گی جنت اوسکا [illegible]

شکر اللہ مجھکو بھی حاصل ہوا
سن کفایہ دوسرا اے ہمنفس
فرض ہے یہ عین اوسوقت اے جوان
اور لڑکے جتنے ہوویں ہوشیار
اور کفایہ دوسرا ہے یہ جہاد
لکھتے ہین یون راویان معتبر
یعنی جاکر اونکی وہ نصرت کریں

بیان کفایہ دوم

جز خدا اون مین نرکھہ خوف عسس
جب کریں غلبہ گروہ کافران
ہوویں باہم مستعد بر کارزار
یاد رکھہ اسکو تو اے عالی نژاد
سارے شہرون مین جو پہنچے یہ خبر
باقی ماندون پر خدا رحمت کرے

کہتے ہین عالم کہ وہ ہین کج نہاد
متفق ہوویں وہان سب مرد و زن
اور یہ سمجھے کہ سب کرین جنگ و جدال
جبکہ کفار و نپہ جاوین مومنان
جاوے ہر اک شہر سے اک نوجوان
اور نجاوے ایک بھی پیادہ سوا

دن جہد کے جانو تھا رضا نکا
فرض عین فرض کفایہ کہہ تو یاں
حکم ہے عورت بھی ہو شمشیر زن
یا اونہین ماریں و یا دیوین نکال
ہے یہی فرض کفایہ اے جوان
اوٹھ گیا سب سے کفایہ بیگمان
حشر مین پوچھیگا سب سے کردگار

بیان کفایہ سوم

تیسرے پڑھنا کلام اللہ کا
اور پڑھنا فرض عین اندر نماز
ورد ہر کلمہ شخص ہے اے نیکخو

یہ کفایہ فرض ہے اے باخدا
ہر مکلف بندہ پر اے باصفا
یعنی ہووے صاحب اسلام جو

اپنے گھر مین ایک ہو قرآن خوان
کہتے ہین اوسکو مکلف اہل ادب
اور پڑھتے جو روز قرآن کریم

ہے او اسسے کفایہ اے جوان
فرض ہے جس شخص پر روزہ نماز
ہے یہ سنت پر ثواب اوسکا عظیم

ترجمہ حدیث شریف

یون خبر مین ہے پیمبر نے کہا
اور اگر ہو تو کوئی پاک سینہ
ختم یعنی کہتے ہین سہ روز کا

تو پڑھے پڑھنا کلام اللہ کا
ختم اوسکا ہفتہ مین ہو ضرور

ہر مہینے ختم اک قرآن کرے
ختم اوسکا گر کیا ہفتہ سہی

نہ کہ لیکر طاق پہ ناہ رکھدے
نہ مین بہتر ہے اے والا ہمم
یعنی اس سے کم نہین جائز کیا

بیان کفایہ چہارم

اور کفایہ سن چہارم اے جوان
فرض ہے یہ عین علم بندگی
اے محمد علم پڑھ بہر خدا
قوم مین اپنی اگر ہو اک پڑھا

یاد رکھہ اسکا مین لکھتا ہون بیان
رکھو اسکو یاد تم تا زندگی
مولوی نے جسطرح فرما دیا
سبکی گردن سے کفایہ اوٹھ گیا

کہتے ہین عالم کہ وہ ہین تام ما
اور کفایہ ہے فاضل کی اثر
علم مین فقہ سے تفسیر و حدیث
اور نہووے قوم مین عالم اگر

فرض عین فرض کفایہ یقین
ہووے تفسیر و حدیث و فقہ یاد
ہر کہ خواند غیر ازین گردد خبیث
یہ کفایہ بس ہا اوس قوم پر

بیان کفایہ پنجم

کہتے ہین یون اربابِ اہلِ دین — وعظ ہی نیم کفایہ بالیقین
سن کلام مولوی معنوی — مثنوی مین کہہ گیا ہے ای اخی
وعظ ہووے شہر مین گر ایک جا — ہے ادا سب سے کفایہ بر ملا
یہ کفایہ فرض ہے ای ہوشمان — پہنچا نافع از برای صالحان
پند مردان سن اے پر آشوب جان — تا رہی از خوف و دانی زمان
اور نہ ہووے شہر مین اسکا ادب — حشر مین ہونگے پشیمان شہر سب

بیان کفایہ ششم واجب

اور چھٹے واجب ہے عطسے کا جواب — کہتے ہین یون عالمان شیخ و شاب
سنکے اس کلمہ کو اک مرد خدا — یون کہے یرحمک اللہ بر ملا
اگر کسیکو چھینک آوے ناگہان — اور کہے الحمد للہ وہ جوان
بیگمان واجب ہوا سب پر ادا — یعنے محفل سے کفایہ اٹھ گیا
اور نہ دیوے ایک بھی وسکا جواب — اس کفایہ سے رہا سب پر عذاب

بیان کفایہ ہفتم واجب

ساتوین احوال واجب کا تو سن — کہتے ہین اسطرح سے عالم سخن
اور دس سو مین ایک بھی دیوے جواب — یہ کفایہ ہے ادا سب سے شتاب
دس اگر ہوویں ہوں اک جا ہمنشین — اور سلام اونپر کہے اک مرد دین
اور کہے کوئی نہ وعلیکم سلام — یہ رہا سب پر کفایہ لا کلام

بیان کفایہ ہشتم سنت

آٹھوین ہے یہ کفایہ سنتی — اوی جب اکیسوین رمضان کی
یعنے بیٹھے وہ برای اعتکاف — کہتے ہین سب سے کفایہ ہو معاف
بعضے کہتی ہین کہ بیٹھے شب و روز — معتکف ہو کر کوئی گیتی فروز
اور نہ رکھے پانوں مسجد سے بدر — بے ضرورت ہو یہ فاسد سربسر
حکم ہے بیٹھے ہر اک مرد خدا — اپنے اپنے شہر کی مسجد مین جا
تین دن کہتی ہین بعضے عالمان — معتکف ہو کر کے بیٹھے بیگمان
اور دنیا کا نہ لاوے وہ کلام — جز مسائل اور عبادت کے تمام
یعنے جاوے وہ برای احتیاج — کہتے ہین جائز سبھی عالی مزاج
اور نہ بیٹھے شہر مین گر مرد ایک — یہ رہا باقی کفایہ سب پہ لیک

فصل سیوم در بیان واجبات شریعت

کہتے ہین واجب شریعت مین ہین سات — متفق ہین عالمان فہمی صفات
پہلے واجب وتر ہے لے با خدا — دوسرے تو حج و عمرہ کر ادا
تیسرے کہتے ہین صدقہ عید کا — چوتھے قربانی ہے واجب برملا

بیان صدقہ عید الفطر

پہلے صدقہ دے پڑھے پیچھے نماز — یعنے عید الفطر کی لے بانیاز
اور اگر جو ہو تو دے اک صاع بھر — ہے یہ فرمان نبی ای خوش سیر
نصف صاع ہوتا ہی ای مرد دلیر — دے تو گندم اک چھٹانک اور ڈیڑھ سیر
دیوے مسکینونکو گندم نصف صاع — قول ہے کعبہ کی ای مرد شجاع
لکھنؤ مین صاع کہتے ہین تولا — تین سیر اور آدھ پا سے بر ملا
اور نابالغ ہو دختر یا پسر — یا کنیزک یا غلام ہیچ اگر

وہی عوض اتنا ہی لوگا ار جوان ۔ ہوگا سایہ سر کا محشر مین عیان ۔ کہتے ہین اوسی پیمبر نے کہا ۔ جو کہ یہوی صدقہ عید الفطر کا

اوسکا روزہ نہین جاتا فلک ۔ إنّ صومکم معلّق بين السماء والأرض ۔ چھوڑ جاتے ہین اوسے نزدیک

یعنی روزہ اوسکا رہتا ہی لٹکتا ۔ آسمان سے نیچے بالای ہوا ۔ اے محمد روزہ رکھہ بہر خدا ۔ اور دو صدقہ تو عید الفطر کا

تا تجھے بخشے خدای دو جہان ۔ بس اسکے بیچ مین اک سائبان ۔ آوے گا جب کو سر پر آفتاب ۔ خلق کو ہوئیگا جون مثل کباب

دھوپ سے تڑپینگے اکثر خاص و عام ۔ صدقہ اوسکا پر تیرے آویگا کام

بیان قربانی عید اضحی

اور قربانی کرے پڑھکر نماز ۔ ہے یہ واجب شرع مین ای باتیا ۔ کہتے ہین اوسکو ہے قربانی روا ۔ جو تونگر ہو وسے اے مرد خدا

لیوی قربانی کو مینڈھا تندرست ۔ اور ہووین اوسکے سب اعضا درست ۔ اے جوان مینڈھا تو اچھی لا کے ۔ پال سے ہو تیرا اچھو بی تا گذر

سمّنوا ضحایاکم فإنّها على الصراط مطایاکم

لکھتے ہین اہل خبر با صد نشاط ۔ ہوگا یہ مرکب تمہارا پر صراط ۔ گاو بیل و بھینس ہوی جو شب ۔ سات کس شرکت کرین جائز اگر

بھیڑ جو دنبہ اور مینڈھا کو سپید ۔ اسمین شرکت ہی نہین ای ہمنشین ۔ کر تو اونکو ذبح اپنے ہاتھ سے ۔ یہ خبر ہو نبی سے مشکوٰۃ سے

اور اگر ہووے کوئی بیمار حال ۔ سامنے اوسکے کرے ہوے من حلال ۔ بعضے کہتے ہین چھری کے ہاتھ سے ۔ ہاتھ دیوی رہنا اوسکے ہاتھ مین

تا کرے وہ ذبح اپنے ہاتھ سے ۔ نیچے اوسکا ہاتھ شرکت ہین ہے

روایت

اور لکھا ہے کنز مین ای باخدا ۔ ذبح ان شخصونکا کرنا ہے روا ۔ حیض ہو یا ہو مخنث یا غلام ۔ پاک زن ہو یا کہ حایض ہو تمام

یا کہ بے ختنہ ہونا بالغ پسر ۔ یا جو ہووے غسل مین ہوش سر ۔ ذبح ان لوگونکا کرنا ہے درست ۔ لیک اوس حق مین ہون جائز جست

یعنی ہون تکبیر سے واقف اگر ۔ حسب دانای ذبح اونکا ہے سر ۔ مشرک و مرتد مجوسی کا ذبح ۔ نا روا ہے اسکو تم جانو صریح

اور کرے گر ذبح ترسا و جہود ۔ یعنی ہووے وہ نصاری سے یا یہود ۔ بعضے کہتے ہین ذبح انکی روا ۔ نزد بعضونکے بری ہے بر ملا

یان مگر اسم خدا لاوین بجا ۔ اور کرین تکبیر کو اوس پر ادا ۔ ذبح کی تکبیر سن ای ہوشیار ۔ پہلے بسم اللہ کہہ تو ایک بار

تکبیر اینست

بسم اللہ اللہ اکبر ۔ پھر تو کہہ اللہ اکبر اے اخی ۔ ہے یونہین حکم خدا قول نبی

اس سے بس ہوتی ہے قربانی حلال ۔ نصف دو ہی نصف اے ذو الجلال ۔ اور نزد حنفیون کے بہتر ۔ تین حصے کر تو اے دانا گہر

ایک حصہ پہلے دے راہ خدا ۔ دوسرا کہون جو تیرے اقربا ۔ تیسرا حصہ تو دے اے باخدا ۔ ہے شریعت مین یہ قربانی روا

اور جو ہووے شخص ذی آل و عیال — نصف اوسپر ہے مباح ذوالجلال
کہتے ہین جانبہ ہے قربانی نگر — دسوین سے بارھوین تک سحر

اور پڑھ تکبیر لے مرد خدا — جبکہ آوے عرفہ عید اضحیٰ کا
پڑھ نوین تاریخ سے شام تک — ہے یہ سنت تیرھوین کی عصر تک

لے محمد یاد رکھ حکم رسول — تا کرے تکبیر تیری حق قبول
کہتے ہین جب پڑھ چکی ہو فارغ نماز — دل سے پڑھ حمد خدا اے با نیاز

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد

پانچوین ماں باپ کی خدمت کرے — اہل حق نے فرمایا اوسے
گر تو نیکی دل سے با مادر پدر — واسطے خدمت کے رہ با منتظر

مہر دل سے با تواضع پیش آ — بیہودہ فرمادین وسے لا دی بجا
اور کر نرمی سے گفتار انکو — کہتے ہین اوسکو ادب سے نیکخو

جس سے راضی ہو دینگے مادر پدر — اوس سے حق راضی ہے اے دوا گر
اور غصے سے نکر اوسے کلام — پھل بنا دیگا کبھی لے رہ دوام

عاق گر جسکو کرین مادر پدر — واسطے اوسکے ہے بس رنج سفر
بخشنگے گر بخشین نہ حق کو والدین — چاہین دیکھے گا نہ وہ اے نور عین

سو تو لگے اونکو ہزاران مثل بید — اور نہو اونکی دعا سے ناامید
اور اونکا نام لیکر سست لکھا — بس ہے یہ تک ادب اے ہوشیار

حق نے یون قرآن مین ہمی ہے خبر

وبالوالدین احسانا

گر تو نیکی دل سے با مادر پدر

اونکو لگے تو تھا طفل شیرخوار — محنتون سے تجھکو پالا اور کیا
کل تھا تو محتاج اونکا سر بسر — شیر ماں دیتی تھی ہر شام و سحر

آج ہین محتاج تیرے دونون پیر — چاہیے اونکا تو ہووے دستگیر
ہے نہ لازم تجھکو انسے دوری وفا — بیہودہ فرمادین ماں اوسے تو بجا

کہہ گیا ہے سعدی اے نوجوان — زیر پا ہے مادران باشد جنان
خود بدہ انصاف اے پیری و عقل — دل پہ از حد کر مصحف ور نقل

گر تو خود انصاف دل مین اے پسر — کیسی خدمت کرتی ہین مادر پدر
اور رہ طاعت مین اونکی تو مدام — تا تجھے بخشے خدا عالی مقام

حکایت

کر اطاعت اونکی مثل بایزید — ماں لگی تھے بجا خدمت شدید
کہتے ہین جاڑے تھے ایسے صفا — ماں نے پانی اونسے مانگا ایک رات

لائے پانی سے کٹورا جلد بھر — دیکھا ماں سوتی ہو فرش خواب پر
یہ ہر شب بھر کھڑی وہان اٹھاکا — مانگے پانی مجھسے ماں شاید جگا

دل مین شیطان آنکی لایا وسوسا — اب جگا کر دیجئے پانی پلا
ڈر ہے مجھکو یہ نہ بھیجے رب پاک — آتش سوزان کرے سبکو ہلاک

کیا نہین معلوم حال جاویدان — گر گئی بر باد اک باد خزان
جو بجا لائے نہ تیرے حکم رسول — اس سبب غارت ہوئی وہ بوالفضول

سینہ درا ہے مجھکو حق مادری — تشنہ لب سوتی ہے مادر میری
سنکے یہ غصے ہوئے بس بایزید — اور کہا خاموش اے دیو پلید

پہ روا انکو نہیں لسے بے ادب | بیچ گانا انکا سن ترک ادب | جیسے تو ہے بے ادب ای بے حیا | چاہتا ہے ہر کسیکو آپ سا
اور خدا سے چاہتے ہیں ہم ادب | بے ادب محروم گشت از فضل رب | پر نہ جاگی خواب سے وہ نیم تمام | ہر حت سے انکے جہا ہاتھو پہ جام
صبح کو جاگی جو وہ والا گہر | دیکھا بالین پر ہی استادہ پسر | اور بیٹے ہر طرف ہیں پائی کھڑا | آکے حیرت میں یہ ماں نے کی دعا
اور وہ اکرام سے با برا کہ | کر تو اسکو عارفون کا بادشاہ | کہتے ہیں اوسدنسے تب عارف ہوا | اسکو شاہ عارفین حق نے کیا
ایسی ہوتی ہے دعای والدین | حق میں فرزندون کے سن ای نور عین | یعنے ہوتی ہے دعا انکی قبول | جبکہ تم انکی کرو طاعت قبول

فائدہ

اور رہو وہی قید میں مومن اگر | اس دعا کو وہ پڑھے ای خوش سیر | کہتے ہیں اسکو پڑھے چالیس روز | صبح و شام ہر روز ای گیتی فروز
باوضو اسکو پڑھے صبح و مسا | یک ہزار و یک صد و یکم تبا | اول و آخر پڑھے سو سو درود | تا رہا ہو قید سے وہ شخص زود

دعا

خلّصنی من قید الشدید الٰہی بحرمۃ سلطان
بایزید و قل رب ارحمہما کما ربیانی صغیرا

انیست

اور پدر مادر کی دی حق میں دعا | رحم کر دونو پہ ای خالق مرے | جسطرح طفلی میں پالا تھا مجھے | جیسے فرماتا ہے قرآن میں خدا
اور رکھ اللہ سے اونکے لیے | ہیں یہ تیری فضل کے امیدوار | اور اگر کافر ہیں وہی اسلام دین | نعمتون سے نازسے اور خیر سے
بخش انکو لے مرے پروردگار | اور ہو فرزند مومن اوسکا گر | وہ جو فرماوی پسر سے لا شراب | کر عطا انکو الہ العالمین
کہتے ہیں کافر ہو گر جسکا پدر | اور کباب خوک بھی جلدی کرے | نزد کافر ہیں یہ دونون شی حلال | اے خدا تو خوک کے جلدی کباب
ہے یہ لازم خمر لیکر اوسکو دے | وہ شراب اوسکو دیوے بیگمان | اور نہ ہووے ترش دینے خفا | اس سبب جائز ہے نزد خوش خصال
اور پدر جسکا ہو مومن ایجوان | حد یہاں ہے اور وہان بیشک عذاب | کیونکہ دین حق میں یہ ناپاک ہے | یون کہے اوس سے بہشت آشیان
اسے پدر لازم نہیں پینا شراب | | | اور دل مومن نجس سے پاک ہے

روایت

کہتے ہیں یون عالمان فخری قاک | ہیں شریعت حق میں اسکے گاہ | یاد رکھ یہ مسئلہ اے باخدا | باپ دل جس سے جو پیدا ہوا
ہو وہی مثل پدر ہے اوستاد | علم دین جسنے کیا ہو جسبے یاد | حکم ہے اللہ دیوے وہ سبق | اور نلے شاگرد سے محنت کا حق
گر لیا اوسنے مہینا ای جوان | کہتے ہیں مرد و اوسکو عالمان | تیسرے انا ہو ہولے باخدا | اوسکے شوہر کو ہی رتبہ باپ کا

چو تجھے رکھتا ہے خسر حکم پر	ہے اطاعت انکی واجب گوش کر	گر تو خدمت انکی اوے بجا سکے	منہ نہ پھیر انکے کبھی فرمان سے

بیان واجب ششم

اور چھٹی طاعت کر تو شوہر کی زن	ہے یہ واجب شرع مین اے جان من	کہتے ہین یون عالمان خوش سخن	بیٹی کو شوہر جو دیتا ہے پدر
اوسے خدمت اوٹھگئی ان باپکی	یعنے واجب اوس سے ہے یہ ساقط ہوئی	اور رہی طاعت مین شوہر کی مدام	جو کہے اوسکو بجا لادے تمام
پس بدل اوسکی کرے فرمانبری			یعنے حاضر ہوئے خدمتگری

بیان واجب ہفتم

ساتوین واجب ہے اے مرد اگر	نان و نفقہ زن کو دیوے عمر بھر	اور اوسکی کہتے ہین خاطر کرو	ہو جو اوسکا روزمرہ اوسکو دو
اور نلاؤ اوسکے منہ پر سخت بات	ہے یہ حکم شرع اے نیکو صفات	اور پڑھاؤ اوس زن کو کہہ ہی بانیات	جو کرے قصداً اقتضا اپنی نماز

فصل سی و یکم دربیان پنجکار ضروری

کہتے ہین یون عالمان نیک نام	جلد کرنا حکم ہے یہ پانچ کام	پہلے توبہ کر گنہ سے اے جوان	تا تجھے بخشے خدا دو جہان
کچھ بھروسا اپنی ہستی کا نکر	موت کو تو جان ہر دم بالائے سر	موت جب آویگی اے مرد خدا	پھر تجھے مہلت نہ دیگی ایک ذرا
چاہیے تو پچھلا قدم گر دھرے	یا قدم اگلے سے تو پیچھے پھرے	حکم جسدم ہو پہونچیگا خالق کا اب	چھوڑدیگا مرغ جان تن کا قفس
یاد رکھ فرماتے ہین خیر البشر			مر تو پہلے مرنیسے اے خوش سیر

مُوتُوا قَبْلَ اَنْ تَمُوتُوا

تاکہ دیکھی ایسے مرنے کا مزا	جیتے جی گر آپ سے اپنے مرا	مولوی نے مثنوی مین اے جوان	یون کیا ہے اوسنے موتوا کا بیان
معنے موتوا قبل موتوا این بود	کز پس مردن فراغتہا رسد	نی چنان مرگی کہ در گوری روی	مرگ تبدیلی کہ در نوری روی
آن تو گہہ بے بدن و اے بدن	پس ترا از جسم جان بیرون شدن	وہ نہیں مرتا ہے اے دانا کبھی	جو مرے گا راہ حق مین بیشتر
یعنے کر تو نفس پر اپنے جہاد	ہے یہ مرنا جیتے جی اے خوش نہاد	کہتے ہین اسکو جہاد اکبر است	اور جہاد کافران کو اصغر است
سن کلام مولوی معنوی	یہ سخن لو اوسکا ہے مصرع کی قوی	سہل شیرین دان کہ صفہا بشکند	شیر آن را دان کہ خود را بشکند
سہل یعنی کہتے ہین اوس شیر کو	جو کہ توڑی ہے صف کفار کو	جاتی ہین چھوڑی اوٹھا کر وہ شیر	تا کہ کاٹین اونکے سردارونکی سر
اصل ہے وہ شیر نر اے نیکخو			مارتا ہے جو کہ اپنے نفس کو

روایت

کہتے ہین یون اولیا نامی تمام	پیدا خالق نے کئی ہین نفس چار	نفس لوامہ پہلا ہے اسپر	دوسرا ہے مطمئنہ تو گوش کر

نفس سوم ہاں سنو اے اخی — جو کیا کرتا ہے دائم بندگی
چار ہیں یہ نفس امارہ عیان — ظالم و اظلم ہے مرتد بیگمان

یعنے کافر ہے یہ نفس بے حیا — مولوی نے اسکے معنی ہیں کیا
نفس از وسواس تا ہے مردہ است — از سبب ہے آلتی افزودہ است

نفس امارہ ہے یعنے اژدہا — یہ نہیں مرتا ہے بے فضل خدا
اور لوامہ ہے پاکیزہ تمام — طاعت ایزد میں رہتا ہے مدام

حق نے اس آیت میں کھائی ہے قسم

وَلَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ

نفس لوامہ کی لے والا ہم

یعنے لوامہ سن اے مرد دین — ہے ملامت گر سدا اپنے تئین
یعنے کرتا ہے ملامت روز و شب — اپنے اوپر آپ از روے غضب

اور کہتا ہے وہ اے میرے خدا — کچھ نہ تیرا حق کیا میں نے ادا
مجھکو بھیجا تھا سبک تو نے الٰہ — لے چلا ہوں لاد کر بار گناہ

حشر میں اوس سے کہیگا یون خدا — یان تو ڈر دنیا میں تو ڈرتا رہا
یعنے دل سے دور کر خوف و خطر — ڈرتا تھا دنیا میں تو اسسے نڈر

اور اوسپر حق کریگا وہ عطا — بس کہیگا وہ کہ میں راضی ہوا
پڑھ قرآن میں لا تخافوا آ ہے — ڈرنے ہی والے کو کہتے ہیں نڈر

اور جو ڈرتا نہیں حق سے یہان — اوس جہان میں وہ ڈریگا بیگمان
اے محمد یاد حق میں رہ مدام — کچھ نہ رکھ دنیا و مافیہا سے کام

تا تجھے بخشے خدا اے کردگار — ہے نہیں اس زندگی کا اعتبار
پڑھ تو اس آیت کو اے مرد گزین — صاف فرماتا ہے رب العالمین

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ

ذائقہ چکھینگے سارے موت کا — ایکدن ہو وینگے آخر کو فنا
پھر کریگا زندہ مردونکو خدا — حق ہے آنا سامنے اوس روز کا

ترجمہ حدیث شریف بہ روایت معاذ بن جبل

نقل کرتے ہیں محدث اے اخی — یہ روایت ابن جبل سے ہے سنی
ایک نے پوچھا نبی سے برملا — حال امت کا تیری کیا ہوئیگا

یعنے روز حشر میں خیر البشر — دو مجھے احوال امت سے خبر
سنکے اوس سے حبیب پیمبر نے کہا — سن بہ صورت اوٹھاویگا خدا

بندرونکی شکل یعنے ایجوان — وہ اوٹھینگے عیب میں ہیں جو نہان
دو سخن کر دنیا میں جو کھاتے ہیں — خوک کی مانند ہو وینگے نمود

تیسرے آویگی اوس سے بوی بد — جو نہ دیتا تھا زکوۃ اے باخرد
ہو گی اوسکے تن میں ایسی بو بڑی — جیسے بو آتی ہے مردے کی سڑی

یعنے جو دنیا میں ہے صاحب نصاب

ترجمہ حدیث شریف

اور نہیں دیتا زکوۃ اے کامیاب

اوسکے حق میں یون پیمبر نے کہا — ہو وہ قاتل بالیقین انسان کا
جتنے دنیا میں مرینگے جو بشر — خون اوسکے ذمہ ہے آخر کو سر

حشر میں اوس سے کہیگا ذوالکرام — تو نے دنیا میں کیا تھا قتل عام
یعنے تو دیتا تھا حق خدا — صاحب گنجینہ تھا اسے بہیا

سن کلام مولوی اے خوش سیر
یعنی بہتے ہونگے پانی اودھر
چوتھے نکلینگے بریدہ دست و پا
پانچوین عالم جو ہینگے بے عمل
اور اوٹھینگے وہ چھپے گونگے وہان
کہتے ہین غماز اونکو اہل دین
روز محشر وہ اوٹھینگے ہو تتار
اونکو دیگا خدا سے داد گر
دسوین نکلینگے بشر مثل قمر
جو کہ لائے ہین بجا حکم خدا
دوسری تعجیل کیسیکا ہو وے قرض
اور بعضے کہتے ہین اے خوش سیر
قطع ہوین الفت کو کرتی ہے مدام
اور رہیگا جیسے خلاق جہان
اور مستحسن ہے قرض اے خوش سیر
تیسرے دختر اگر ہو وے جوان
چوتھے جو مہمان آوے تیرے گھر
پانچوین میت کی پڑھ جلدی نماز
ماسوا ان پانچ کامونکے میاں

مثنوی میں لکھا ہے سب بیر
جو نہین دیتے زکوة مال و زر
جسنے ہمسایے کو رنجیدہ کیا
و غمطلیتے ہین نہ خود کرتے عمل
جو کہ ہین مغرور طاعت مین ہان
جو بیان کرتی ہین نقصان یقین
واسطے اونکی ہین سب آتش کی جوار
جامۂ آتش کہ تا پہنین ہیر
اونسے روشن حشر ہوگا سربسر

اپنا بارہ سو چھپے منبع زکوة
اور ہوتا ہو زنا جس جا مدام
یعنی کاٹیگا خدا سے داد گر
وانتونسے اپنی وہ کاٹینگے زبان
ساتوین غماز یان کرتی ہین جو
یعنی ساعی ہین یہ پیش حاکمان
آٹھوین گردنکشان ہین جو
اور نوین حاکم جو ظالم ہین یہان
بعضے اونمین ہونگی مثل آفتاب

بیان تعجیل کردن در کار دوم

جلد کر اوسکو ادا کہتو ہین فرض کیونکہ یہ ہے قرض ایک فرض خدا

اَلْقَرْضُ مِقْرَاضُ الْمَحَبَّةِ

جیسے قینچی کاٹتی ہے کاغذ مدام	اور بدلے قرض کے دیگا خدا

فائدہ

قرض حسنہ خوب ہے دیوی اگر	اوسکو بخشیگا خدا اوس نیکیاں

بیان تعجیل کردن در کار سوم

بیان تعجیل کردن در کار چہارم

بیان تعجیل کردن در کار پنجم

یہ مثل کہتے ہین اکثر مردمان	کام جلدی ہے سو ہے شیطان
کام جلد کیا نہین ہوتا درست	دیر کو کہتے ہین سب آید درست

از زنا افتد وبا اندر جہات
آتی ہے اور سجا و بالے نیک نام
دست و پا محشر مین اوسکی سبیر
مشت سے اوسکی سینہ خون ہوگا روان
اونکا سوالی دینگے روز حشر کو
بہر تا دان و زبان مرد مان
چلتے ہین از خود اکڑ تو سبیر
روز محشر ہونگے نابینا عیان
بعضے ہونگے جیسے تاریکی جہان
اونکا ہوگا حشر مین یہ مرتبا
دوست کو کرتا ہے دشمن بلا
قرض ہے قینچی محبت کی مگر
حشر مین کہتی ہین سخت اوسکو سزا
بدلے اوسکے قرض خود دیگا عیان
اک درم کے بدلے اسی جان جہان
جلد اوسکا کر نکاح اے مہربان
جلد اوسکو دے کھلا تو دو سبیر
پھر اوسے رکھ گور مین اے بانیک
دیر کرنا کام ہے رحمان کا

فصل سی و دوم در بیان استادہ نوشیدن آب

پانی پینا چار جا ہے مستحب
تیسرے پسخوردہ مؤمن کا پیے
گوش رکھ فرماتے ہین خیر البشر
نیک باطن سے ہین اوسکے ہنر
اور بخشے روشنائی چشم کو
اور کرے ہے دفع ہر آزار کو
اور اسکو اشتہا مین جو پیے
چوتھے استادہ پیے آب سبیل
نقل کرتے ہین محدث برملا
یہ روایت ہے بخاری سے عیان
سنتے ہی فی الفور امر مصطفا

ایستادہ ہو کر اے والا سپا
پہلے زمزم کو پیے ہو کر کھڑا

سؤر المؤمن شفاء

ہے شفا پسخوردہ مؤمن بسر
دور کرتا ہے یہ پانی درد سر
جو پیا اسکو کبھی اندھا نہ ہو
بس مقوی ہے دل بیمار کو
بھوک جاوے اسکی تم اے نیک پے
یہ سوا ہے نزد عالم اے خلیل

بعضے جاہل پھینکتے ہین عار سے
اور تن کو بخشتا ہے فربہی
دافع خفقان ہے یہ پانی تمام
کہتے ہین از بسکہ ہے ہاضم طعام
چاہیے مومن کا پسخوردہ مدام
ماسوا ان چار پانی کے کھڑے

ترجمہ حدیث شریف کہ از تواریخ بخاری

ساتھ تھا حضرت کی وہ کوئی جوان
کہتے ہین باصد ادب لایا بجا
دیکھکر حضرت نے فرمایا اوسے
یعنے کی وسے نے وہان پر جلد قے

دوسرے ہو وے وضو کا گر بچا
کہتے ہین اسمین شفا اے نیک پے
کیون پئین ہم کہتے ہین جھوٹا اوسے
اس سے ہوتا ہے دل مومن قوی
بس مقوی اور مسہل ہے مدام
ہے صفت معجون کی اسمین تمام
شرب زمزم لی بتعظیم تمام
ناروا ہے اور اگر پانی پیے
اک صحابی نے کھڑے پانی پیا
جلد کرتے کیون پیا تو نے کھڑے
تا نہ باقی پیٹ مین پانی رہے

فصل سی و سوم در بیان نیستی

کہتے ہین عالم نبی ہین بیس چیز
دوسرے جو غسل مین کھاوے طعام
چوتھے جو سوے نام بان اوپر پا کا
اور چھٹے مت کر وضو ناقص جگہ
آٹھوین روٹی کا ٹکڑا ہو اگر
اور فقیرون سے نہ لی روٹی خرید
اور نوین جو خشک کنگھے کو کرے

نیستی لاتی ہین اے مرد عزیز
وہ رہیگا خوار دنیا مین تمام
اس سے ہوتا ہے فقیر بے نوا
یہ سبب خواری کا ہے اے مرد رہ
خوار رکھے نیستی ہے بس یہ
لاتی ہے دل پہ سیاہی بس شدید
نیستی ہین وہ پھنسا دام رہے

سن تو پہلے اسکو اے والا گہر
تیسرے جو ہوسکے ننگا اے اخی
پانچوین کر کے وضو لے پونچھ
ساتوین جو پیاز کا چھلکا جلا
یعنے گر پانون تلے آئے ذرا
کہتے ہین علما اے والا گہر
پہلے وضو پانی سے کنگھے کو عیان

گر جنابت مین کوئی سووے شب
شب کو یا دن کو اگر سووے کوئی
دست یا دامن سے پونچھے اپنے چہرہ
جلد اوس پر نیستی کہتے ہین آکے
یہ سبب ہے نیستی کا برملا
از گدایان پارہاسے نان فخر
بال بھر ڈاڑھی کے سلجھائے جوان

تا تجھے آباد رکھے حق مدام ہے یہ نہیں حکم رسول ذوالاکرام
دسوین جو لفشت پر جو بیٹھے آدمی رزق کی ہوتی ہے اس سے بس کمی

گیارھوین جو شب کو دیکھے آئنا ہوگا وہ درویش گر ہے اغنیا
بارھوین گردی کا ہو جالا لگا گھر سے اپنے دور کر لے باخدا

تیرھوین منہ سے پھونکو تم چراغ نیستی کا دل پہ لاتا ہی داغ
چودھوین شب کو ندی جاروب کو گھر مین اپنے کہتے ہین ای نیکخو

ہے یہ پندرھوین کہ کہتے ہین تمہرا تن مین جو پہنے سیے جامہ پھٹا
سولھوین جو چوب شیرین کا خلال گر کرے دانتو نمین ہے نیک خصال

یعنے ہو وہی جو درخت میوہ دار منع ہے اوسکا خلال ای ہوشیار
ہفدہم کھاوے قسم جھوٹی کوئی وہ سہے گا خوار بیشک آدمی

ابدر پرا ہے جسکی ہے عادت قسم گرچہ ہو وہ راست ای والا ہمم
سن کلام مولوی معنوی مثنوی مین کہہ گیا ہے ای اخی

راستان را حاجت سوگند نیست زانکہ ایشان را دو چشم روشنیست
کہتے ہین اٹھارھوین فسق و فجور یہ سبب ہے نیستی کا بالضرور

شام سے انیسوین سووے کوئی آتی ہے اوسپر سراسر نیستی
بیسوین جو شخص سوئے صبح کو نیستی ہین اوسنے ڈالا آپ کو

فصل سی و چہارم در بیان سرگوشی

اور سرگوشی جو کرتے ہون بشر کان دھر کر جو سنے اوسکو اگر

ترجمہ حدیث شریف کہ از مشکوٰۃ منقول است

یون نبی فرماتے ہین ای میر جہان اوسکے کانونمین خدای دو جہان
ڈالے گا گرم سیسہ حشر مین اور کرے گا پر فضیحت حشر مین

المجالس بالامانۃ کذا فی المشکوٰۃ

اور فرماتے ہین یون خیر الورا ہے مجالس بالامانۃ برملا
یعنے محفل ہے امانت ای اخی مت امانت مین خیانت کر کبھی
جو کہے گا بد خبر اے باخدا یعنے اس محفل کی اوس محفل مین جا
روز محشر اوس کی علام الخبیر بس کٹائیگا زبان گدی کو چیر
اور یہ ہے قول نبی اے خوش سیر دیکھ مسند مین لکھا ہے سر بسر

لا یدخل الجنۃ صاحب النمر

وہ اوٹھینگے حشر مین باچشم کور داخل جنت نہونگے چغل خور

ترجمہ حدیث شریف

نقل کرتے ہین محدث بیگمان بوحنیفہ سے روایت ہے عیان
دیکھ لے مسند مین ای ذوالاگر کہتے ہین فرماتے ہین خیر البشر
بات پر اونکی نہ کان اصلا دھرے جو تمسخر کرتے ہین وہ مسخرے
واسطے اونکے کریگا کردگار تین سو باہم فرشتے آشکار
تا کرین وہ لعن اونپر صبح و شام اور ہنسینگے سنکے جو اونکا کلام

ترجمہ حدیث شریف

اور فرماتے ہین یہ خیر البشر تین شخصون پر ہی لعنت سر بسر
پہلے اوسپر لعن کرتا ہی خدا جسنے وعدے کو نہین ایفا کیا

یعنے جو کرتے نہین وعدہ وفا	روز محشر اوسسے پوچھا جائیگا	کہگیا ہے مولوی نیکنام	وعدہا بیوفا کردن تمام
وعدۂ اہل کرم گنج روان	وعدۂ نا اہل صد رنج روان	وعدہ کردن و وفا باشد بجان	تا بہ بینی در قیامت فیض آن
یعنی دوم اوسپہ ہی ایجان من	مرد ہو کر جو بناوے شکل زن	تیسری لعنت ہے اوسپر بلا	جسنے نابینا کو رنجیدہ کیا
یعنے بہکایا بطرف راہ دور	فصل سی و پنجم در بیان شاشیدن		تاکہ جاوے وہ بھٹک اے باشعور
کہتے ہین یون عالمان نیکخو	دس جگہ ہین وان نکر پیشاب کو	پہلے کعبے کی طرف اے باخدا	منع ہے کرنا ادھر پیشاب کو
دوسرے روشن جدھر ہووے قمر	تو کبھی پیشاب وسجانب نکر	تیسری ہو جسطرف کو آفتاب	منع کرتے ہین اودھر شیخ و شاب
چوتھے ہووے جو درخت میوہ دار	نیچے اوسکے منع ہے اے ہوشیار	پانچوین کہتے ہین رستے مین نکر	کیونکہ رستہ ہے نمازی کا گذر
ہون چھٹے جیسا قبور مومنان	ساتوین دریا مین اے نیکو جوان	آٹھوین ہو راکھ کا جسجا پہ ڈھیر	تو نکر پیشاب وسجا اے دلیر
اوسمین اکثر رہتے ہین بھوت و بلا	اس سبب کہتے ہین عالم ناروا	اور نوین وہ ہے زمین جو سخت ہو	منع ہے اوسجا نہ کر پیشاب کو
کہتے ہین چھینٹین پڑینگی تجھپہ سب	ناروا ہے اسلیے اے باادب	اور دہم سوراخ مین اے ہوشیار	تو نکر پیشاب اوسمین زینہار

حکایت

کہتے ہین اک شخص نے پیشاب کو	تھا کیا سوراخ مین اے نیکخو	اوسمین رہتا جن تھا اک قوی جوان	زیرک و دانا و عالی خاندان
جبکہ کیڑے وہ پر پڑا اوسکے پیشاب	غار سے آیا نکل کھا پیچ و تاب	اک طمانچہ ایسا مارا اوسنے جو	منہ پہ اوسکے مر گیا انسان وہ

فصل سی و ششم در بیان شناختن جانوران پاک و ناپاک

کہتے ہین ناپاک ہے وہ جانور	جو پرند و نہین شکاری ہو مگر	مار کر پنجو سے اور کھاوے وہ چیز	وہ نجس ہے جانور لے باتمیز
یا ہمیشہ کھاوے جو مردار شے	کہتے ہین عالم وہ ہے ناپاک ہے	اور نجس ہے وہ جرند و نہین درند	جو کہ کرتا ہے شکار اے ہوشمند
یا نکرتا ہو جگالی کو کبھی	وہ نجس ہے جانور اے متقی	لیک ہے نہین پاک ہے گھوڑا اگر	وہ نہین کرتا جگالی عمر بھر
یا زمین مین جو رہے سوراخ کر	فصل سی و ششم در بیان آبہاے مطلق و مقید وغیرہ		نزد عالم وہ نجس ہے جانور
کہتے ہین یون عالمان ذی مقام	پانچ پانی ہین شریعت مین تمام	پہلا پانی ہے گا مطلق ایجوان	دوسرا پانی مقید بے گمان
تیسرا مکروہ ہے پانی تمام	چوتھا ہے مشکوک اے والا مقام	پانچوان پانی ہے مستعمل یہان	گوش کر مطلق کا پہلے سن بیان

کہتے ہین مطلق اوسی کا ہمدرد دین
یا کنوین کا ہو وسے پانی بر ملا
نقل ہین اک مجھسے ای گیتی فروز
تھی یہی بس خواہش حکم خدا
اب محمد منہ کنوین کا رکھو تو بند
اور ہو وہی نہر جو آب روان
اور بہا وہی گھاس کو ای نیکنام
اور ہو وہی حوض دہ در دہ مگر
گر پڑے اوسمین نجاست ای جوان
اور انمین ایک ہو تبدیل گر

پانی آتا ہے فلک سے بر زمین
یا ہو حوض و نہر یا تالاب ہو
کر وضو اوس سے تو ای مرد خدا
کہتے ہین مانند مطلق کو ہو چاہ

حکایت

شب کو میر اکمل کے گھوڑا اگر پڑا
پھر نہ پایا مین نے اوسکا کچھ پتا

بیان نہر روان

نہر ہو وہ مثل دریا ہی کلان
کہتے ہین آب روان اوسکی تئین

بیان حوض دہ در دہ

یعنے سو گز ہو وہ ای والا گہر
کہتے ہین سو گز اوسی اہل اصول
ہو وہ پانی پاک نزد عالمان
لیکن اوسکا گر بدلے بو مزا
یعنے رنگ و بو مزا بدلے اگر
مت وضو کر اوس سے ای مرد خدا

ہے وہ مطلق ہمگمان ای نیکخو
منہ کو اوسکے بند رکھہ ای اشتباہ
ہینے اوسکا منہ نہ ڈھانپا چند روز
مثل قارون چاہ مین وہ دھسگیا
تا نہ پہونچے چاہ سے تجھکو گزند
چلو بھر نیسے نہ کھلتی ہی زمین
وہ روان ہے آب پاکیزہ تمام
حوض کا دس گز جو ہووے عرض و طول
جب وہ پانی پاک ہے ای با خدا
کہتے ہین اوسکو نجس پانی ہوا

بیان آبہای چاہ

اور کنوین مین جو گرے ناپاک چیز
یا گرے گوبر کنوین مین ای اخی
تین سو پھر ڈول پانی سے نکال
لیک جسکا ہو وہی اندازہ الکنوان
اور کنوین مین تو گرے منہ بھر کو
اور مرے گرگٹ کنوین مین ای اخی
کہتے ہین یون ای اخی ہنکو سیر
دور کر اوس چاہ پھر پانی تمام
اس سبب اوسکا اولچنا ہے محال

وہ نجس ہے چاہ ای مرد عزیز
یا گرین دو مینگنی گر اونٹ کی
تا کنواں ہو پاک اپنی یکہ خصال
اوسپہ حکم دلو ہے ای مہربان
ڈول اوس سے تم نکالو تین بیس
یا مرے جو گرکے اوسمین چھپکلی
بیس ڈول اوس سے نکالو کھینچکر
ہے یہ حکم شرع ای والا مقام
ڈول اوسمے صد کہتے ہین اوسکو نکال

کہتے ہین خائط گرے مرغی اگر
اور ہو جاوین مگر ریزہ تمام
قول بعضونکا ہے یکصد ڈول کو
اور کنواں ہو جسکا اندازہ سے کم
اور گرے ہاندک کنوین مین جسکی تے
یا مرے چوہا کنوین مین جسکے جا
اور کنوین مین جا وین مگر ریزے بھی
اور کنواں ہو جسکا اندازہ مگر
اور مرے جس چاہ مین بلی اگر

یا وہ خائط بط کا ہو وہی بسر
وہ کنواں ہے بس نجس نزد امام
کہتے ہین پانیسے بھر کر پھینکدو
وہ نہ چھوڑے اوسمین پانی نام کو
وہ کنواں بس نزد عالم پاک ہے
یا چھچھوندر ہو وے ای مرد خدا
یا چھچھوندر یا چوہا یا چھپکلی
ڈول کھینچیں تین سو پانیسے بھر
ساٹھہ کھینچیں ڈول اوس سے جلد

اور کنوین مین سگ گرے اور نکلے جو
یا مرے انسان اوسمین گرکے جو
یا مری گر چاہ مین اسپ و شتر
یا مرے خنزیر و یا ہووے وہ خر

سکتے ہین اسکو نجاست جسم وار
پہلے اسکو نکال ہی ہوشیار
بعد اوسکے ڈول پھینکین تین سو
تا نجاست سے کنوان وہ پاک ہو

اور نہ ہووے جسم جسکا جون شیر آب
وہ فقط پانی کو پھینکین بھر شتاب
اور کلان استنجے کا پانی گرے
سب نجس پانی کنوین کا وہ کرے

تین سو اوس سے نکالو ڈول تم
تا نجاست اوسمین ہے جاوے گم
اور گرے پانی وضو کا اوسمین جو
ڈول تم چالیس بھر کر پھینک دو

اور کنوین مین غسل کا پانی گرے
ڈول اوس سے بس نکالو تین سے
اور گرے گر خمر اوسمین یا منی
یا وہ ہووے بول و غائط آدمی

یا لہو ہو یا وہ ہو ریم بشر
یہ نجس ہین نزد عالم سر بسر
یا کسی کا جامہ گر ہووے پلید
چاہ مین جسکے گرے سن اے رشید

تین سو کہتے ہین ڈول اوس سے نکال
تا کنوان ہو پاک اے نیکو خصال
اور گرے پانی اگر مکروہ کا
یا گرے مشکوک اے مرد خدا

سات ڈول اوس سے نکالو کھینچ کر
تا کنوان مطلق ہو تیرا سر بسر
اور گرے غائط پرندون کا اگر
وہ کنوان ہے پاک ای والا گہر

یعنے جیسے ہے کبوتر یا بٹیر
پاک ہین یہ شرع مین ای دلیر
یا کہ مینا جیسے ہے باشندہ چاہ
اسپہ ممکن نہین رکھنا نگاہ

کیونکہ ہے اوپر نظر رکھنا محال
اس سبب جائز ہے نزد ذی خصال
اور گرین انسانکے جو موے سر
خواہ کافر کے ہون یا مومن کے گر

یا گدھے کا سم گرے اسے نیک خو
یا شتر کا سم ہو یا گھوڑے کا او
یا ہو کھر بکری کا یا ہون ہڈیان
سب یہ جائز ہین بنزد حنفیان

لیک نہین ہو نہ چربی کا اثر
جب کنوان ہے پاک ای والا گہر
اور نجس ہین بال کھر سور کی سب
اور ماوہ سگ کی ہڈیان ای با ادب

کہتے ہین یون عالمان با خدا
ڈول جسکا ہو کنوین مین جا گرا
اور جنابت ہو اوسکے لینے کو بشر
غسل مین ہووے اگر وہ سر بسر

ہو گیا بالکل نجس بیشک کنوان
اور رہا وہ غسل مین اندر جوان
اور سخن شرح طحاوی مین لکھا
دونون ناپاک حال پر ہین برملا

یعنے چاہ ہے پاک ملنے والا گہر
اور رہا وہ غسل کے اندر بشر
قول اول پہ ہے فتوی سبکا یان
ہینگے وہ دونون نجس اے مہربان

تین سو اوس سے نکالو ڈول کو
تا کنوان ہو پاک ملنے مرد نکو
یا مری جسچاہ مین مینڈک اگر
یا ہو مار و کژدم و ماہی مگر

یا ہو زنبور و مگس یا کیچوا

بیان آبہاے مقید

وہ کنوان ہے پاک اے مرد خدا

کہتے ہین دو قسم مقید ہے وہ آب
کیوڑے کا ہووے عرق یا ہو گلاب
یا ہو آب سیو نفت یا گاؤ زبان
یا ہو سرکہ یا ہو شربت الحیوان

یا ٹپکتا ہو کوئی از خود درخت
پاک ہے اوسکا عرق ای نیک بخت
یا نچوڑے رنگ سے جو نکالا اگر
ہین یہ سب آب مقید سر بسر

کہتے ہین یون حنفیان فی نسبتین
پاک ان چیزون سے ہوتا ہے لباس
لیک شیر و روغن و رود سیاہ
اس سے جامہ کو نہ دھو ای مرد راہ

کیونکہ یہ آب مقید سے نہیں — منع ہے اسواسطے ای اہل دین
تیسرا گر وہ نزد عالمان — اونکا جھوٹا ہے برا ایمان مین
گر نہو وے آب جو مطلق کہین — اس سے جائز ہے وضو ای اہل دین
چوتھا ہے مشکوک پانی بر ملا — بعد اوس کے کر تیمم بے ریا
پھر نماز فرض پڑھ بہر خدا — ہے یونہیں حکم شریعت بر ملا
پانچوان وہ آب مستعمل ہے جو — طشت مین پانی وضو کا جو گرے
ہے وہ پانی پاک لیکن دور کر — غیر کو کرتا نہیں طاہر مگر
کہتے ہین یون عالمان باصفا — کفر و شرک و خلق بد کبر و ریا
اور بدعت رشوت و عجب و نفاق — ہے برا اور انکو بھی کر دل سے دور
سن یہ فرماتا ہے رب العالمین — آیت شر البریہ ہے لکھی

اُولٰئِکَ ھُمْ شَرُّ الْبَرِیَّۃ

حاصل اس آیت کا کرے ہین بیان — باطن اوسکا کافرون کا پاک ہے
کیونکہ واحد جانتے ہے اللہ کو — کہتے ہین مخلوق کہہ انکو سبھی
بندہ وہ ہے بندگی لاوے بجا — بہتر از عرش و فلک خلد برین
مومنون کی مدح کرتا ہے خدا — پڑھ تو سورہ لم یکن مین بر ملا
یعنے جملہ شے سے یہ بہتر ہین خاص — مومنان پاک دین بالاختصاص
اور فرماتے ہین یہ خیر الورا — حق نے میری بس مجھے آگہ کیا
ہوگی امت گرچہ تیری مذنبین — ساتھ تیرے یا رسول مصطفا
نیک و صالح عمل لاوین بجا — جو نکے سر پر ہے خرابی بسر
اے محمد فسق سے رہ تو جدا — منع ہے یہ شے اور سہو نہ کی

بیان آبہای مکروہ

پی لیں جس تن کا پانی مرغیاں — سو نشہ گر یہ پانی پیے زاغ و زغن

بیان آبہای مشکوک

ہو وے خر کا اور خچر کا پیا — پہلے اس سے کر وضو اکو نشن

بیان آبہای مستعمل

مست وضو کر اوس سے ای مرد نکو — یاد رکھ کہتے ہین مستعمل اوسے

فصل سی و ہشتم در بیان کفر

ترک سارہ چیز کر خود کو تو از — ہین یہ بارہ یاد رکھ ای باصفا
دور کہتے ہین سب بالاتفاق — ور کبیرہ اور صغیرہ اور حسد
کفر سے ہر کوئی شے بد تر نہین — دیکھ سورہ لم یکن مین ای اخی
یعنے جملہ شر سے بد ہین کافران — خوک گرچہ ظاہراً ناپاک ہے
اور شریک اوسکا نہین کرتا ہے جو — اور نہ کہہ کافر کو تو بندہ کبھی
یعنے طاعت مین ہے جو حق کی سدا — اور گروہ مومنان پاک دین

اُولٰئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃ

ترجمہ حدیث شریف

اُمَّتِیْ مُذْنِبَۃٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ

ہین غفور اور تو شفیع مذنبین — امت تیری بخشون گا روز جزا
دھیان رکھیں ہر گھڑی اللہ کا — اور کمر باندھینگے جو فسق پر
اب سے اہل کفر کے رکھ بر ملا — کہتے ہین کافر او سے نیکو جدا

جیسے خمر و لحم و خنزیر و زنا — ہے وہ کافر جو اسے جانے روا
یا پڑھے اسم خدا کو غیر پر — منع ہے جو شرع مین ای باہنر

یعنے جیسے خمر ہے یا ہے زنا — جو پڑھے اوسپر تو وہ کافر ہوا
یا کوئی لاوے چرا کر جانور — یا زبردستی سے لیوے چھینکر

اور کہے اوسپر اگر تکبیر کو — ہے وہ کافر بالیقین ای نیکخو
کہتے ہین کھانا اگر ہووے حلال — پہلے تسمیہ پڑھے ای خوش خصال

بعد اوسکے نوش فرماوے طعام — ہے یہی حکم رسول ذوالاکرام
متفق اسپر ہین جملہ عالمان — ساتھ اس کلمہ کے ای نیکو جوان

اِنْ یکان حلالاً شرعیاً بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہے اگر تحقیق یہ کھانا حلال — اسلیے لکھتا ہون نام ذوالجلال
یہ روایت معتبر ہے سب پر — کہتے ہین یون عالمان فہیم

جس کسینے کھانا کھایا صبح و شام — اور بسم اللہ نکی وقت طعام
لکھتے ہین تبیان مین ایمر ود — ساتھ کھاتا اوسکے ابلیس لعین

اور کرتا زہر ہے اوسکو اثر — جسنے بسم اللہ نکی کھانے پہ گر

حکایت

نقل کرتے ہین محدث العزیز — زہر دیتی تھی میان کو اک کنیز
چند مدت طور یہ اوسکا رہا — لیکن اوسکو کچھ اثر کرتا نتھا

ایکدن ہو کر کنیز بیحد اداس — یہ سخن کہنے لگی آ اوسکے پاس
زہر دیتی ہون تجھے ہر دن مگر — کیا سبب اسکا نہین کرتا اثر

اوسکے مالک نے کہا ای بے تمیز — زہر دیتی ہے مجھے کیون ای کنیز
پہلے اپنا مدعا مجھکو بتا — بعد اوسکے گوش رکھہ قصہ مرا

تب کہا اوسنے تو ہے ماہ خیر — مین جوان ہون صورت ماہ منیر
یعنے تونے مثل مہ پایا جمال — اب نہین حاصل ہے تجھکو جز زوال

مین ہون ماہ نو کہ روشن ہے جبین — اور آیا بس ترا آخر ہے دن
زہر تجھکو اسلیے مین نے دیا — تا مرے تو اور لاؤن آپسا

یعنے لاؤن نوجوان ای پیر مرد — مثل ماہ نو کہ اپنا ہمصفیر
تب کہا مالک نے سن ای بیوفا — مولوی نے مثنوی مین یون کہا

چند باشی عاشق صورت بگو — طالب معنی بشو معنے بجو
صورت ظاہر فنا گردد بدان — عالم معنی بماند جاودان

آنچہ بر صورت تو عاشق گشتہ — چون برون شد جان چرا اش ہشتہ
صورتش بر جاست این سیری ز چیست — عاشقا واجو کہ معشوق تو کیست

عشق بر مردہ نباشد پایدار — عشق را بر حی و بر قیوم دار
تو بیک خواری گریزانی ز عشق — تو بجز نامی نمیدانی ز عشق

دادۂ بر باد عمر جاودان — یک زمان آگہ نئی از سر جان
ہست ظاہر لیک پنہان از — کی بود خفاش را تاب ضیا

خاک شو تا گل بروید رنگ رنگ — چند بیماران کی شود سرسبز سنگ
ہر کہ سر را باخت اندر کوی او — ہنگرد صد بار جانان سوی او

گرچہ میخواہی بفیروزی چو روز — ہستی ہمچون شب خود را بسوز
چند چند از حکمت یونانیان — حکمت ایمانیان را ہم بدان

پھر کب تک مجھکو دیگی ائے کنیز / چار چیزونکو مین لکھتا ہون عزیز
پاس لاتی ہے مرے جب طعام / شکر کرتا ہون خدا کا لیکے نام
دوسری پڑھتا ہون نہین اوسکا کلام / یعنے بسم اللہ کو وقت طعام
جو پڑھے قرآن کو باصدق تمام / زہر اوسکو کچھ نہین ایذا رسان
تیسری کھاتا ہون مین رزق حلال / مجھکو دیتا ہے وہ ذوالجلال
چوتھے مین قوت کو اپنی ہمسر / صرف کرتا ہون عبادت مین مگر
مولوی کا سن کلام بے بہا / مثنوی مین کہگیا ہے برملا
کے گوارد لقمہ بے دیدار او / بے تماشاے گل گلزار او
نان کجا اصلاح آن جانی کند / کو ملی از فرمان جانان بر کند
گر شود عالم پر از خون مال مال / کے خورد مرد خدا الا حلال
چشم گریان بایدت چون طفل خرد / کم خور این نان را کہ نان آب تو برد
چون فراموشی خودی یادت کنند / بندہ گشتی آنگہ آزادت کنند
جا کہا آزاد تجھکو اے کنیز / ہو خوشی جسجا تری ہو باتمیز
کہتے ہین مالک نے جب اوس سے کہا / سن کنیزک کی گئی حرص و ہوا
اس سخن سے اوسکو یہ تاثیر کی / حرص اوسکی خود بخود جاتی رہی
یا الٰہی از طفیل مصطفا / دور کر مجھسے مری حرص و ہوا
اور طفیل مرتضے کے ای عزیز / اور طفیل اوسکے کہ تھا مالک کنیز
بخش مجھکو اے خدا ای ذوالکرام / جنۃ الفردوس مین اعلی مقام
تا کہ دیکھون تجھکو مین اوسجا عیان / دیدۂ ظاہر سے ای عشاق جان

بیان تقلید فاسد وصحیح

کہتے ہین اسلام مین تقلید دو / ایک فاسد ایک صحیح ای نیکخو
ہے یہ فاسد سخت نزد عالمان / جو نہ سمجھے اور پڑھے کلمہ عیان
اوس سے پوچھے شخص کوئی جو ہوا / یہ بتا مجھکو کہ تونے کیا پڑھا
سنکے گر اوس سے کہے وہ بیحیا / کیا بتاؤن خود نہین مین جانتا
لیکن اتنا جانتا ہون ای جوان / سورہ و تسبیح پڑھتی ہین اوسکو مؤمنان
اور حقیقت سے نہین اسکی خبر / جو کہون تجھسے مفصل سربسر
کہتے ہین کافر ہے وہ مرد لعین / جو کہی اس طور سے ای مرد دین
اور اسے کہتے ہین اوسکو عالمان / جو پڑھے کلمہ شہادت کا عیان
پوچھے اوس سے جو کوئی مرد گزین / کیا پڑھا تونے بتا میری تمکین
اور کہے وہ شخص اوس سے برملا / گوش دل سے سن اسے ای باخدا
مینے یہ کلمہ شہادت کا پڑھا / قولیان جسکے پڑھنے سے پڑھا
اور ہے اسکی بزرگی اس قدر / کرتا ہے کافر کو مومن سربسر
اسلیے پڑھتا ہون مین کلمہ مدام / تا مجھے بخشے خدا عالی مقام
کہتے ہین اسکو صحیح ای مرد دین / ہے وہ مومن کہنے والا بالیقین

روایت از کتاب ظہیریہ

جسکے منہ سے نکلے کلمہ کفر کا / بس اوسے ہم کہتے ہین کافر ہوا
یا وہ جو قصدا کہا یا سہوا اگر / بیگمان وہ ہو گیا کافر بشر

دیکھ لے جا کر ظہیری کے تئیں
لیک ہوویگا نہ مومن وہ بشر
اور لکھا مشکوٰۃ میں اے نیکنام
لا الٰہ کہہ کے الا اللہ کہہ
سن کلام مولوی اے خوش سیر
اور نبی فرماتے ہیں اے یا خدا
اور نہ سمجھے اوسکو اے مرد گزین

کہتے ہیں اسلام میں جسے بند ہیں	اگر پڑھیگا اپنی عادت سے مدام

ترجمہ حدیث شریف

تم پڑھو کلمے کو با نیت مدام	گر تو نیت اسطرح اے نیک خو
اور محمد ہے رسول اللہ کہہ	کہتے ہیں سب اسکو مردان خدا
شعر یہ اوسکا ہے تفسیر میں یار شکر	تا نہ گوئی لا و الا اللہ را

ترجمہ حدیث شریف

یہ رہا بس کفر اوسپر اے یقین	کفر سے رو کو زبان اے مومنو

یعنی وہ کلمہ شہادت کا تمام
یوں پڑھو عادت سے اپنی عجز سے
یعنے میں ہوتا ہوں مومن کلمہ گو
وہ نہی سر سے مسلمان ہے ترا
در نیابی منہج این راہ را
نکلے جسکے منہ سے کلمہ کفر کا
ورد رکھو کلمہ رد کفر کو

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّأْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْمَعَاصِیْ كُلِّهَا وَاَسْلَمْتُ وَاٰمَنْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

یعنے اس کلمہ کو باعث ہے خدا
اور دیکھا ہے ظہیری میں لکھا
سنکے گر اوس سے کہے وہ برملا
شاید اس عرصے میں وہ کافر مرا
حکم ہے ویسے پڑھا کلمہ تمام
ہیں گر یہ کافر جو دنیا میں تمام
حق نے یوں قرآن میں دی ہے خبر
کیونکہ کافر سے نہیں بد کوئی کر
یا کوئی جیسے برہمن ایسی بات
کہتے ہیں کھا کر قسم خیر البشر

روایت از کتاب ظہیری

گر کہے کافر کوئی مومن ہو آ	مجھپہ ظاہر کر تو اب اسلام رب
جا تو نزد عالمان اسلام لا	کہتے ہیں یہ کفر ہے اے خوش نسب
اس سبب سے کفر یہ اوسپر ہوا	کیونکہ کلمہ جانتے ہیں مومنان
ہے یہ جز اسلام کی اے نیکنام	یا کہے کوئی کسی سے برملا
دوزخ انکا یا کہ جنت ہے مقام	کہتے ہیں یہ کفر ہے اے مرد رہ
واسطے کافر کے ہے نار سقر	یا کہے جو آپکو کافر سے بد
اوسکو لازم ہے نہ یہ کلمہ کہے	یا کہے اس طرح سے کوئی کلام
ہونیوالی تجھپہ ہے یہ کل کی رات	اور کرے باور وہی مومن ہے با

كَذَبَ الْمُنَجِّمُوْنَ بِرَبِّ الْكَعْبَةِ كَذَا فِي الْمُسْتَنَد

بخشش دیگا تمکو از راہ عطا
تا میں داخل تم میں ہوں اے مومنین
دی رضا اوسنے اوسے بس کفر ہے
ہوتی ہیں کلمہ سے مومن انس و جان
میں نہیں واقف ہوں اے مرد خدا
یعنے کافر کی نہ پہچانے جگہ
بیگمان یہ کفر ہے اے نیک مرد
جھوٹھ کہتا ہوں تو ہوں کافر تمام
ہو گیا کافر ضروری اے اخی
ہیں نجومی جملہ کاذب سربسر

یا کرے جو شخص رسم کافران
ہے وہ کافر بالیقین ای مہربان
جیسے ہولی یا دیوالی ہنود
یا وہ سہرے ہین رنگین جو جانور

یا تشابہت جو کرے جس قوم کی
من تشبہ بقوم فہو منہم کذا فی المشکوۃ
بس وہ ہوا اوس قوم سے قول نبی

یا کہے کعبہ اگر ہو اوسطرف
رف پڑھتا ہی تو ای ذی شرف
ہین خدا وسجانب پڑھون گر نماز
ہے یہ کلمہ کفر کا لے بانیاز

یا کہے بھیجے خدا جنت مین گر
ساتھ تیری مین نجاؤن عمر بھر
یا کہے تیرا ہی ہووے گواہ
بات تیری مین نہ مانون خواہ مخواہ

یا کہے دیوے گواہی گر ملک
سچ سخن تیرا نہ جانون حشر تک
یا کہے جانے خدا جانے رسول
کہتے ہین یہ کفر ہے اہل اصول

کیونکہ علم غیب ہے خاصہ خدا
ورنہ تھی واقف رسول مصطفا
علم خالق سے نہ اونکین جسکو دیا
جانتے تھے اوسکو بس خیر الوریٰ

یا خدا کو لاوے شاہد جھوٹ مین
ہے یہ کلمہ کفر کا لے ذی ہمین
کیونکہ دانا اور بینا ہے خدا
یکسان عالم ہے صدق و کذب کا

یا کہے کوئی خدا دے مجھکو مال
مال ہووے وہ حرام اور یا حلال
کہتے ہین یہ کفر ہے عالم تمام
درمیان لایا جو وہ لفظ حرام

اے محمد حق سے مانگنا کل حلال
ہے وہ ہر شے پر توانا ذوالجلال
یعنے ہر شے پر ہی وہ قادر قوی
جسکو چاہی پل مین کر دیوی غنی

یا کہے جسکو خدا اسے نیک سپنے
شرع والے کہتے ہین کافر اوسے
اور بعضے کہتے ہین خود کو خدا
شرع مین یہ بھی ہے کلمہ کفر کا

اور ہو حالت مین جو اپنی کوئی
نکلے اوس سے گر یہ کلمہ اے اخی
ہی مباح اس حال مین وہ شخص یار
لیک مارینگے وہ درّے سر بسر

یعنے ہو وہ شخص حالت مین معاف
اوسکی تمثیل ہے سے سینہ صاف
جیسے سایہ جن کا ہوتا ہی عیان
خود وہ کہتا ہی مین جن ہون بیگمان

اور ہوا جس شخص پہ سایہ خدا
اوسکے حق مین مولوی ذوون کہا
چون پری غالب بود بر آدمی
ہے پر وہ از جنس انس مردمی

چون پری را این دم و قانون بود
خالق جن و پری خود چون بود
یعنے سایہ جن سے ہووے جب یہ حال
سایہ حق سے رہی چپ کیا مجال

نقل ہے یہ مولوی سے ای رشید
کہتے تھی حالت مین اکثر بایزید
چند جوئی بر زمین و بر سما
نیست اندر جبہ ام الا خدا

گفت مستانہ عیان ای ذی فنون
لا الہ الا انا فاعبدون
اور سب حالت کہی جو یہ کلام
ہے وہ کافر بالیقین ای نیکنام

اور شرابی ہو جو اسے مرد خدا
نکلے اوسکے منہ سے کلمہ کفر کا
کہتے مین عالم کہ اوسکو ہی معاف
نشہ مین غلطان جو ہووی بیخلاف

اور دے زن کو طلاق اپنی اگر
ہوگئی بیشک طلاق ای ذی سیر
یا کہے اوپر خدا نیچے ہو تم
اوسکو اس کہنے سے کافر جانو تم

یا کہے کوئی مین کرتا ہون دعا
کیا اسے سنتا نہین میرا خدا
یا کہے کیا حق گیا ہی مجھکو بھول
ہے یہ کلمہ کفر کا ای ذی عقول

یا کہے تیری کفایت اسے پدر
کر نہین سکتا خدا سے داد گر
مین کرون تیری کفایت سر میان
ہین یہ باتین کفر کی ای خوش خصال

یا کہے اللہ کی مجھکو قسم
اور تیری سر کی اور پا کی قسم
یا کہے مجھکو قسم اللہ کی
اور قسم پانؤن کی تیری راہ کی
کہتے ہین یہ کفر ہے عالی ہمم
یعنی گر ہووین بہم دو نون قسم
یا کہے جو کچھ مجھے حق نے دیا
مین نے اسکے بالعوض ایسا کیا
یعنی کی خیرات مینے بے شمار
ہے یہ کلمہ کفر کا اے ہوشیار
یا کوئی دیوے صدقہ گر مال حرام
اور رکھے امید حق سے وہ تمام
یعنی اسکے بالعوض یا دین ثواب
بیشک این کفر است نزد شیخ و شاب
یا کوئی قابل شفاعت کا نہو
بیگمان یہ کفر ہے لے نیکخو

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ

ہے شفاعت حق ختم الانبیا
حق نے فرمایا فترضی بر ملا
کہتے ہین نازل ہوا جب والضحی
پڑھکے اس آیت کو حضرت نے کہا
گر رہے گا آگ مین اک امتی
مین نہ راضی ہونگا کہتے تھے نبی
یعنی مین راضی ہونگا لے کریم
تا نہ بخشے اوسکو جنات نعیم
یا کوئی قرآن پڑھتا ہو اگر
اور کہے جو دوسرا سنکے بشر
ہے یہ کیا آواز طوفان بر ملا
کہتے ہین وہ خیرہ سر کافر ہوا
یا کوئی نقال لاوے نقل گر
وعظ کے مانند ہو وہ سربسر
اونہین جو سنکے اوسکو مومنان
ہو گئے کافر بہ نزد عالمان
یا کہے کوئی اگر لے با خدا
مین فرشتہ ہون تری سب کام کا
یا کہے آتا ہے تو مجھکو نظر
مثل عزرائیل کے لے فرسیر
یا کہے کوئی فرشتون کو برا
اونکو بد کہنے سے وہ کافر ہوا
یا ہوا کو بد کہے یا ابر کو
بیگمان یہ کفر ہے لے نیکخو
کیونکہ یہ تابع ہین سب امر خدا
سنتے ہی فی الفور لاتے ہین بجا
یا کہے رمضان کیا آیا ہے سخت
مومنون پر یہان آیا ہے سخت
یا کہے معلوم تھا مجھکو یہ حال
غلہ بس ہوگا گران تر اب کی سال
یا کہے مین دوست رکھتا ہون تجھے
سن زیادہ حق سے اے فرخندہ پے
یا ہمیں سب سے زیادہ گر کہے
یعنی تو از بس کہ میرا دوست ہے
یا کہے مین دوست رکھتا ہون شراب
یا زنا کو وہ کہے خانہ خراب
یا کہے کوئی کہ کرلے عیش یان
دیکھ لینا اوس جہان مین اے جوان
یا اگر کوئی ہنسی سے یون کہے
یعنی بعد از مرگ جینا ہے کسے
یا عذاب حق سے ہو بیفکر جو
یا اوسے امید رحمت کی نہو
یا گنہ جس شخص نے ظاہر کیا
دیکھکر اوس سے کہے گر دوسرا
گر تو پوشیدہ گنہ کو اے جوان
کفر مین داخل ہوا بیشک عیان
کیونکہ دی اوسنے گنہ کی مشورت
اسلیے کافر ہوا وہ بد صفت
کہتے ہین یون عالمان نیک ذات
منع کرتا تھا اوسے اون جرم سے
یا ہوا جس شخص سے ظاہر گناہ
اور کہے اوس سے کوئی مرد آگاہ
توبہ کرنا اس گنہ سے ہے ضرور
سنکے اوس سے گر کہے وہ بے شعور
کیا کیا اغلام مینے یا زنا
جو کرون توبہ مین اے مرد خدا
کہتے ہین کافر ہوا وہ خیرہ سر
یعنی سمجھا جرم کو ہلکا مگر
یا کہے کوئی کسی سے یہ سخن
دفن کر آئے اوسے ایمان مین
دیکھا تو نے جسکو کل بیمار تھا
جان اپنی سونپ کر مجھکو مرا

یا کہے بیمار سے کوئی اگر
اور زیادہ جان کو تیری کرے
یہ تھی امید مجھکو اے بشر
یا کہے دیکھون ہو نہین اوسکی تئین
یا کہے جیتا رہے میرا پدر
یاد رکھ یہ مسئلہ اے میری جان
اسلیے کرتا ہے تو جھگڑا یہان
یا کہے کوئی مصیبت کا پھنسا
بالعوض میرے کرے تجھپر خدا
کہتے ہین کافر ہے وہ مرد شقی
یا کہے زن سے کوئی مرد خدا
یا کسی زن کو کوئی دیوے صلاح
اور سخن اوسکا کرے گر زن قبول
یا کہے مومن سے مومن دوسرا
یا کہے تو نے پڑھی کچھ بائی چیز
یا کہے کرتا ہی تو دشوار کام
یا کہے میری عوض پڑھ تو تمام
سنکے گر اوس سے کہے وہ ہیچیا
کہتے ہین اوس شخص کو سب اہل دین
حق نے فرمایا ہے ای مرد رشید

اوسنے بھیجا ہی مرض تجھپر مگر
یعنے لیکر جان اوسکی تجکو دے
حق نے بھیجا پھر تجھے بار دگر
موت سے اپنی مریگا وہ نہین
مجھکو روزی کا نہین خوف و خطر
ہین یہ کلمے کفر نزد عالمان
جو خلاف شرع ہین کرین اسکو بیان
ظلم مجھپر کرتا ہے میرا خدا
ظلم سے تیرے تجھے مین سہتا ہا
یعنے دی نسبت خدا کو ظلم کی
حق ہے شوہر کا بڑا اگر تو ادا
تو ہو مرتد ٹوٹ جاوے تا نکاح
ہو گئی مرتد یہ نزد ذی عقول
یعنے رکھی ہے نماز اپنی اٹھا
جو ملے گا مجھکو بدلا اے عزیز
کہ نماز فرض پڑھتا ہے مدام
ہین یہ باتین کفر کی اے نیک نام
میرا جانیے وہان یہ کام کیا

یا کہے کوئی کسی سے بر بلا
یا کسی بیمار کو ہووے شفا
یعنے انسان کا تجھے بخشا حلم
یا کہے جب تک ہین میری دست و پا
یا کہے رزاق سے بیشک خدا
یا اگر بخشین ہم دو آدمی
سنکے گر اوس سے کہے وہ ہیچیا
یا کہے مظلوم ظالم سے اگر
یا خدا سے گر کہے وہ معا بالفضول
یا کہے زن مومنہ شوہر سے جو
وہ کہے مجھپر حق شوہر نہین
کہتے ہین مرتد اوسے ای ذی سمیع
اور ہوا کافر وہ جسنے دی صلاح
یا کہے ابہی پڑھی مینے نماز
یا کہے پڑھتا ہے تو بہر بہشت
یا کہے پڑھتا ہے تو بہر نمود
یا کہے کوئی چلو عالم کے پاس
یا کہے ہوتے ہین عالم نا شکیب

بالعوض تیرے دسے ماری خدا
اور کہے اوس سے سخن گر دو ہیرا
مر کے پھر زندہ ہوا اسے محترم
مجھکو روزی کا نہین کچھ غم ذرا
لیا ہین محنت سے روزی جابجا
اور سکے یہ بات اوس سے مدعی
مین کرونگا کام تجھسے رحم کا
ظلم جو تو نے کیا ہے خیرہ سر
ظلم ظالم کا تو کرتا ہے قبول
تجھپہ لعنت حق کی ہے ای زشت خو
ہین یہ باتین کفر کی ای نازنین
ہو وہی جو مومن سے کافر بسر
قتل ان دونون کا کرنا ہی مباح
دل مرا گھبرا گیا اے با نیاز
تو نہ پاویگا کبھی اے بد سرشت
تاکہ جانین مجھکو صاحب جود
کچھ مسائل شرع سے ہون کہ شناس
سیکھتے ہین علم کو بہر فریب
ہے وہ کافر کہنے والا یا عقلین
جتنے ہین مشرک وہ ہین سارے پلید

فصل سی و نہم دربیان شرک

انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام

انکو اندر کعبے کے آنے ندو
یعنے سالِ آئندہ مین خیر الانام
بعد حضرت کے صحابہ کو کہا
اور عمر و ہم اس سے خارجی
جاری ہین اتنک یہان احکام دین
امر حق ہے اے گروہ مومنین
ہو وہین جب جا یعنے قوم مشرکین
ہیچ ہے اس مکر و حیلے سے تمام
کہتے ہین مشرک او نہین ای ذوی مقام
جیسے جاہل پوجتے ہینگے مزار
جز خدا یہ ایسی طاقت کسکو ہے
مت کسی سے مانگ ای نیکو سرشت
گفت پیغمبر کہ جنت از آل
اور یہین نے ایک کامل سے سنا
اور کہا ہے مولوی نے یہ کلام
اسم می خوانی مسمیٰ را بجو
ہے یہ بیشک شرک ای مرد خدا
یا الٰہی از طفیل مرتضیٰ
یا کرے جو نذر بکرا ذبح کر
یعنے وہ مشرک ہے انسان بالیقین

بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا

انکو کعبے مین ندین رہنے تمام
بت پرستو نکو ندی کعبے مین جا
یان تلک ظاہر ہوئی تیرہ صدی
سنیون سی اے گروہ مومنین

جب ہوا کہتے ہین یہ حکم خدا
پھر اوٹھایا سنیون کو امر حق
یعنے سن بارہ سو اور انسٹھ ہوے
ایک مشرک کو ندی جائی قرار

فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ

بس کرو تم قتل جا وہ کی نہین
کیونکہ ہے کار غزا اشکل کا کام
جو پرستش کرتے ہین بت کی تمام
کہتے ہین وہ ہمکو بیٹا یا مدار
جو تجھے بیٹی و بیٹا دے سکے
گر تو رکھتا ہے تمنائے بہشت
گر تو میخواہی کس چیزے مخواہ
ایسی خواہش سے ہے طریق اولیا
تم نہین دیکھو تو اسے نیکنام
بے مسمّے اسم کے باشند کو
جز خدا کوئی نہین مشکل کشا
دور کر مجھسے مرا رنج و بلا
تیغ سے ذو کیے لے ذبح
گر ارادہ نذر خالق کا نہین

سن خوارج کہتے ہین انکو سنیان
گر نہ ہوتے سنیان با خدا
یا اگر پوجے کسیکی قبر کو
یا کہے دی مجھکو بیٹا یا حسین
ہے فقط یہ شرک اور وہم و خیال
گوش کر فرماتے ہین خیر الورا
ورنہ خواہے من کفیلم مر ترا
وہ نہین کرتے ہین انسان سے سوال
اللہ اللہ بیکسی از بہر نان
یا کہے کوئی علی سے یا علی
لیک ہے ہاک طور جائز الٰہی
یا طفیل حسنین کے پروردگا
کہتے ہین وہ گوشت ہے مطلق حرام
اور فرماتا ہے رب العالمین

کیونکہ ہین مشرک نجس لے نیکخو
انکو حضرت نے نکالا برملا
امر حق سے کہ ہین وہ بیشک مستحق
کے سے حضرت مدینے کو گئے
بلکہ کعبے سے نکالا انکو بار
فاقتلوا کہتا ہے رب العالمین
بے امام ہمپر نہین لازم جہاد
مشرکون پر کون کرتا پھر غزا
ہے وہ مشرک بالیقین ای نیکخو
بیگمان یہ شرک ہو لے نور عین
کیا کوئی دیویگا اللہ ذوالجلال
اپنے حق سے مانگیے تو ہے روا
جنۃ الماوی و دیدار خدا
رہتے ہین دنیا مین دائم مست حال
بی طمع بنشین و اللہ را بجو
دفع کر شیر خدا مشکل مری
گر کہے اسطرح سے جو آدمی
دے مجھے بیٹا تو با عز و وقا
اور ہوا وہ شخص بس مشرک تمام
کھا تو تم اوس گوشت کو ای مومنین

فکلوا مما ذکر اسم اللّٰہ علیہ

جیسے تم ذکر خدا لاسکے بجا / اور کیا تکبیر کو اونچا ادا
یا جو چھوٹے سر پہ چوٹی پرکی / یا گلے مین ڈالے تسبیح ای اخی

یا کہے میر احسن کرے بھلا / یا کہے عباس کو حافظ ترا
یا کرے کوئی کسیکی گر منیا ز / ہے وہ مشرک بالیقین ای با نیاز

کہتے ہین نذر و نیاز ای مرد دین / جز خدا و ند جہان جائز نہین
خاص دل سے پہلے کر نذر آن / بعد اوسکے بھیج تحفہ جسکو چاہو

ایک پہلے بھیج تحفہ بر نبی / نذر تا مقبول ہو جاوے تری
پھر تو کہہ اس طور سے باصدق جان / ہے یہ تحفہ از برائے فلان

فصل چہلم در بیان خلق بد

ہووے لیکن نذر تیری باصفا / تا ثواب اون سبکو پہونچا دے خدا

خلق بد کہتے ہین اوسکو عاملان / جو نہ ہو مومن سے راغب کر بیان
اور رہووے ترش رو ما تھا شکن / عیب ہین و نکتہ چین و پر فتن

کہتے ہین اسکے تئین بد خلقیان / حق سے مانگو الحذر ای مومنان
خلق بد مومن کو کرنا ہے حرام / ہے یہ خصلت شمر کوفی لا کلام

خلق رکھ تو نیک ای صاحب تمیز / تا دو بارہ آدمی انسان تیری پاس
چاہیے مومن کو بس خلق نکو / ہووے رنجش اوسمین کہ خوشخو

سن کلام مولوی ای ہوشیار / مثنوی مین کہگیا ہے با وقار
من ندیدم در جہان جستجو / ہیچ اہلیت بہ از خلق نکو

حق نے یون اپنے پیمبر سے کہا / خلق ہے تجھ مین بڑا یا مصطفا
یعنے ہے تو صاحب خلق عظیم / دیکھ سورۂ نون مین قول کریم

وانک لعلی خلق عظیم

فصل چہل و یکم در بیان کبر

گوش رکھ فرماتے ہین عالم سبھی / چاہیے مومن کو خلق احمدی
کبر اوسکو کہتے ہین ای باشعور / جو کہ دانائی سے سمجھے دل کو زور
اور زمین پر رکھے وہ گن گن قدم / یعنے با انداز و ناز ای محترم
سن یہ فرماتا ہے رب العالمین

ولا تمش فی الارض مرحا
انک لن تخرق الارض

اور تو اس طور سے مت ہو روان / اور اکڑتا تو نہ چل ای مرد دین
اور زمین کو تو نہین سکتا ہے چیر / جون زمین پر چلتے ہین گردنکشان
زور سے پانون کو ای مرد فقیر / ہے تکبر تجھکو کرنا نا روا
کیونکہ ہے یہ کبر از راہ خطا

ولن تبلغ الجبال طولا

اور نہ پہونچیگا پہاڑون تلک تئین / تو ز روئے طول قامت بالیقین
بس تو چل عجز و تذلل ای میری جان / تا نہ گر جاوے زمین مین ناگہان

چاہیے تیرے تئین عجز و نیاز / سرنگون چل گرچہ ہے سرو دراز
سن کلام مولوی ای جان من / مثنوی مین لکھ گیا ہے یہ سخن

بندہ باش و بر زمین رو چون سمند / نے جنازہ چونکہ بر گردن نہند
تا نہ خون تیرا پیے پدا اگر / مثل دریا سے سمندر سیر

حکایت

کہتے ہین اکدن سمندر نے کہا / ہے کہاں مجھسا کوئی دریا بڑا
یعنے ہی مجھسا نہیں دریا کلان / لے زمین سے تا بہ ہفتم آسمان
اور ہی میری درازی اسقدر / لے ز مشرق تا بمغرب سر بسر
اور زمین مین جتنی ہین دریا و آب / سب ہین میرے پیٹ مین مثل حباب
یہ تکبر جب کہ دریا نے کیا / آیا اک پدی کو فرمان خدا
پھر تو اوس دریا سے جا اپنا شکم / تا رہے باقی نہ اوسمین نام و نم
سنکے یہ امر حق لایا بجا / اک نچھوڑا اوسنے قطرہ آب کا
جب ہوا پدے کا محبوس شکم / رو کے یون کہنے لگا با چشم نم
ظلم اپنی جان پر مین نے کیا / اے خدا اس کبر کی پائی سزا
اب رہائی مجھکو دے پروردگار / ہون مین تیرے فضل کا امیدوار
گر نہ بخشے تو اے رب العالمین / تو مین ہون بدتر ز ابلیس لعین
کہتے ہین جب عجز کو لایا بجا / آیا پھر پدے کو فرمان خدا
اب اوگل دے آب کو اے جانور / ہے جو تیرے پیٹ مین دریا مگر
سنکے یہ پدی ز امر ذو الجلال / سب دیا پانی کو اپنے منہ سے ڈال
ہے یہ اوس پدی کی تاثیر شکم / کم ہوئی شیرینی اوس سے اک قلم
کہتے ہین اوسدن سے ہے پانی شور / اوسمین شیرین بھلے جاتی نہر و جو

ہے یہ اون دریاؤنپر حکم خدا

فصل چہل و دوم در بیان ریا

جو سمندر مین گیا کھاری ہوا

اور دریا کہتے ہین اوسکو عارفان / جو پڑھی نفلین بہت سو سن عیان
گوش دل سے سن کلام مولوی / مثنوی مین کہگیا ہے معنوی
گر عبادت میکنے بہر خدا / خفتہ کن گر فاش کردی شد ریا
ہے مراد اس سے نوافل کو چھپا / گر پڑھے گا اسکو ظاہر ہو ریا
یا کہ ہے اس سے تہجد کی مرام / یعنے پوشیدہ تو پڑھ اے خوش نہاد
اور پڑھ تو فرض کو ظاہر مدام / یعنے مسجد مین باعزاز تمام
یا کہ تیری دل مین ہے مکر و دغا / تا کہ جانین خلق مجھکو با خدا
اسلیے پڑھتا ہو نمین اغراض داشت / ہے یہی بیشک ریا رکھ یاد داشت
کہتے ہین اسطرح پڑھ با صدق جان / پڑھتے ہین جسطرح عالی ہمتان
غیر خالق کے نہو دل مین ہوا / پھر تو چاہے خفیہ پڑھ یا بر ملا
یا کرے خیرات جو ظاہر مگر / یہ ریا ہی سن تو لے والا گہر
کہتے ہین دے وہ راہ حق مین سیم و زر / دوست عیب کو بھی نہو جس سے خبر
حکم خالق کا ہے بھلے مردنکو / پھر دیا ہو ہنسے تمکو تم بھی دو
سن کلام مولوی ایجان من / مثنوی مین کہہ گیا ہے یہ سخن

جسان وہی از بہر حق جانت دہند

فصل چہل و سوم در بیان بدعت

نان وہی از بہر حق نانت دہند

کہتے ہین بدعت اوسکو یا خدا / جو نکرتا ہو کبھی خیر الورا
کر کے جو شخص لیے فعل کو / ہے یہ بدعت بیگمان اے نیکخو

پہلے گر رووے مصیبت سے کوئی — اہل بدعت ہے ضروری ہی اوسی
یا مصیبت سے کرے آہ و فغان — یا کرے ماتم وہ مثل مشرکان

یا سرھانے روئے میت کے اگر — بین سو کہتے ہین بدعت بسر
اور روا ہے روئیے آنسو بہا — ہے یہ سنت سنت خیر الوریٰ

یا کہ رووے درد سے جو چیخ مار — صاحب بدعت ہے نزد ہوشیار
حکم ہے کہ صبر اے مرد گزین — تا جزا دے تجکو رب العالمین

مولوی کا سن کلام بے بہا — صبر کا اوسنے کیا ہے ترجما
گفت پیغمبر خداش ایمان نداد — ہر کرا صبری نباشد در نہاد

صبر گنج است ای برادر صبر کن — تا شفا یابی تو زین رنج کہن
صد ہزاران کیمیا حق آفرید — کیمیائے ہمچو صبر آدم ندید

صبر تلخ آمد بر او شکاست — صبر سوی مقصد تو رہبر است

فائدہ

پڑھ الم نشرح مین اے مرد خدا — سب ہے یہ آیت عسر یسرا بر ملا
حق نے رحمت مومنونکو دی عیان — بدلے مشکل کے دو آسانی یہان

یعنی بخشے گا خدا اے داد گر — راحت دنیا و عقبیٰ اے پسر
بیگمان تحقیق بخشے گا کریم — بالعوض سختی کے جنات نعیم

جو کہ لاوے صبر مشکل مین بجا — اوسکو بخشے گا دو آسانی خدا
اور مشکل کافرونکو دی تمام — تا کہ دوزخ مین رہین جلتے مدام

اے محمد مانگ تو حق سے پناہ — تا بچاوے تجکو مشکل سے آگاہ
چونکہ غم آید تو آنرا یاد کن — پیش آن فریادرس فریاد کن

جز خدا کس نیست بر تو مہربان — دل مدہ غیر از خداوند جہان
اور جائز ہے بلا شک اے اخی — خوف سے حق کے اگر رووے کوئی

خوف حق دل مین ہے جسکے سدا — جنتی بیشک ہے وہ مرد خدا
کیونکہ فرماتا ہے رب العالمین — یعنی اس آیت مین اے مرد گزین

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى

جسنے رکھا نفس کو باز از ہوا — یعنی حرص و آز کا مانع ہوا
پس وہ مومن ہے بہشتی بیگمان — واسطے اوسکے ہے جنت مین مکان

اور فرماتے ہین یہ خیر الوریٰ — صَوْتَانِ مَلْعُوْنَتَانِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ — اوس صدا پر لعن کرتا ہے خدا

وَهُمَا صَوْتُ الْمِزْمَارِ عِنْدَ نَغْمَةٍ وَصَوْتُ النَّاحِيَةِ عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ

پہلے وہ آواز جو دیتی ہین تان — جیسے مردنگ و تنبورا و ستار
دوسری آواز اے والا گہر — نکلے جو وقت مصیبت سر بسر

اور بدعت ہے وہ نزد عالمان — فرض و سنت کی پڑھی جو درمیان
سن روایت ہے یہ ابن عباس سے — جبکہ فارغ ہو نماز فرض سے

جلد اوٹھا تو ہاتھ کو بہر دعا — اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ — ساتھ اس اوراد کے لے با خدا

وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

پڑھکی اوس ادا کو ای مومنو
جلد سنت پھیر نی کی تم پڑھو
جسنے سنت پڑھنی مین تاخیر کی
دین مین گویا کہ بدعت اوسنے کی

اور کہتی ہین محدث ای اخی
فرض پڑھ سنت کو پڑھتے تھے نبی
لیکن اتنا وقفہ کرتے تھے امام
پڑھتے تھے خیر البشر انت السلام

یعنے سب پڑھتے تھے یہ خیر الورا
بعد اوسکے کرتے تھے سنت ادا
اور یہی کہتی ہین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
پڑھتے تھے حضرت ہمیشہ یہ دعا

جو سوا اسکی پڑھیگا کچھ اگر
دین مین کی اوسنے بدعت سربسر
اور لکھا ترغیب مین ای بانیاز
آتے ہین قدوسیان لینے نماز

یعنے آتے ہین فرشتے بیشمار
فرض وسنت کے لیے ای ہوشیار
فرض پڑھکر پھیرتے ہین جب سلام
منتظر رہتے ہین سنت کی تمام

جسنے کی تاخیر سنت مین ذرا
چھوڑ جاتی ہین اوسی زیر سما
یعنے سنت چھوڑ جاتی ہین ملک
فرض لیجاتی ہین بالای فلک

فصل چہل وچہارم دربیان ردّت

اور ردّت اوسکو کہتی ہین سبھی
ترک جو مومن کرے فعل نبی
یعنے کرتے تھے نبی جس کام کو
ترک کرنا اوسکا ردّت جان لو

جیسے سنت یا جماعت یا جہاد
یا نوافل یا عبادت رکھ تو یاد
متفق اسپر ہین جملہ عالمان
یہ نبی کا فعل ہے لے مومنان

تیسری یہ شرط ہے ای مرد دین
جب کرین غلبہ گروہ کافرین
حکم ہے باہم ہین اوسکا مومنا
سب کرین جنگ وجدل باکافران

اور سند مین لکھا ای جان من
کہتے تھے اکدن رسول ذو المنن
گر مری امت مین سے جو آدمی
عقد مین زن کو نہ لاویگا کبھی

النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی

وہ نہین مجھسے ہے ای مرد خدا
یعنے وہ سنت سی میری پھر گیا

فصل چہل وپنجم دربیان عُجب

عُجب اوسکو کہتے ہین ای نیکخو
اور یہی بہتر جو سمجھے آپ کو

مجھسا دنیا مین نہین کوئی مثال
اور مین ہر فن مین ہون صاحب کمال

یعنی مین ایسا ہون مرد ہوشیار
ہو کوئی میری مقابل کیا مجال

بس یہی ہے عُجب نزد عالمان
دور اس سے تم رہو ای مومنان

فصل چہل وششم دربیان نفاق

کہتے ہین عالم اوسے اہل نفاق
جسمین ذرہ بھی نہو بوی وفاق

یعنے جو رکھتا ہو کفر باطنی
ہو وہ مومن دہر مین گو ظاہری
ہے یہی بیشک نفاق ای مومنان
جیسے فرقہ خارجی کا ہے عیان

آپ کو کہتے ہین مومن بیگمان
ہین حقیقت مین گروہ مشرکان
سن کلام مولوی ای خدا
مثنوی مین کہہ گیا ہے برملا

بہر چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنہ پاکان برد
یعنے چاہے ہے جسے خلاق جہان
پھاڑتا ہے اوسکا پردہ بیگمان

ڈالتا ہے اوسکے دل مین سیلان
تاکہ ہووے دین سے میری صدود
کل منافق کہتے ہین مرتد ہو گئے
قہر کی زنجیر سے باندھے گئے

میل ہے اصحابون پر لاے بیان
دین مین اونکا گذارا پھر کہان
مثنوی کا سن کلام دلپذیر
مثنوی مین لکھگیا ہے وہ امیر

ہان وہان ترک حسد کن شیطان
ورنہ ایسے شد سی اندر یہان
جیسے فرقہ ہے خوارج برملا
بغض رکھتا وہی ہے وہ چھپا

ہے عداوت اونکی ایسی ایجوان
یعنے عثمان و علی سے بدگمان
کہتے ہین یا حضرت نبی تھے نور یک
اصل این دونونکی تھی یکمشت خاک

عقد مین لائی یہ کیون بنت رسول
اس سبب خارج ہوئے وہ بوالفضول
کہتے ہین امت مین یا صدیق و عمر
مسند آرا کہ نبی تھے یہ بشر

یعنے این دونون نبی دی ہے پیاکر
عقد مین حضرت کے لے جان جہان
اور ظاہر ہو گا جس سے جو کنا
اور سکو کافر کہتے ہین وہ روسیا

ہین منافق خارجی بالاتفاق

من كنت مولاه فعلي مولاه كذا في المشكوة

لیتے ہین انسے بھی جزیہ بی نفاق

کہتے ہین حق مین علی کے یون نبی
جسکا مین مولا ہون اوسکا ہے علی

سنیون کے ہینگے مولا مرتضیٰ
اونکی سنت کہتے ہین سنی ادا
بعضے کہتے ہین علی کو ایجوان
کرتے تھے ہر جا تقیہ بیگمان

کیا سمجھے ہے اونکی اے مرد خدا
یعنے ہوئے شخص جو شیر خدا
وہ چھپا نیسے مگر چھپتا ہے کب
ہے ہمین فہمید پر اونکی عجب

جانتے حضرت تقیہ کو نہتے
حرف تہمت کہتے ہین یہ اوپرے
اور نبی فرماتے ہین اے خوش سیر
مین ہون شہر علم اور حیدر ہے در

انا مدينة العلم وعلي بابها

دیکھلے مشکوة مین اسے باصفا
مرتضیٰ کی مدح مین اونسے کہا
پا نہیں سکتے ہین در بن گھر کی راہ
کون پاوے بے علی علم اله

فصل چہل وہفتم دربیان کبائر

کہتے ہین یون عالمان ہی مقام
شرع مین چودہ کبائر ہین تمام
ایک ونہین سخت ترین یا پانچ سب
حکم حد آیا ہے سن جنکا سبب

خون و دزدی تہمت و خمر و زنا
انپہ ثابت ہے حدود اللہ کا
اور ہے باقی جو نو اے نیکبخت
اونمین تاخی کی جو ہووے مصلحت

چاہے مارے اوسکو اے قدرت بلند
یا کرے جاے وہ اوسکو حبس و بند
اے محمد رکھ کبیرون سے حذر
کیونکہ ہے اونکی عوض نار سقر

اور ہے تعزیر دنیا مین تمام

ترجمہ حدیث شریف

گوش دل سے سن پیمبر کا کلام

کہتے ہین راوی نبی نے یون کہا
جس سے ہووے گا کبیرہ برملا
اوسکو ہم تعزیر دینگے بالضرور
تاکہ اوسکو بخشدے رب غفور

ور کیا پوشیدہ جو اوسنے گناہ
جز خدا کوئی نہین اوسپر گواہ
کچھ غرض ہمکو نہین جانے خدا
چاہے بخشے اوسکو یا دیوے سزا

ہے کبیرہ سخت کہتے ہین گناہ	اس سے ہوتا ہی دل مومن سیاہ	اور کم ہوتی ہی برکت رزق کی	اس سے ظاہر ہووی ظلمت فسق کی
	بیان کبیرہ اوّل		
خون سے اوّل کبیرہ سخت تر	قتل جو ناحق کرے ای ذی ہنر	بالعوض مقتول کے مار و اوسے	یعنی قاتل کو بلا شک جان سے
اور رضی ہو پدر اوسکا اگر	دے دیت بس اوسکو قاتل سیم و زر	کہتے ہین دیوے درم وہ دس ہزار	یعنی بدلے خون کے لے ہوشیار
اور نہو گر پاس اوسکے نقد زر	قسط کرنے اوسکی ای دانا گہر	اور نبی کہتے ہین دیوے سو شتر	خون بہا کی بالعوض ای خوش سیر
ہو وین لیکن اونٹ او نہین قسم چار	بوڑھے و پیر و جوان ای ہوشیار	قسم چارم ہو او ہیکل امیر یہ چار	یہ دیت دے اوسکو قاتل بیگمان
جب نہین ہی قتل قاتل کا روا		بیان کبیرہ دوم	ہے یو نہین حکم شریعت برملا
ہووے سے چوری کو حق مین جگہ		السارق والسارقة فاقطعوا ایدیهما	صاف فرماتا ہے یون خلاق جہان
اور ظاہر جس سے ہو چوری اگر	کاٹو اوسکے ہاتھ کو تم بیخطر	کہتے ہین گر دس درم لیوی چرا	اوسکا کاٹو ہاتھ دہنا برملا
بعد ازان قاضی اوسکو دست سے	تا نہ پھر چوری کرے ای نیکخو	اور کرے چوری جو وہ بار دگر	پانون چپ کاٹو تم اوسکا بسر
اور نبی فرماتی ہین ای خوش سیر	چور ہے وہ جو چرا وے کچھ اگر	یعنی سے گر چیز ادنی کو چرا	چور ہے بیشک بقول مصطفا
	بیان کبیرہ سوم		
تیسرے زانی جو ہووی با شعور	الزانية والزاني فاجلدوا كل واحد منهما مائة جلدة		حکم حق ہے اوسکو مار و بانفور
گر زنا ظاہر ہو جسکا ایک بار	شرع مین اوسپہ ہی سو درّونکی مار	اور ان مین ہون جو محصن روبرو	حکم اوسپر رجم ہے سارے جہان مین
یعنی مار و اوسکو پتھر سر بسر	تا کہ مارے پتھرونکی جاوے مر	اور دونون ہون جو محصن برملا	حکم ہے بے شبہہ اونپر رجم کا
کہتے ہین محصن اونہین جنکی ہی ذکر	مرد یا زن ہو وے زن ہو یا خصم	اور وہ محصن نہون دونون اگر	مارینگے سو درّے اونکی پشت پر
	بیان کبیرہ چہارم		
چوتھی تہمت سخت ہے جرم عظیم	اس سے ہوتا ہی دل مومن سقیم	دیکھ سورہ نور مین ای باخدا	حق نے یون اپنے پیمبر سے کہا
کوئی مومن پر اگر تہمت کرے	فاجلدوهم ثمانين جلدة		مار و اسی درّی لازم ہی اوسے
خاص وہ تہمت ہے ای مرد خدا	ترجمہ حدیث شریف		جو کہ مومن پر کرے تہمت زنا

اور فرماتے ہین شاہ دوجہان — جای تہمت سے ڈرو ای مومنان
ہو جہان تہمت نجاؤ تم اودھر — الحذر مانگو خدا سے الحذر

روایت

یا کہے ولد الزنا مومن کو جو — یہ بھی تہمت سخت ہے ای نیکخو
یعنی فرماتے ہین عالم باخبر — اسی دُرّے اوسکو مارو سربسر

اور نلاوے چار وہ اوسپر گواہ — جب نہ مارو کہتے ہین دین کی راہ
اور نہو اوسپر اگر شاہد کوئی — ماریگا بے شبہہ قاضی ای اخی

اور نہ جاوے وہ اگر فریاد سے — آپسے اوس شخص کو وہ بخشدے
جب نہ مارو کہتی ہین عالم تمام — لیک رکھے ساٹھ روزے لا کلام

یعنی رکھے ساٹھ روزے پے بہ پے — ماہ رمضان کی طرح ای نیک پے
یا کھلاوے ساٹھ مسکین کو طعام — یا کرے آزاد چاہے اک غلام

اوس سے جب ہوتا ہی کفارہ ادا — رہ تو اس کلمہ سے دور ای باخدا

بیان کبیرہ پنجم

پانچوین ہی نوش جو ہووے کوئی — حد ہے اسی دُرّی اوسپر ای اخی
یعنی ماری اوسکو قاضی باندھکر — حکم ہے ہشتاد دُرّی سربسر

روایت

نقل کرتے ہین محدث معتبر — دیکھ لے عمدہ مین تو چاہے اگر
پوچھا عالم سے کسی سائل نے جا — مدعا اس بات کا مجکو بتا

وقت مینوشی کے اکثر مردمان — ترش رو ہوتے ہین کیون ایمہربان
سنکے اوسسے جب یہ عالم نے کہا — گوش رکھ فرماتے ہین خیر الورا

لا یجتمع الخمر والایمان فی جوف امرء مؤمنا ابدا

جمع یہ دونون نہونگی ایک جا — خمر اور ایمان سُن اے مرد خدا
جب شکم مین جسکے جاتی ہی شراب — اوس سے ہوتا ہی جدا ایمان شتاب

ترش روئی کا ہے اسکی یہ سبب — یاد رکھ حکم نبی اے باادب

روایت

اور روایت کرتے ہین راوی بیان — پانچ محشر مین کھڑے ہونگے نشان
کہتے ہین دوزخ کی ہونگی وہ نشان — شعلہ زن آتش فگن ایذا رسان

یون کریگا حکم رب العالمین — ہان ملک لاؤ نشان آتشین
پہلا بوجہل لعین کو دو وہ اب — جمع ہون اوسکے تلے میخوار سب

دوسرا فرعون کو دو باالغرور — نیچے اوسکے جمع ہون اہل غرور
تیسرا دو برصیصا کو لاکلام — جمع ہون اوسکے تلے زانی تمام

چوتھا دیوینگے علم قابیل کو — جسنے ناحق مارا تھا ہابیل کو
نیچے اوس جھنڈی کی ہونگی خونیان — جو زمین پر کرتے تھے خونریزیان

پانچوان بلیس کو دینگے نشان — اوسکے نیچے جمع ہونگی کافران
مومنون کو فضل سے اپنے خدا — بخشیگا لاریب اونکی سب خطا

اور رہینگے اوس مین کفار لئیم — وہ نشان لیجائینگے سوئے جحیم

بیان کبیرہ ششم

اور چھٹے انعام میں ای سینہ صاف | کہتے ہیں حدیں ہی اوسکی اختلاف
بعض فرماتے ہیں اسے مرد نکو | اوسکے اوپر ڈال دو دیوار کو

بعضے کہتے ہیں جلا دو اوسکو صاف | تا کرے یہ جرم اوسکا حق معاف
بعضے کہتے ہیں کہ قید اوسکو کرو | جبکہ وہ توبہ کرے بس چھوڑ دو

اور فرماتے ہیں یوں شیر خدا | اوسکے اوپر تم کرو حد زنا
بعضے مارو اوسکو سو دُرّے مگر | تا کہ حد اوسپر یہ جاوے اوتر

اسپہ فتوی ہے بنزد حنفیان | یعنے قول مرتضیٰ پر بیگمان
اور اکثر عالموں نے یوں کہا | تا قیامت وہ جنابت میں رہا

پاک ہونے کا نہیں وہ عمر بھر | گر نہاوے سات دریا میں بشر
ہاں مگر توبہ سے وہ ہوتا ہے پاک | اس کبیرہ سے رہو اندیشہ ناک

جسنے دنیا میں نہ کی توبہ اگر | اور گیا وہ شخص بے توبہ کے مر
یعنے جو دنیا میں بے توبہ مرا | اوسکے حق میں ہے یہ آیت برملا

وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖ اَعْمٰى
فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى

اور نابینا رہا دنیا میں جو
بس وہ عقبی میں بھی نابینا رہا
وان نہوگا اوسکو دیدار خدا | اے خدا دکھلا مجھے اپنا جمال
راہ حق دل سے نہیں دیکھی ہے جو
میں ہوں اک بندہ ترا عاجز کمال

وَاَضَلُّ سَبِيْلًا

اور ہوا وہ راہ سے گمراہ بس | ہیں یہ معنی ظاہری ای ہمنفس
جو در توبہ نہ دیکھیگا یہاں | وہ در بخشش نہ دیکھیگا وہاں

یعنے نابینا رہا وہ راہ سے | جیسے اندھا راہ پر بھٹکا پھرے
اک مفسر نے لکھا ہے معتبر | گر کہے تو اسکو یا دلے نور البصر

ڈالتا ہے دل میں شیطان یہ سخن | کن گنہ مردو فردا توبہ کن
بالیقین مومن کو یوں دینا ہے غم | کہ خدا ہے مہربان صاحب کرم

تو نہ توبہ توڑنے سے ہو ملول | توبہ ہے مومن کی نزد حق قبول
اب جوان ہے ہو تو توبہ وقت پیر | توبہ جب کرنا تو اے مرد فقیر

کیا تجھے جلدی ہے توبہ کی نگر | توبہ کر لینا بوقت نزع پر
کچھ مزا دنیا میں آنیکا تو لے | ہیں در توبہ کے دونوں پٹ کھلے

تو ابھی توبہ نکر لے خرد سال | چند ہفتہ چند ماہ و چند سال
لے محمد توبہ دم میں اسکے آ | ہے یہ کافر راہزن انسان کا

مے فرید این جہان جای فناست | گر بمیری فرصت توبہ کجاست
اور فرماتا ہے یوں خلاق جان | تم بدل توبہ کرو اے مومنان

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا

لا گر ہو ایمان جو با صدق و صفا | تم گناہوں سے پھرو سوے خدا
یعنے تم دل سے طرف حق کے پھرو | خالصا بہر خدا توبہ کرو

تا گنہ بخشے تمہارے سب خدا / پہلے جو تمنے کیے جرم و خطا / یعنے تم توبہ کرو خالص بجان / ہین یہ معنی اس نصوحا کی عیان

جانو توبہ ہے پشیمانی دل / پھر نہ ہووے وہ گنہ کے متصل

بیان کبیرہ ہفتم

کہتے ہین ہفتم کبیرہ فحش کو / اس سے روکو تم زبان اپنی ہو / اور اگر گالی کوئی دیوے جسے / اوسکو قاضی چاہیے جو تعزیر دے

بالعوض گالی دے کے تم گالی اگر / کیونکہ گالی فحش ہے اسلئے نیکخو / جسکی عادت فحش کی ہوگی یہان / نکلے گی اوسکی بہت سختی سے جان

بیان کبیرہ ہشتم و نہم

آٹھوین جو سود لیوین ایجوان / اوسکو دشمن حق کا جانو بیگمان / یا کہ تو دے کم جو ہے دالالکہ / یا زیادہ رکھے کوئی ناپ پر

یا کہ لے گھاٹا کوئی ابی از خرید / لکھے ہین سب یہ کبائر مین شدید / اور نوین کھیلے اگر کوئی جوا / لائق تعزیر ہے بیشک وہ ہوا

بیان کبیرہ دہم

دسوین کہتے ہین کبیرہ ہے دروغ / کذب کو ہوتا نہین کاہے فروغ / جھوٹ کو جسنے کیا ہے اختیار / ہوگا بیشک وہ ذلیل و خوار

سن کلام مولوی معنوی / مثنوی مین کہگیا ہے اے اخی / ہر کرا جنس دروغ است اے پسر / راست میش و نباشد معتبر

جسکی جنس ہے جھوٹھ کی اے ہوشیار / سچ کا وہ رکھتا نہین ہے اعتبار / دیکھ قرآن مین تو اس آیت کو جا / جھوٹھ کہنے والون پر لعن خدا

لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِين

بیان کبیرہ یازدہم

گیارہوین غیبت ہے جسکی بجان / یا کہ خود اوسکو مثل مردان / مخبر صادق نے دی ہے یون خبر / ہے زنا سے بھی یہ غیبت سخت تر

اَلْغِيبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا

بیان کبیرہ دوازدہم

کہتے ہین غیبت ہے اوسکی ہان روا / اگر کرے کوئی کبائر بر ملا / بارہوین تہمت کا ڈھونڈھنا عیب جو / یہ کبیرہ سخت ہے اسلئے نیکخو

تو نہ ہو جویای عیب مؤمنان / عیب جوئی ہے بری ایجان جہان

بیان کبیرہ سیزدہم

تیرہوین ہے یہ کبیرہ بیگمان / جھکے لوگون سے عیب ہین نہان

بیان کبیرہ چہاردہم

چودہوین ہے ظلم اے والا گہر / اس سے تو بہر خدا پرہیز کر / دیکھ قرآن مین تو اس آیت کو جا / ظالمون پر لعن کرتا ہے خدا

لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظَّالِمِين

اور ظالم وہ بھی ہے ای ذی سیر / جسنے کی ذرہ وہ ظالم کی مدد

سن کلام مولوی معنوی / کہگیا ہے مثنوی مین اے اخی / ہست دنیا قہر خانہ کردگار / قہر بین چون قہر کردی اختیار

فصل چہل و ہشتم در بیان صغیرہ

اور صغیرہ وہ ہے نزد عالمان ۔ جو گنہ ہی خرد ای نیکو جوان
کہتے ہین کرنا صغیرہ کا مدام ۔ اس سے ہوتا ہے کبیرہ لاکلام

اور کبیرہ کو کرے ہر روز گر ۔ اس سے ہوتا کفر ای والا گہر
اور اگر اسکا کوئی سمجھے گناہ ۔ ہے وہ کافر بالیقین ای مرد راہ

کہاویگا حد سے زیادہ گر کوئی ۔ یہ صغیرہ ہی بلا شک ای اخی
کیونکہ لاتا ہی نشہ از بس طعام ۔ اس سبب سے ہے بہت کہانا حرام

مَنْ اَكَلَ فَوْقَ شِبَعِهٖ فَقَدْ اَكَلَ حَرَامًا

ہے یہ ارشاد نبی ای خوش سیر ۔ جو کوئی کہاوے زیادہ پیٹ بہر

یعنی جو کہاوے زیادہ سیر ہو ۔ ہو گیا اوسپر حرام ای نیکخو
اور فرماتے ہین یہ خیر الانام ۔ سب نشہ تمپر کیا حق نے حرام

كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ كَذَا فِي الْمِشْكٰوةِ

یا کسیکے گہر ہو ظرف سیم و زر ۔ اور کہاویگا اگر اوسمین بشر
ہے خبر مین کہتے ہین خیر الانام ۔ پیٹ مین اوسکے بہریگا وہ تمام

مَنْ شَرِبَ فِي اِنَاءِ فِضَّةٍ فَكَاَنَّمَا تَغَلْغَلَ فِي بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ

یعنی روز حشر مین تا بہ جحیم ۔ اور پلاویگا اوسے آب حمیم
یہ خبر تحقیق مسند مین لکہی ۔ ایک دن فرماتے ہے حضرت نبی

اَلدُّنْيَا جِيْفَةٌ وَطَالِبُهَا كِلَابٌ

یعنی ہے مردار دنیا سربسر ۔ اور طالب اوسکا ہے کتا مگر
اور کہا ہے مولوی نے یہ سخن ۔ مثنوی مین دیکہ تو ای جان من

بند بگسل باش آزاد ای پسر ۔ چند باشی بند سیم و بند زر
کاسۂ چشم حریصان پر نشد ۔ تا صدف قانع نشد پر در نشد

یاد رکہ کہتے ہین ای مرد خدا ۔ پانچ روزے سال مین گہنا بجا
جو رکہے دن عید کے روزہ اگر ۔ یہ صغیرہ ہے بلا شک سخت تر

دوسرے کہتے جو روزہ ای اخی ۔ او سوئے تا تیرہوین ذالحجہ کی
یا کرے جو دوستی فاسق سے گر ۔ یا مرد فاسق سے چلے ہے سربسر

یا کرے از خود مرد فاسق کی جو ۔ یہ صغیرہ بد ہے لے مرد نکو
یا جو سال بہر کرے آواز سخت ۔ کہتے ہین اوسکو صغیرہ ہی کر سخت

یا جو پہنے مرد جامہ سرخ و زرد ۔ یہ صغیرہ ہے برا اسے نیکمرد
یعنی اس جامہ سے ہی ناقص نماز ۔ منع ہے اسواسطے ای بانیاز

یا جو پہنے جامہ گر ریشم کا خاص ۔ یہ صغیرہ سخت ہی بلا اختصاص
یا جو کپڑے پہنے گر زرین کوئی ۔ یعنی تارون سے کشیدہ ای اخی

یا منڈاوے اپنی ڈارہی جو بشر ۔ یا وہ چہوڑے سر پہ چوٹی سربسر
یا منڈاوے وہ ملنے جو سینے کے بال ۔ یہ صغیرہ ہے بنزد خوشخصال

اور فرماتے ہین اکثر عالمان ۔ یعنی ہی اکثر علما جائز ای جوان
گر کہے زن اوسکی ای والا گہر ۔ جب منڈاوے موے سینہ سربسر

یا کرے عدت مین جو عورت نکاح — یہ صغیرہ اوسپہ ہے ای ہوشیار
یعنے جس زن کا مرے شوہر اگر — چار مہ دس دن نہ بیٹھے اپنے گھر

اور نہو اوسکا اگر وارث کوئی — یہ بھی ہے بیشک صغیرہ ای اخی
یا قسم کھاوے کوئی اپنی اگر — یہ صغیرہ ہے بلاشک سخت تر

یا قسم گر غیر کی کھاوے کوئی — یہ بھی ہے بیشک صغیرہ ای غنی
یا اوڑاوے جو کبوتر یا پتنگ — یا کرے آپس مین وہ مرغون کی جنگ

بعض کہتے ہین صغیرہ عالمان — نزد بعضون کے کبیرہ ہے عیان

فصل چہل و نہم در بیان حسد

اور حسد کہتے ہین اوسکو عالمان — جو کہ ہو نعمت کی قابل ہر کسان
اوسکو گر بخشش کرے نعمت خدا — جو کرے اوسپر حسد حاسد ہوا

کہتے ہین نعمت ملے مومن کو گو — دیکھکر اوسکے تئین تو شکر کر
کیونکہ ہین نعمت کی قابل مومنان — رحم کرتا جنکی ہے خلاق جان

واسطے مومن کو ہے نعمت بہشت — کھاوینگے وہ نعمتین نیکو سرشت
اور ہین دنیا مین با نعمت تمام — مومنان پاک دین عالی مقام

ملتے ہے ایمان نعمت ای اخی — مومنونکو ہے عطا ہو سرمدی
ہے وہ مومن ای اخی عبد صمد — دل مین جسکے کچھ نہو بوی حسد

گوش دل سے سن کلام اولیا — کہگیا عطار ہے مرد خدا
از حسد اول تو دل را پاک دار — خویشتن را بعد ازان مومن شمار

دور کر پہلے حسد اور بغض و کین — بعد ازین مومن تو کہہ اپنے تئین
یعنے دل ہو پاک از مجاج حسد — کچھ نہو اونمین بجز ذکر صمد

مولوی نے مثنوی مین یون کہا — کیا خنک جو شخص وہ مرد خدا
عقبہ زین صعبتر در راہ نیست — ای خنک آنکو حسد همراہ نیست

اور نہین نعمت کی قابل مشرکین — جو کرین اونپر حسد حاسد نہین
کیونکہ ہے اونکے لیے دوزخ مین جا — مار و کژدم جسمین ہین پیدا سدا

اور کہانیکو زقوم و خار دار — ہوئینگے اونکو مالک لیل و نہار
ای محمد تو خدا سے روز و شب — تا بچاوے تجھکو ہر آفت سے رب

فصل پنجاہم در بیان ختم کتاب

فضل حق سے ختم کی مینے کتاب — گر قبول اوسکو خداوند وہاب
اور ہوئی ہو اسمین جو کچھ خطا — بخشدے اوسکو تو ای میرے خدا

اور عنایت سے تری پروردگار — یہ چھپی شش بارہ با عزو وقار
لیکن اسکی صحیح چھپائی کی ہے — کچھ نہین غلطی ہے اسمین ای اخی

یہ چھپی چھاپے مین از روی تمام — ساتھ اجرت کی تکمیل چار ہزار
مجھکو لیکن ہے ہوس باقی رہی — یہ چھپے صد بارہ اور قادر قوی

شکر تیرا ہے خداے کردگار — لکھنؤ مین اسنے پایا اعتبار
یا الٰہی سب مین پہونچے اسکا نام — شہر و شہر و قریہ قریہ گانون گانون

اور بدلا اسکے کرین مومن عمل — دیدہ بینا دی اونہین عز و جل
اے محمد رو کے کر حق سے دعا — مانگ لے اسکو جس سے ہو راضی خدا

اور کرین پرہیز عصیان سے مدام — تا تجھے بخشے خداے دار السلام
کیا خوشی اوس دن ہو ای یار ندیم — حق جو بخشے مجھکو جنات نعیم

اور بخشے سب مری اخوان دین یا الٰہی بہر روح مصطفا	اور ز الطاف رب العالمین اور طفیل انبیا و اولیا	خوش نصیب اور سگی ہین ایمان جہان بخش مجھکو یا الٰہ العالمین	جسکو حق بخشیگا جنت مین مکان جنت الفردوس با خلد برین
	وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا		
قول تیرا ہے خدای دو جہان مانگتا ہون تجھسے مین ای ذوالاکرام	بس مین ہونگا مومنو پر مہربان دے مجھے جنت مین اک عالی مقام	مین ہون مومن اے رب تو بخشیگا ہم کیونکہ ہے وعدہ ترا خلاق جہان	یا کریم و یا کریم و یا کریم دیکھینگے جنت مین مجھکو مومنان
	إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ		
ہو تکے بینا اپنے خالق کی طرف یا الٰہی یہ دعا ہووے قبول	جتنے جنت مین ہین با عز و شرف	اسلیے جنت سے ہے میرا دعا	جسمین دیکھون تجکو ای میرے خدا از طفیل آل و اصحاب رسول
	رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ		
	بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ		

مناجات مسمی بجامع الحاجات تصنیف محمد خان قندھاری

کاش جاوے یہ میرا امر یا رب ہے غفور رحیم تیری صفت	تیری کوچے مین ہو گذر یا رب مہربانی کی کر نظر یا رب	التجا میری عاجزی کر ساتھ قول تیرا ہے ان شاء الله	ہووے مقبول ر دنکر یا رب مجکو پہونچی ہے یہ خبر یا رب
	وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ		
کسکو طاقت ہے رہ بتا نیکی نفس چاہی ہے ذلت و خواری اور عنایت سے تیری ہین پاون ہیگا مختار انس و جان کا تو سبکا فریاد رس ہے تو لا رب نعمتون مین مجھے تو کر شاکر	تو ہی ہادی ہے راہبر یا رب تو نہ چاہے نہو ضرر یا رب نفس پر فتح اور ظفر یا رب شمس تیرا ہے اور قمر یا رب شَاكِرِينَ لِنَعْمَائِكَ صَابِرِينَ عَلَىٰ بَلَائِكَ اور صابر بلا پہ کر یا رب	رکھ مجھے در پہ اپنے یا الله روز و شب مانگتا ہون تجھسے پناہ جو دعا مانگو نمین وہ ہو مقبول تجھسوا کس سے مین کہون جا کر حکم سب تیرے مین بجا لاؤن	نہ پھرا مجھکو در بدر یا رب نفس کے شر سے الحذر یا رب دے زبان کو مری اثر یا رب کون میرا ہے دادگر یا رب مین بھی تیرا ہون اک بشر یا رب دے تو توفیق اسقدر یا رب

نہ قضا مجھسے ہو نماز کبھی / عصر و مغرب عشا سحر یا رب
اور رکھ ظاہر پہ مجھے مضبوطا / باندھے اسپر رہوں کمر یا رب

آوے رمضان کا مہینا جب / ساتھ روزوں کی ہو بسر یا رب
اور تونگر تو کر غنی مجھکو / دے خزانے سے اپنے زر یا رب

تا ادا میں کروں کہ وہ تری / فضل سے تیرے عمر بھر یا رب
امن توشہ نصیب یا رب ہو / حج کے خاطر کروں سفر یا رب

دن بھی جسدن ہو حج اکبر کا / سیر کعبے میں ہو گذر یا رب
باندھ احرام حج کو لاؤں بجا / اور قربان کروں شتر یا رب

جاؤں کعبے سے پھر مدینے میں / ہووے داو سجا مری بسر یا رب
اور شفیع کر مرا نبی اوسدن / مر کے جیوینگے جب بشر یا رب

لا تنجا فوا ہے حق کلام ترا / روز محشر میں کر نڈر یا رب
اور لا تقنطوا کہا تو نے / جرم میرے معاف کر یا رب

آوے جب وقت موت کا میری / دفع شیطان ہو حیلہ گر یا رب
بھاگے ابلیس اپنا لے لشکر / فضل کی تیرے ہو سپر یا رب

اور ملک آوے آشنا صورت / جان کندن کے وقت پر یا رب
نکلے اوسدم زبان سے لا الہ / پڑھکے کلمہ میں جاؤں مر یا رب

وَمَا اَدْرٰکَ مَا عِلِّیُّوْنَ کِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ

لے ملک روح کو کرے پرواز / کھول مجھپر فلک کا در یا رب

پہونچوں میں جبکہ تا بہ علیین / وان لکھا ہے جو خیر و شر یا رب

میرے اعمال بد پہ بار خدا / تہ نشیں کی اپنی کر یا رب
ہو کے ارواح واں سے پھر آوے / تن مردہ میں بسر یا رب

بھیج کوئی ولی پڑھے وہ نماز / آکے میرے جنازے پر یا رب
رکھیں بعد اسکے گور کے اندر / قبر مجھپر نہ تنگ کر یا رب

سورۂ ملک ہو شفیق مرا / مجھ پہ روشن کر گور وہ گھر یا رب
اور پوچھیں سے منکر و نکیر / قبر میں مجھسے آن کر یا رب

کون تیرا ہے مالک و خالق / کون رب تیرا ہے بشر یا رب
دوں جواب انکو میں با آسانی / مجھکو طاقت دے اسقدر یا رب

اور عنایت سے تیری رب کریم / کھلے جنت کا مجھ پہ در یا رب
اوٹھے جب زلزلہ قیامت کا / شق ہو آسان مری قبر یا رب

نکلوں میں اوس سے بوی گل تازہ / حشر سب ہونگے سر بسر یا رب
آویگا کوس بھر پہ واں سورج / خلق کا ہوئیگا جگر یا رب

سایۂ عرش میں مرے اللہ / دیکھ مجھکو بے خطر یا رب
کھلیگے میزان میں نامۂ اعمال / تو لیگا سب کا خیر و شر یا رب

کم ترازو میں ہو بدی میری / زیادہ نیکی کو میری کر یا رب
ور نامہ کو میرے دہنے ہاتھ / دیوے لا نامہ معتبر یا رب

رکھ تو محفوظ دوزخوں سے مجھے / آتش انکی ہے تیز تر یا رب
زمہریر و جہنم اور سعیر / ہاویہ حامیہ سقر یا رب

اور دوزخ پہ ہیں ملک [۱۹] و غضب / وہ ندیوں سے بچے صفر یا رب
ہونگی اوسدن کھڑی ولا رستی / سے پوچھیں کے بغصہ کر یا رب

سنکے اونکا سوال وہ نہین جواب
جاوٗن پل سے گذر مین مثل صبا
مثل عثمانؓ کے خداوندا
پیٔے اوسکو کہون دکھا مجھکو
اورسب مومنون کو دے جنت
ہے یہی آرزو محمد کی
ترا آنا دلدار اچھا ہوا
کرین لاکھ تو نے دعائین ہزار
رہا مدتون ہجر کی قید مین
یہی التجا ہے محمد کی بس
ہمین دیکھ اغیار جلتے رہے
شب غم جانان مین بہکے ہزارون

تمام

گر مدد میری اس قدر یارب
ملے جنت مین مجھکو گھر یارب
کر تو محشر مین مجھکو ... یارب
اپنا دیدار بھر نظر یارب
کھاوین جنت مین وہ ثمر یارب

جب سنین وہ ملک سخن میرا
بخش مجھکو طفیل احمدؐ کے
اور علیؓ دلوین ہاتھہ سے پانے
جسطرف دیکھون اودہا کی نگاہ
بخش میرے برادر و مادر

پھر وین خاموش سبہ یارب
پھر ابوبکر اور عمر یارب
مجھکو کوثر کا جام بھر یارب
تو ہی آوے نظر اودھر یارب
زن و فرزند اور پدر یارب
یہ دعائین قبول کر یارب

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

کہ آنے سے بیمار اچھا ہوا
کسی سے کہین زار اچھا ہوا
گیا کھل گرفتار اچھا ہوا

یہی سب طبیبون نے تشخیص کی
مگر ایک نسخہ تھا معجون وصل
یہان لائے جو آپ تشریف کو

کہ دیکھے سے دیدار اچھا ہوا
ملا اوسکو اکبار اچھا ہوا
خزان گھر کا گلزار اچھا ہوا
محمد ملا یار اچھا ہوا

غزل

سدا دست افسوس ملتے رہے
نہ بہکے مگر ہم سنبھلتے رہے
محبت مین اوس گل کی ہم ای محمد

رقیبو نکے ہاتھون سے ہر روز ہم
رہے رات بھر جاگتے وصل مین
برنگ شجر خوب پھلتے رہے

تری راہ مین وضع بدلتے رہے
سب ارمان دل کے نکلتے رہے

شد

فضل پروردگار اور عنایت احمد مختار سے یہ کتاب ہدایت محتوی مثنوی **شرع محمدی**
تصنیف خان کامل الایمان **محمد خان** قندھاری مطبع جناب منشی نولکشور
مقام کانپور مین ماہ جولائی سنہ ۱۸۷۳ عیسوی کو زیور طبع سے آراستہ
ہوئی ہر اہل تقوی کے مطبوع طبع ہوئی ++

فقط

b - 2p ۲۹۷۶۳۶۱

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

۲۹۷۶۳۶۱

b-22

سید محمد حسین صاحب

طریقۃ الاسلام

۱۲/-

30.9.56

C 477,

کتب خانہ جامعہ عثمانیہ

[illegible]